رَبِّ اَصلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ

اے میرے ربّ امت محمدیہ کی اصلاح فرما

(تذکرہ صفحہ نمبر ۷۳ طبع چہارم)

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

دینی معلومات

بطرزِ سوال و جواب

جماعت احمدیہ اصلاح پسند جرمنی

فراموشت شد اے قوم احادیث نبیؐ اللہ کہ نزد ہر صدی یک مصلحِ اُمت شود پیدا

(روحانی خزائین جلد ۵ ٹائیٹل پیج)

اے میری قوم تو رسول اللہؐ کی حدیثوں کو بھی بھول گئی کہ ہر صدی کے سر پر ایک مصلح پیدا ہوا کرتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیشِ لفظ

یہ کتابچہ ’’دینی معلومات‘‘ اسلام اور احمدیت کی ابتدائی اور بنیادی معلومات پر مشتمل ہے۔ میری تمام احمدی بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ اگر آپ کو حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ اسلام سے سچی محبت ہے اور آپ سب کے دِل میں اُس خدا کے برگزیدہ کے ساتھ سچا اخلاص ہے تو آپ اُس محبت و اخلاص کو اپنے دِل میں جگہ دے کر اور اس پیارے امام کی محبت کو اپنے دلوں میں تازہ کر کے اس کتابچہ کو پڑھیں۔ اگر آپ خدا سے ڈر کر خالی الذہن ہو کر سوچیں اور غور و فکر فرمائیں اور آپ حضرت مسیح موعودؑ کے اس اِرشاد کی روشنی میں عمل پیرا ہوں تو آپ حق اور صداقت کو قبول کرنے والے بن جائیں گے انشا اللہ تعالیٰ۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ ’’غور و فکر کی نصیحت‘‘ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کر لو اگرچہ ایک بچہ سے اور اگر مخالف کی طرف حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ دو۔ سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو۔ جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج۔۳۱) یعنی بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بُت سے کم نہیں۔ جو چیز قبلہء حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بُت ہے۔ سچی گواہی دو اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہیے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔‘‘ (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۵۰)

(مُرتّبہ خاکسار محمد عامر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ اصلاح پسند جرمنی)

فہرست عناوین

۱۔اللہ جَل جَلالُہ وشانُہ وعزّ اسمہُ ۔۔۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

اللہ تعالیٰ

سوال ۱:۔ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام کیا ہے اور اس کے کیا معانی ہیں؟

الجواب:۔ ذاتی نام ''اللہ'' ہے، یعنی وہ ذات جو تمام خوبیوں کی جامع اور تمام نقائص سے پاک ہے۔

سوال ۲:۔ اللہ تعالیٰ کے کتنے صفاتی نام قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں؟

الجواب:۔ ۱۰۴ صفاتی نام مذکور ہیں۔ مثلاً۔ الرَّحۡمٰنِ، الرَّحِیۡمِ، الحی، ایک جگہ قرآن مجید میں ہے۔ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الأَسْمَاء الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۔ (سورہ الحشر آیت ۲۵) ترجمہ: (حق یہی ہے کہ) اللہ تعالیٰ ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور ہر چیز کا موجد بھی ہے۔ اور ہر چیز کو اِسکے مناسبِ حال صورت دینے والا ہے۔ اچھی سے اچھی صفات اُسی کی ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اُس کی تسبیح کر رہا ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے لامحدود صفاتی نام ہیں اور اُس نے اِن کا اپنے کلام میں ذکر فرمایا ہے۔

''قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَـنَ أَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الأَسْمَاء الْحُسْنَى۔۔۔۔۔۔'' (بنی اِسرائیل۔۱۱۱)

تو کہہ (کہ) خواہ تم (خدا کو) اللہ (کہہ کر) پکارو یا رحمن (کہہ کر) جو بھی تم (اُسے) پکارو پکار سکتے ہو کیونکہ تمام (بہتر سے بہتر) صفات اُسی کی ہیں۔

سوال ۳:۔ اللہ تعالیٰ اپنی پہچان کے بارے میں کیا فرماتا ہے؟

الجواب:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔ (سورۃ اخلاص آیت ۱) تو کہہ دے کہ وہ اللہ اکیلا ہی ہے۔ (یعنی اُس جیسا اس کائنات میں کوئی وجود نہیں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۔ (شوریٰ۔۱۲) اُس جیسی کوئی شئے نہیں اور وہ سُنتا (اور) دیکھتا ہے۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ اللہ بے نیاز ہے

(یعنی وہ کسی کا محتاج نہیں بلکہ ہر چیز اُسکی یعنی اللہ کی محتاج ہے)۔ لَاتُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ۔(انعام۔ ۱۰۴) نظریں اُس تک نہیں پہنچ سکتیں۔لیکن وہ نظروں تک پہنچتا ہے اور وہ لطیف اور حقیقت پر آگاہ ہے(یعنی اُس کا الہام اور وحی انسان کو اُسکی ذات کے حوالہ سے حق الیقین کے مرتبہ تک پہچاتی ہے۔اِسی طرح سورۃ الحدید میں وہ فرماتا ہے:۔هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔(سورہ حدید ۴) وہ اوّل بھی ہے اور آخر بھی اور ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے(یعنی وہ زماں اور مکاں کو پیدا کرنے والا ہے)۔

سوال ۴:۔ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت قرآن کریم سے بیان کریں؟

الجواب:۔مثلاً غلبۂ رُسل فرمایا۔كَتَبَ اللهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِيْ۔(مجادلہ۔ ۲۲) اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرے رسول ہمیشہ غالب آئیں گے۔اسی طرح ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اِرشاد فرماتا ہے۔رَبُّنَا الَّذِيْ أَعْطَىٰ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ۔(سورۃ طٰہٰ ۔۵۱) یعنی خدا وہ ہے کہ جس نے ہر ایک شئے کے مناسب حال اس کو پیدائش بخشی پھر اس شئے کو اپنے کمالات مطلوبہ حاصل کرنے کیلئے راہ دکھلا دی۔

سوال ۵:۔انسان سے وحی کا سلسلہ کیوں جاری ہے اور کب سے جاری ہے؟

الجواب:۔خدا سے ہم کلامی ہی خُدا کے وجود پر کامل یقین کا سرچشمہ ہے۔اِنسان کا وجود صفاتِ اِلٰہی کا پَرتو ہے اس میں روحِ خُداوندی کی جھلک موجود ہے جس پر۔وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي۔(سورہ الحجر۔ ۳۰) کی آسمانی شہادت پائی جاتی ہے یہ رُوح اپنے مرکز کی طرف لوٹنے کیلئے بے چین رہتی ہے اور إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ (سورۃ البقرہ ۱۵۷) کا اقرار کرتی رہتی ہے اور اس کو اگر چین و قرار نصیب ہوتا ہے تو کلامِ اِلٰہی سے أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (سورۃ الرعد۔ ۲۹) جس کی بہترین صورت قرآن ہے اس کی روح کو ذات خداوندی سے ملانے کیلئے اس کی آتشِ شوق کو تیز کرنے کیلئے اور اس اِرتقائی جدوجہد میں سہارا دینے کیلئے خُدائی ہدایت اور کلام لابد ہے۔انسان میں معرفت، شناخت اور وصال الٰہی کی استعداد رکھ کر فرمایا۔فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَىٰهَا۔قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّىٰهَا۔وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّىٰهَا۔(سورۃ الشّمس۔ ۹ تا ۱۱)۔جو کوئی وحی الٰہی کے پانی

سے اس استعداد کی آبیاری کرے گا وہ مراد پالے گا۔انسان کو روزِ اَلست سے ہی شرفِ ہمکلامی سے نوازا گیا۔ جبکہ ذاتِ کریمی نے انسان سے پوچھا۔ أَلَستُ بِرَبِّكُم۔(سورۃ الاعراف۔ ۱۷۳) کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں؟ تو انسان نے عرض کیا، بَلیٰ، مولا کریم! تُو ہی میرا رَبّ ہے پھر انسان سے ہمکلامی کی راہ کھل گئی تو رحمتِ الٰہی جوش میں آئی اور نسلِ انسانی کو اعلانیہ بتا دیا۔يَـٰبَنِىٓ ءَادَمَ إِمَّا يَأتِيَنَّكُم رُسُلٌ مِّنكُم يَقُصُّونَ عَلَيكُم ءَايَـٰتِى فَمَنِ ٱتَّقَىٰ وَأَصلَحَ فَلَا خَوفٌ عَلَيهِم وَلَا هُم يَحزَنُونَ۔اے انسانو! تمہارے پاس تم میں سے رسول بنا کر بھیجے جائیں یعنی ہدایت آتی رہے گی۔پس جو کوئی میری ہدایت پر کاربند ہوگا وہ خوف اور غم سے آزاد رہے گا۔اِسکی ابتداء حضرت آدمؑ سے ہوئی۔فَتَلَقَّىٰٓ ءَادَمُ مِن رَّبِّهِۦ كَلِمَـٰتٍ فَتَابَ عَلَيهِ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ۔(سورۃ البقرہ آیت 39) پھر آدم نے اپنے ربّ سے چند باتیں سیکھ لیں۔جس پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ نے آدم وحوّا پر رحمت نازل فرمائی۔اب ظاہر ہے کہ حضرت آدمؑ سے اللہ کا رابطہ وحی اور ہم کلامی سے ہوا اور ساتھ ہی فرما دیا کہ یہ ہم کلامی کا سلسلہ آئندہ نسلوں میں قیامت تک جاری رہے گا۔

سوال ۶:۔اسلام کے معنے کیا ہیں؟

الجواب:۔فرمانبرداری اطاعت۔نبی پاک ﷺ کی زندگی میں اطاعت کا نمونہ اس آیت سے پتا چلتا ہے۔ قُل إِنَّ صَلَاتِى وَنُسُكِى وَمَحيَاىَ وَمَمَاتِى لِلَّهِ رَبِّ ٱلعَـٰلَمِينَ۔لَا شَرِيكَ لَهُۥ وَبِذَٰلِكَ أُمِرتُ وَأَنَا۠ أَوَّلُ ٱلمُسلِمِينَ۔(سورۃ الانعام۔ ۱۶۳ تا ۱۶۴) ترجمہ:۔تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مَرنا اللہ ہی کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں اور اِسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سب سے اوّل ہوں۔

سوال ۷:۔کلمہ طیبہ بتائیں؟

الجواب:۔لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔محمدؐ اللہ کے رسول ہیں)۔

سوال ۸:۔اسلام کے بنیادی ارکان کتنے ہیں؟

الجواب:۔اسلام کے بنیادی ارکان پانچ ہیں۔(۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز (۳) روزے (۴) زکوٰۃ (۵) حج۔

سوال ۹:۔ارکانِ ایمان کتنے ہیں ان کے نام بتائیں؟

الجواب:۔ارکان ایمان چھ(۶) ہیں۔اللہ پر ایمان اور اُسکے فرشتوں پر۔اُسکی کتابوں پر اور اُسکے رسولوں پر۔ اور یومِ آخرت پر ایمان لانا۔اور خیر وشر کی تقدیر پر ایمان رکھنا۔

سوال ۱۰:۔خدا تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض قرآن کریم میں کیا بیان فرمائی ہے؟

الجواب:۔خدا تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض اپنے کلام قرآن مجید میں یہ بیان فرمائی ہے کہ۔وَمَا خَلَقتُ ٱلجِنّ وَ الۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعبُدُونِ۔یعنی اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔یہ غرض اس صورت میں پوری ہوسکتی ہے جب انسان کو خدا تعالیٰ کا عرفان اور اُسکی معرفت حاصل ہو۔ اور وہ بزرگ خُلق پر قائم ہوجائے۔اِنَاکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ۔اس طرح ایسا وجود خدا تعالیٰ کی صفات کو دُنیا میں ظاہر کرنیوالا بن کر اُس ہستی باری تعالیٰ کا مظہر بنے۔خلاصہ کلام یہ کہ قُرآن کریم کی رُو سے پیدائش عالم ایک مقصد کے مطابق ہے اور وہ ہے ایک ایسے وجود کو ظاہر کرنا جو صفاتِ اِلٰہیہ کا مظہر ہو اور اُس کیلئے صرف انسان چُنا گیا۔چنانچہ نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں۔ تَخَلَّقُوۡا بِاَخۡلَاقِ اللّٰہِ۔اے لوگو!اپنے اخلاق کو خدا کے اخلاق کے مطابق بناؤ۔''اللہ تعالیٰ نے جب آنحضرت ﷺ کے اخلاق عالیہ کی تعریف میں ''اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡم'' فرمایا آنحضرت ﷺ نے اپنی بعثت کا مقصد ان الفاظ میں فرمایا:'بُعِثۡتُ لاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الاَخلَاق'' کہ میری بعثت کا مقصد یہ ہے کہ اخلاق عالیہ کی تکمیل کروں۔

سوال ۱۱:۔خدا تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات سے کون لوگ شرف پاتے ہیں؟

الجواب:۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔وَالَّذِینَ جَاهَدُوا فِینَا لَنَهدِیَنَّهُم سُبُلَنَا۔(سورہ العنکبوت۔۷۰)یعنی جو لوگ سچے طور پر ہماری ملاقات کیلئے کوشش کرتے ہیں ہم اُن کیلئے اپنی طرف سے رہنمائی کرنیوالے اسباب پیدا کردیتے ہیں یعنی مکالمہ مخاطبہ کرتے ہیں۔اسی طرح ایک جگہ قرآن میں ہے۔وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِی عَنِّی فَإِنِّی قَرِیبٌ أُجِیبُ دَعوَةَ ٱلدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلیَستَجِیبُوا لِی وَلیُؤمِنُوا بِی لَعَلَّهُم یَرشُدُونَ (سورۃ البقرہ ۔۱۸۷)یعنی اگر میرے بندے میری نسبت سوال کریں کہ وہ کہاں ہے تو ان کو کہہ کہ وہ تم سے بہت ہی قریب

ہے۔میں دعا کرنے والے کی دعا سنتا ہوں۔پس چاہیے کہ وہ بھی میرا وصل ڈھونڈیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کامیاب ہوں۔

سوال ۱۲:۔قرآن کریم کی کتنی سورتیں اور کتنے رکوع ہیں؟

الجواب:۔ ۱۱۴ سورتیں۔اور ۵۴۰ رکوع ہیں۔

سوال ۱۳:۔قرآن کریم کی کتنی آیات اور کتنے الفاظ ہیں؟

الجواب:۔آیات ۶۶۶۶ اور الفاظ ۷۷۹۳۴۔(نوٹ) آیات اور الفاظ کی تعداد میں اختلاف ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض لوگ بسم اللہ کو ہر سورت کی آیت شمار کرتے ہیں اور بعض نہیں اسی طرح بعض کے نزدیک چند جملے ایک آیت ہوتے ہیں جب کہ دوسروں کے نزدیک وہ پوری آیت نہیں ہوتے۔ورنہ سب کے نزدیک بالاتفاق قرآن مجید بالکل وہی ہے جو نبی پاک ﷺ پر نال ہوا تھا۔

سوال ۱۴:۔قرآن کریم کی جمع وتدوین کے متعلق مختصراً بیان کریں؟

الجواب:۔ نبی پاک ﷺ نے خود الہام الٰہی کے ماتحت قرآن کریم کو جمع کیا اور وحی الٰہی کے مطابق ترتیب دے کر اور لکھوا کر محفوظ کیا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں حضرت زید بن ثابتؓ سے جو کاتبِ وحی تھے اس لکھے ہوئے قرآن کریم کی جز بندی کروا کر اِسے صحیفہ کی شکل میں محفوظ کیا۔بالآخر حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے دورِ خلافت میں اس قرآن کریم کی چند نقلیں کروا کر ایک ایک کاپی اسلامی ممالک میں بھجوائی۔اور اس طرح قرآن کریم کو دُنیا میں پھیلایا گیا اور آج قرآن کریم اسی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔

سوال ۱۵:۔اللہ تعالیٰ نے حفاظتِ قرآنِ کریم کے متعلق کیا وعدہ فرمایا ہے؟

الجواب:۔اِنَّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّکرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُونَ۔(الحجر۔۱۰) ترجمہ:یقیناً ہم نے ہی اس ذکر کو اُتارا ہے اور ہم ہی اِس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

سوال ۱۶:۔قرآن کریم کے نزول کے لحاظ سے پہلی آیت کون سی ہے اور آخری کون سی؟

الجواب:۔سب سے پہلی آیت ۔اِقرَأ بِاسمِ رَبِکَ الَّذِی خَلَقَ ۔(سورۃ العلق) ترجمہ: پڑھ اپنے ربّ کے نام کیساتھ جس نے پیدا کیا۔اور آخری آیت کے متعلق مختلف روایات ہیں ایک مشہور روایت میں یہ آیت مذکور ہے۔وَاتَّقُوا یَومًا تُرجَعُونَ فِیہِ إِلَی اللّٰہِ ۔(سورہ البقرہ۔۲۸۲) ترجمہ: اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

سوال ۱۷:۔قرآن کریم کی پہلی دو(۲) اور آخری دو(۲) سورتوں کے نام بتائیں؟

الجواب:۔پہلی دو۔سورۃ فاتحہ اور بقرہ ہیں۔اور آخری دو۔سورۃ فلق اور النّاس ہیں۔

سوال ۱۸:۔قرآن کریم کی سب سے بڑی اور سب سے چھوٹی سورت کون سی ہے؟

الجواب:۔سورۃ البقرہ سب سے بڑی اور سورۃ الکوثر سب سے چھوٹی ہے۔

سوال ۱۹:۔کوئی ایک قرآنی دعا لکھیں۔

الجواب:۔رَبِّ زِدنِی عِلمًا ۔(سورۃ طٰہٰ ۔۱۱۵) اے میرے ربّ! میرے علم میں زیادتی فرما۔

سوال ۲۰:۔قرآن کریم کی کس سورۃ میں بسم اللہ نہیں آئی اور کیوں؟

الجواب:۔سورۃ توبہ سے پہلے کیونکہ یہ سورۃ پہلی سورۃ انفال کا ہی حصّہ ہے

سوال ۲۱:۔قرآن کریم میں کس سورۃ میں بسم اللہ دو دفعہ آئی ہے؟

الجواب:۔سورۃ نمل میں (ایک دفعہ ابتداء میں اور ایک دفعہ آیت نمبر ۳۰ میں ہے)

سوال ۲۲:۔نبی پاک ﷺ کا اسمِ مبارک قرآن کریم میں کتنی دفعہ آیا ہے کوئی ایک آیت لکھیں؟

الجواب:۔چار(۴) دفعہ۔مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ وَالَّذِینَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَینَھُم ۔(سورۃ فتح آیت ۲۹) ترجمہ۔محمدؐ رسول اللہ اور وہ لوگ جو اس کیساتھ ہیں کفار کے مقابل پر بہت سخت ہیں (اور) آپس میں بے انتہا رحم کرنے والے۔

سوال ۲۳:۔نبی پاک ﷺ کے خَاتَمُ النَّبِیِّینَ ہونے کا کس سورۃ اور کس آیت میں ذکر ہے؟

الجواب:۔نبی پاک ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا ذکر سورۃ احزاب کی آیت ۴۱ میں ہے۔مَا کَانَ مُحَمَّدٌ

أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُم وَلَـٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ۔ محمدؐ تم مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول اور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ہیں۔

سوال ۲۴:۔قرآن کریم میں کس صحابی کا نام آیا ہے؟

الجواب:۔حضرت زیدؓ کا (سورۃ احزاب آیت ۳۸) میں۔

سوال ۲۵:۔لیلۃ القدر سے کیا مراد ہے۔؟

الجواب:۔وہ مبارک رات جس میں قرآن کریم نازل ہونا شروع ہوا اور جس کی فضلیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۔کہ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے نبی پاک ﷺ نے رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اسے تلاش کرنے کا حکم فرمایا ہے۔اور حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے نزدیک جس تاریک زمانہ میں کوئی مامور من اللہ مبعوث ہوتا ہے اس زمانہ کو بھی لیلۃ القدر کہتے ہیں۔

سوال ۲۶:۔قرآن کریم کتنے عرصہ میں نازل ہوا؟

الجواب:۔قریباً ۲۳ سال میں۔

سوال ۲۷:۔ان پھلوں کے نام بتایئے جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں؟

الجواب:۔عِنَبٌ۔(انگور) رُمَّانٌ (انار)، اَلتِّيْنُ (انجیر) طَلْعٌ (کیلا)، اَلزَّيْتُوْنُ (زیتون)، اَلنَّخْلُ (کھجور)

سوال ۲۸:۔قرآن مجید میں کن چوپایوں کے نام آئے ہیں؟

الجواب:۔اَلْخَيْلُ۔(گھوڑا) اَلْجَمَلُ (اونٹ)، غَنَمٌ (بکریاں)، اَلضَّاْنُ (دنبہ۔بھیڑ)، بَقَرَةٌ (گائے)، اَلْكَلْبُ (کتا)، اَلْخِنْزِيْرُ (سوَر)، اَلْبِغَالُ (خچر)، اَلْحِمَارُ (گدھا)، اَلْفِيْلُ (ہاتھی)، قَسْوَرَةٌ (شیر)، اَلْقِرَدَةُ (بندر)، اَلدُّبُّ (بھیڑیا)، اَلنَّعْجَةُ (بھیڑ)، عِجْلٌ (بچھڑا)

سوال ۲۹:۔قرآن مجید کے حروفِ مقطعات کتنے ہیں؟

الجواب:۔قرآن مجید میں کل ۳۰ حروفِ مقطعات ہیں۔جو ۲۹ سورتوں کے آغاز میں آئے ہیں یہ حروف بھی قرآنی وحی کی طرح وحی اِلٰہی کا ہی حصہ ہیں۔مثال کے طور پر سورہ البقرہ کا آغاز ''الٓمّٓ'' سے ہوتا ہے جو حروفِ

مقطعات ہیں۔اور سورۃ مریم کا آغاز ''کٓھٰیٰعٓصٓ''

سوال ۳۰:۔قرآن کریم کے کسی گزشتہ مشہور مفسر کا نام لکھیں۔

الجواب:۔علّامہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ مصنّف تفسیر کبیر۔

نبی پاک فخر الرسل حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبےٰ ﷺ

سوال ۱:۔نبی پاک ﷺ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

الجواب:۔۹ ربیع الاوّل ۲۰/اپریل ۵۷۱ء کو بروز پیر جزیرہ نما عرب کے شہر مکہ میں پیدا ہوئے۔

سوال ۲:۔نبی پاک ﷺ کا نام، کنیت اور لقب لکھیں۔

الجواب:۔آپ ﷺ کا اسمِ مبارک محمد (ﷺ) کنیت ابوالقاسم اور لقب امین اور صدوق تھا۔(صدوق کے معنی بہت زیادہ سچ بولنے والا)

سوال ۳:۔نبی پاک ﷺ کے دادا، والد اور والدہ ماجدہ کے نام کیا ہیں؟

الجواب:۔دادا حضرت عبدالمطلب، والد حضرت عبداللہ اور والدہ حضرت آمنہ بنت وہب۔

سوال ۴:۔نبی پاک ﷺ کے والد محترم نے کب وفات پائی؟

الجواب:۔نبی پاک ﷺ کے والد حضرت عبداللہ آپؐ کی پیدائش کے چند ایام بعد وفات پا گئے تھے۔ (حضرت مسیح موعودؑ اپنی کتاب پیغام صلح میں تحریر فرماتے ہیں۔تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت ﷺ وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا۔)

سوال ۵:۔نبی پاک ﷺ کی والدہ ماجدہ نے کب وفات پائی؟

الجواب:۔آپؐ کی والدہ ماجدہ کا وصال اس وقت ہوا جبکہ آپؐ چھ (۶) برس کے تھے۔

سوال ۶:۔نبی پاک ﷺ کی مرضعہ (یعنی دودھ پلانے والی خاتون) کا نام لکھیں۔

الجواب:۔حضرت حلیمہ سعدیہ۔

سوال ۷:۔ آنحضرت ﷺ کی شادی کس عمر میں اور کس کے ساتھ ہوئی؟

الجواب:۔ پچیس (۲۵) سال کی عمر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے جب کہ اِس وقت حضرت خدیجہ کی عمر (40) سال تھی۔

سوال ۸:۔ نبی پاک ﷺ کی ازواجِ مطہرات کے نام کیا تھے؟

الجواب:۔ (۱) حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ (۲) حضرت سودہؓ بنت زمعہ (۳) حضرت عائشہ صدّیقہؓ بنت حضرت ابوبکر صدیقؓ (۴) حضرت حفصہؓ بنت حضرت عمرؓ (۵) حضرت زینبؓ بنت خزیمہ (۶) حضرت ام سلمہؓ ہند بنت ابی اُمیّہ (۷) حضرت زینبؓ بنت جحش (۸) حضرت جویریہؓ بنت حارث (۹) حضرت صفیہؓ بنت حُیَی بن اخطب (۱۰) حضرت اُم حبیبہؓ بنت ابوسفیان (۱۱) اُم اِبراہیم حضرت ماریہ قبطیہؓ (۱۲) حضرت میمونہؓ بنت حارث۔ (نوٹ) نبی پاک ﷺ کی ایک وقت میں نو (۹) سے زائد بیویاں نہیں رہیں۔ چار بیویوں کی استثناء صرف آپؐ ہی کے لیے تھی جس کا ذکر سورۃ احزاب آیت ۵۱ میں کیا گیا ہے۔

سوال ۹:۔ نبی پاک ﷺ کی صاحبزادیوں کے نام کیا تھے؟

الجواب:۔ (۱) حضرت زینبؓ زوجہ ابوالعاص بن ربیع (۲) حضرت رقیہؓ اور (۳) حضرت اُم کلثومؓ اِن دونوں کے نکاح ابولہب کے دو بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے ہوئے مگر رخصتانہ سے پیشتر ہی نکاح فسخ ہو گئے بعد ازاں حضرت رقیہؓ اور حضرت اُم کلثومؓ یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ بن عفان کے نکاح میں آئیں (۴) حضرت فاطمۃ الزہراءؓ زوجہ حضرت علیؓ بن ابی طالب۔

سوال ۱۰:۔ آنحضرت ﷺ کے صاحبزادوں کے نام کیا ہیں؟

الجواب:۔ (۱) حضرت قاسم (۲) حضرت طاہر (3) حضرت طیب۔ اِن کا دوسرا نام عبداللہ تھا (۴) حضرت ابراہیمؑ

سوال ۱۱:۔ نبی پاک ﷺ نے کتنی عمر میں دعویٰ نبوت فرمایا؟

الجواب:۔ چالیس (۴۰) برس کی عمر میں۔

سوال ۱۲:۔ آنحضرت ﷺ پر پہلی وحی کہاں نازل ہوئی؟

الجواب:۔ غارِ حرا میں سورۃ العلق کی پہلی پانچ آیات نازل ہوئی تھیں۔ اور پہلی آیت یہ تھی۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ۔

سوال ۱۳:۔ مَردوں، عورتوں، بچّوں، غلاموں، بادشاہوں، عیسائیوں، ایرانیوں اور رومیوں میں سب سے پہلے کون کون آپؐ پر ایمان لائے؟

الجواب:۔ مَردوں میں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ عورتوں میں سے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ۔ بچّوں میں سے حضرت علیؓ۔ غلاموں میں سے حضرت زید بن حارثہؓ۔ بادشاہوں میں سے اصحمہ نجاشی شاہِ حبشہ۔ عیسائیوں میں سے ورقہ بن نوفل۔ ایرانیوں میں سے حضرت سلمان فاسیؓ۔ رومیوں میں سے حضرت صہیبؓ رومی، سب سے پہلے ایمان لائے۔

سوال ۱۴:۔ نبی پاک ﷺ نے کن بادشاہوں کے نام تبلیغی خطوط لکھے۔

الجواب:۔ (۱) ہرقل قیصر روم (۲) خسرو پرویز کسریٰ ایران (۳) اصحمہ نجاشی شاہِ حبشہ۔ (۴) مقوقس شاہِ مصر (۵) حارث بن ابی شمر رئیس غسّان (۶) ہودہ بن علی رئیس یمامہ (۷) منذر تیمی رئیس بحرین۔

سوال ۱۵:۔ نبی پاک ﷺ کا کوئی شعر لکھیں۔

الجواب:۔ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

ترجمہ۔ میں جھوٹا نبی نہیں ہوں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

سوال ۱۶:۔ نبی پاک ﷺ کا وصال کب اور کس عمر میں ہُوا؟ اور آپؐ کا روضۂ مبارک کہاں ہے؟

الجواب:۔ آپؐ ۲۶ مئی ۶۳۲ء بمطابق یکم ربیع الاوّل ۱۱ھ کو ۶۳ سال کی عمر میں رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ آپؐ مدینہ منورہ میں حضرت عائشہؓ کے حُجرۂ مبارک میں دفن ہیں۔

سوال ۱۷:۔ نبی پاک ﷺ کے وصال پر حضرت حسان بن ثابت نے جو شعر کہے تھے لکھیں؟

الجواب:۔ کُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِی فَعَمِیَ عَلَیْکَ النَّاظِرُ مَنْ شَآءَ بَعْدَکَ فَلْیَمُتْ

فَعَلَیکَ کُنتُ اُحَاذِرُ ۔کہ اے میرے حبیب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو میری آنکھ کی پُتلی تھے۔پس آپؐ کی وفات سے میری آنکھ اندھی ہوگئی۔آپؐ کے بعد جو چاہے مرے میں تو آپ کی وفات سے ہی ڈرتا تھا۔

سوال ۱۸:۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کے دعویٰ کے بعد کتنی عمر پائی؟

الجواب:۔قریباً ۲۳ سال

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیّد المرسلین

سوال ۱: حدیث کسے کہتے ہیں؟

الجواب:۔حدیث ان لفظی روایات کا نام ہے جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال وافعال اور احوال کے متعلق بیان کی گئیں۔

سوال ۲:۔صحاح ستّہ کے متعلق مختصر بیان کریں۔

الجواب:۔محدثین نے صحت کے اعتبار سے احادیث کی درج ذیل چھ(۶) کتابوں کو دیگر کتبِ احادیث سے زیادہ مستند اور معتبر قرار دیا ہے۔ان چھ(۶) کتب کو صحاح ستّہ کہتے ہیں۔اِنکا درجہ قریباً اسی ترتیب کے مطابق سمجھا جاتا ہے جو درج ذیل ہے۔

(۱) صحیح بخاری مرتبہ حضرت امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۴ھ تا ۲۵۶ھ)

(۲) صحیح مسلم۔۔۔۔۔۔حضرت امام مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ (۲۰۴ھ تا ۲۶۱ھ)

(۳) جامع ترمذی۔۔حضرت امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ (۲۰۹ھ تا ۲۷۹ھ)

(۴) سنن ابوداؤد۔۔۔حضرت امام ابوداؤد سلیمان بن اشعت رحمۃ اللہ علیہ (۲۰۲ھ تا ۲۷۵ھ)

(۵) سنن نسائی۔۔۔حضرت حافظ احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ (۲۰۵ھ تا ۳۰۶ھ)

(۶) سنن ابن ماجہ۔۔۔حضرت حافظ عبداللہ یزید بن ابن ماجہ قزدینی رحمۃ اللہ علیہ (۲۰۹ھ تا ۲۷۳ھ)

(نوٹ)۔احادیث کی دیگر مشہور کُتب (۱) موطا امام مالک: مرتبہ حضرت امام مالک بن اَنس المدنی رحمۃ اللہ

علیہ (ولادت ۹۵ ہجری وفات ۱۷۹ ہجری) آپ حدیث اور فقہ کے امام سمجھے جاتے ہیں۔

(۲) مسند احمد بن حنبل: مرتبہ حضرت امام احمد بن حنبل البغدادی رحمۃ اللہ علیہ (ولادت ۱۶۴ جری وفات ۲۴۲ ہجری) یہ بھی حدیث اور فقہ کے امام سمجھے جاتے ہیں۔

سوال ۳:۔ کس صحابی اور کس صحابیہ سے سب سے زیادہ احادیث مروی ہیں؟

الجواب:۔ حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے۔

سوال ۴:۔ دین کے ماخذ بتایئے؟

الجواب:۔ قرآن کریم، سُنّت، حدیث اور اجتہاد۔

سوال ۵:۔ سنت کسے کہتے ہیں؟

الجواب:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فعلی روش اور طریقِ عمل کو سُنّت کہتے ہیں۔

صحابہؓ اور بُزرگانِ اِسلام

سوال ۱:۔ شیخین سے کون مُراد ہیں؟ اِن کا نبی پاک ﷺ سے کیا رشتہ تھا؟

الجواب:۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو شیخین کہتے ہیں۔ یہ دونوں نبی پاک ﷺ کے خسر بھی تھے اور خلیفہ بھی ہوئے۔

سوال ۲:۔ حضرت ابوبکرؓ کا اِسمِ گرامی کیا تھا؟

الجواب:۔ حضرت عبداللہ بن ابی قحافہؓ

سوال ۳:۔ عشرہ مبشرہ کون تھے؟

الجواب:۔ نبی پاک ﷺ کے دس (۱۰) جان نثار اصحابؓ جن کو نبی پاک ﷺ نے اُن کی زندگی میں ہی جنّت کی بشارت دے دی تھی۔ اِنکے اَسماء یہ ہیں (۱) حضرت ابوبکر صدیقؓ (۲) حضرت عمرؓ بن خطاب (۳) حضرت عثمانؓ بن عفّان (۴) حضرت علیؓ (۵) حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف (۶) حضرت ابوعبیدہؓ بن الجرح

(۷) حضرت سعیدؓ بن زید (۸) حضرت طلحہؓ (۹) حضرت زبیرؓ بن العوام (۱۰) سعدؓ بن ابی وقاصؓ

سوال ۴:۔ ذوالنورین (یعنی دونوروں کے جامع) سے مراد کون ہیں اور کیوں؟

الجواب:۔ حضرت عثمان غنیؓ کیونکہ آپکے عقد میں یکے بعد دیگرے نبی پاک ﷺ کی دو (۲) صاحبزادیاں آئیں۔

سوال ۵:۔ کسی آزاد کردہ غلام کا نام بتائیں جسے نبی پاک ﷺ نے اسلامی افواج کا سپہ سالار مقرر فرمایا ہو۔

الجواب:۔ حضرت زید بن حارثہؓ۔

سوال ۶:۔ تابعین سے کیا مراد ہے؟ دو مشہور تابعین کے نام لکھیں

الجواب:۔ تابعین وہ لوگ ہیں جو صحابہؓ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ۔

سوال ۷:۔ کسی مسلمان شاعرہ کا نام لکھیں۔

الجواب:۔ حضرت خنساء رضی اللہ عنہا۔

سوال ۸:۔ کسی مسلمان صوفیہ کا نام لکھیں۔

الجواب:۔ حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا

سوال ۹:۔ فقہ کے اَئمہ اَربعہ (چاروں اماموں) کے نام لکھیں۔

الجواب:۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (۸۰ھ تا ۱۵۰ھ)۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۵ھ تا ۲۰۴ھ)۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ۔ (۹۵ھ تا ۱۷۹ھ)۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ۔ (۱۶۴ھ تا ۲۴۱ھ)

سوال ۱۰:۔ اُمّتِ محمدیہ کے ہر صدی کے مجددین کے نام ترتیب سے لکھیں۔

الجواب:۔ (۱) دوسری صدی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کی والدہ اُم عاصم حضرت عمرؓ کی پوتی تھیں۔ زمانہ سن ہجری ۶۱ تا ۱۰۱ھ۔ زمانہ حکومت ۹۹ تا ۱۰۱ھ علاقہ حمص (شام) حکومت دمشق۔

(۲) تیسری صدی۔حضرت امام شافعیؒ۔زمانہ سن ہجری ۱۵۰ تا ۲۰۴ھ فسطاط (مصر)

(۳) چوتھی صدی۔حضرت ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ علی بن اسمٰعل۔آپ ابوموسیٰ اشعریؓ کی نسل سے ہیں۔زمانہ سن ہجری ۲۰۲ھ تا ۳۲۴ھ۔وفات بغداد

(۴) پانچویں صدی۔حضرت ابوبکر باقلانی رحمۃ اللہ علیہ محمد بن طیب بن جعفر زمانہ سن ہجری ۳۳۸ تا ۴۰۳ھ وفات بغداد

(۵) چھٹی صدی۔حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔آپ حضرت علیؓ کی نسل سے ہیں۔زمانہ سن ہجری ۴۷۰ تا ۵۶۱ھ۔بغداد

(۶) ساتویں صدی۔حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری حسنی حسینی سید ہیں۔زمانہ سن ہجری ۵۳۶ تا ۶۳۳ھ۔وفات اجمیر شریف۔

(۷) آٹھویں صدی حضرت امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ۔ابوالعباس احمد بن شہاب۔زمانہ سن ہجری ۶۶۱ تا ۷۲۸ھ۔دمشق۔

(۸) نویں صدی۔حضرت امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی۔زمانہ سن ہجری۔ ۷۷۳ تا ۸۵۲ھ (مصر)۔

(۹) دسویں صدی۔حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔ابوالفضل محمد الشافعی۔زمانہ سن ہجری۔ ۸۴۹ تا ۹۱۱ھ۔قاہرہ (مصر)

(۱۰) گیارہویں صدی۔حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ۔شیخ احمد فاروقی سرہندی۔زمانہ سن ہجری ۹۷۱ھ تا ۱۰۳۴ھ۔سرہند (ہندوستان) (آپ نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا)

(۱۱) بارہویں صدی۔حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ دہلوی۔عظیم الدین شاہ۔آپ حضرت عمرؓ کی نسل تھے۔زمانہ سن ہجری۔ ۱۱۱۴ تا ۱۱۷۶ھ۔دہلی (ہندوستان) (مجددیت کا دعویٰ کیا)

(۱۲) تیرہویں صدی۔حضرت سیّد احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔زمانہ سن ہجری۔ ۱۲۰۱ تا ۱۲۴۶ھ

۔شہادت بالاکوٹ (امامت کا دعویٰ کیا)

(۱۳) چودھویں صدی۔مجددِ اعظم حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ واسلام پیدائش ۱۳؍فروری ۱۸۳۵ء وفات ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء ہندوستان (قادیان)

(۱۴) پندرھویں صدی۔حضرت عبدالغفار جنبہ قمرالانبیاء فخر رسل زکی غلام مسیح الزماںؑ پیدائش مارچ ۱۹۵۴ء اور ماموریت کا پہلا الہام وسط دسمبر ۱۹۸۳ء کو ہوا۔آپؑ نے ۲؍اپریل ۱۹۹۳ء کو اپنے دعوی امجددیت کا خط جماعت احمدیہ کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر احمد صاحب کو بھیجا تھا۔آپؑ جماعت احمدیہ اصلاح پسند کے بانی ہیں۔یہ جماعت رفتہ رفتہ دنیا کے مختلف ممالک میں پھیل رہی ہے۔آپ وہی موعود وجود ہیں جس کی خبر حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں دی گئی تھی۔آنحضرت ﷺ نے آخری زمانہ میں جس مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نزول کی اُمت کو بشارت دی ہوئی ہے اس کا مصداق آپؑ ہی ہیں۔

سوال ۱۱:۔کسی مشہور مسلمان طبیب اور سائنسدان اور فلاسفر کا نام لکھیں

الجواب:۔بوعلی سینا (طبیب)۔جابر بن حیان (سائنسدان) ابن رُشد (فلاسفر)

سوال ۱۲:۔ابن ہشام اور ابن خلدون کون تھے؟

الجواب:۔ابن ہشام مشہور مورّخ ہیں۔اِنکی کتاب ''سیرت ابن ہشام'' بلند پایہ تصنیف ہے۔اور ابن خلدون معروف مورّخ اور فلاسفر ہیں۔تاریخ ابن خلدون اور مقدمہ ابنِ خلدون ان کی مشہور تصانیف ہیں۔

تاریخ اسلام

سوال ۱:۔اسلام کا ظہور کس سن عیسوی میں ہوا؟

الجواب:۔۶۱۰ عیسوی میں ہوا۔

سوال ۲:۔ہجرت حبشہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

الجواب:۔مکّہ والوں کے مظالم جب اپنی انتہا کو پہنچ گئے تو نبی ﷺ کے اِرشاد کی تعمیل میں ۵ ھ رسالت میں

کچھ مسلمان مرد، اور عورتیں اور بچے حبشہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے۔ اہل مکہ نے نجاشی شاہ حبشہ کو متعدد بار ان کے خلاف اُکسانے کی کوشش کی۔ لیکن ناکام رہے اور بادشاہ کا مسلمانوں کے ساتھ سلوک برابر منصفانہ رہا۔

سوال ۳:۔ شق القمر کا معجزہ کیا تھا؟

الجواب:۔ بعض کفار مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی معجزہ طلب کیا اور آپؐ نے اُنہیں چاند کے دو ٹکڑے ہو جانے کا معجزہ دکھایا۔ اس واقعہ کا ذکر قرآن کریم میں سورۃ القمر کی آیت ۲ تا ۷ میں ہے۔

سوال ۴:۔ معراج اور اسراء میں کیا فرق ہے؟

الجواب:۔ معراج اس روحانی سفر کا نام ہے جس میں آپؐ کو مکہ سے اُٹھا کر آسمانوں میں بارگاہِ ایزدی تک پہنچایا گیا۔ اس کا ذکر سورۃ نجم میں ہے۔ اور اسراء ایک دوسرا روحانی سفر ہے جو آپؐ کو مکہ سے بیت المقدس تک کرایا گیا۔ اس کا ذکر سورۃ بنی اسرائیل میں ہے۔

سوال ۵:۔ ہجرت مدینہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

الجواب:۔ نبی پاک ﷺ نے ربیع الاوّل ۱۴ نبوی میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ آپؐ کے رفیق سفر تھے۔ مکہ سے تین میل دور ایک بنجر اور ویران پہاڑ کے اوپر غار ثور میں پناہ لی۔

سوال ۶:۔ ہجرت مدینہ کے دوران کس شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تعاقب کیا؟ اس کے بارہ میں آپؐ نے کیا پیشگوئی فرمائی تھی اور وہ کب پوری ہوئی؟

الجواب:۔ جب غار ثور سے نکل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ جب مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو بہت بڑے انعام کے لالچ میں سراقہ بن مالک تعاقب کرتا ہوا آپؐ کے قریب آ پہنچا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دیکھ کر فرمایا۔" سراقہ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے۔" یہ پیشگوئی حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں پوری ہوئی۔

سوال ۷:۔ ہجرت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی؟

الجواب:۔ مسجد قبا (قبا مدینہ سے پہلے دو اڑھائی میل کے فاصلہ پر ایک مقام تھا جس میں بعض انصار خاندان آباد تھے۔ وہاں آپ نے دس بارہ روز قیام فرمایا پھر مدینہ میں داخل ہوئے۔)

سوال ۸:۔ مدینہ منورہ کا پہلا نام کیا تھا؟

الجواب:۔ اس کا پہلا نام یثرب تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تشریف لائے تو اسے مدینۃ الرسول کہا جانے لگا۔

سوال ۹:۔ ہجرت کے ابتدائی ایام میں آپ ؐ قبا اور مدینہ میں کس کس صحابی کے مکان پر ٹھہرے؟

الجواب:۔ قبا میں حضرت کلثوم ؓ بن الہدم اور مدینہ میں حضرت ابوایوب انصاری ؓ کے ہاں قیام فرمایا۔

سوال ۱۰:۔ مدینہ میں کون کون سے قبائل آباد تھے؟

الجواب:۔ انصار کے دو قبیلے اوس اور خزرج۔ یہود کے تین قبائل بنوقینقاع، بنونضیر اور بنوقریظہ۔

سوال ۱۱:۔ اسلامی اصطلاح میں غزوہ اور سَرِیّہ میں کیا فرق ہے؟

الجواب:۔ غزوہ وہ جنگ ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس شریک ہوئے اور سریہ جس میں آپ ؐ کسی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔

سوال ۱۲:۔ غزوۂ بدر کس سال ہوا اور اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد کیا تھی؟

الجواب:۔ ہجرت کے دوسرے سال کفر اور اسلام کے درمیان یہ فیصلہ کن جنگ لڑی گئی جو "یوم الفرقان" بھی کہلاتی ہے۔ اس میں اسلامی لشکر کی تعداد ۳۱۳ اور کفار کی ایک ہزار تھی۔ اِسکے باوجود کفار کو شرمناک شکست ہوئی۔

سوال ۱۳:۔ جنگ احد کب ہوئی؟

الجواب:۔ جنگ احد شوال سن ۳ھ بمطابق مارچ ۶۲۴ء میں ہوئی۔

سوال ۱۴:۔ جنگ احزاب کب لڑی گئی؟ اس کو جنگ خندق کیوں کہتے ہیں؟

الجواب:۔شوال ۵ھ بمطابق ۶۲۷ء میں ہوئی۔اس جنگ میں حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورہ سے خندق کھودی گئی اس لئے غزوہ خندق کے نام سے بھی مشہور ہے۔

سوال ۱۵:۔صلح حدیبیہ سے کیا مراد ہے؟

الجواب:۔۶ ذوالقعدہ بمطابق ۶۲۸ء میں حدیبیہ کے مقام پر کفار مکہ اور مسلمانوں کے درمیان ہونے والی صلح کو صلح حدیبیہ کہتے ہیں۔

سوال ۱۶:۔بیعت رضوان سے کیا مراد ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر کس سورت میں ہے؟

الجواب:۔حدیبیہ کے مقام پر صلح سے قبل خطرناک حالات کے پیش نظر قریباً ۱۵۰۰ صحابہؓ نے ہر قسم کی قربانی کرنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جو بیعت کی تھی وہ بیعت رضوان کے نام سے موسوم ہے یعنی وہ بیعت جس میں مسلمانوں نے خدا کی کامل رضامندی کا انعام حاصل کیا۔قرآن کریم میں اس کا ذکر سورۃ الفتح آیت ۱۱ تا ۱۹ میں ہے۔

سوال ۱۷:۔مہاجرین حبشہ کس فتح کے موقع پر حبشہ سے واپس آئے؟

الجواب:۔غزوۂ خیبر کی فتح کے موقع پر۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔معلوم نہیں مجھے کس بات کی زیادہ خوشی ہے فتح خیبر کی یا حضرت جعفرؓ کے آنے کی۔

سوال ۱۸:۔غزوہ ذات الرقاع کب ہوا اور اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

الجواب:۔یہ غزوہ جمادی الثانی ۷ھ میں بطرف نجد ہوا۔سفر کی شدت اور سواری کی کمی کی وجہ سے صحابہؓ کے پاؤں چھلنی ہو گئے۔بعض کے پاؤں کے ناخن تک جھڑ گئے اور انہوں نے اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اپنے پاؤں لپیٹے اور راستہ طے کیا۔اس وجہ سے اس کا نام غزوہ ذات الرقاع (یعنی پٹیوں والا غزوہ) مشہور ہوا۔

سوال ۱۹:۔فتح مکہ پر اختصار سے روشنی ڈالیں؟

الجواب:۔رمضان المبارک ۸ھ بمطابق ۶۳۰ء میں رحمۃ للعالمین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ فتح کیا اور حضورؐ نے مکہ والوں کے انتہائی مظالم اور ناروا سلوک کے باوجود۔لَا تَثْرِيْبَ

عَلَیکُمُ الیومَ فَاذْھَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءِ۔ (تم پر کسی قسم کی گرفت نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو) کہتے ہوئے عفو عام کا اعلان فرمایا۔

سوال ۲۰:۔ جنگ تبوک کب ہوئی اور اس کا دوسرا نام کیا ہے؟

الجواب: یہ جنگ ۹ھ بمطابق ۶۳۰ء میں ہوئی۔ اسے "غزوہ عسرہ" بھی کہتے ہیں کیونکہ اس دور دراز کے سفر میں مسلمانوں کو بڑی صبر آزما تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔

سوال ۲۱:۔ حجۃ الوداع سے کیا مراد ہے؟

الجواب: ۱۰ھ بمطابق مارچ ۶۳۲ء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حج کے دوران آیت اَلیومَ أَکمَلتُ لَکُم دِینَکُم وَأَتمَمتُ عَلَیکُم نِعمَتِی وَرَضِیتُ لَکُمُ الْاِسلَامَ دِینًا۔ (المائدہ:4) (یعنی آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا ہے) نازل ہوئی۔ آپؐ نے ایک تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا جو بعد میں خطبہ حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہوا۔ اس میں آپ نے اُمت کو الوداع کہتے ہوئے معاشرتی اور تمدنی احکام کی اصولی تشریح فرمائی ہے۔ آپؐ کی زندگی کا یہ آخری حج تھا۔

سوال ۲۲:۔ ان چند اصحاب کے نام بتائیں جن کو وحی الٰہی کی کتابت کی سعادت نصیب ہوئی؟

الجواب:۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ بن العوام، حضرت ابیؓ بن کعب اور حضرت زیدؓ بن ثابت۔ (کتابت کرنے والوں کی کل تعداد تقریباً ۴۰ تھی)

سوال ۲۳:۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا پہلا اجماع کب اور کس مسئلہ پر ہوا؟

الجواب:۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر صحابہؓ کو ہوئی تو فرط محبت و عشق میں آپ کے وصال کو تسلیم نہ کر سکے۔ حضرت عمرؓ کی حالت تو یہ تھی کہ مسجد نبویؐ میں تلوار سونت کر اعلان کیا کہ جو کہے گا کہ آپؐ فوت ہو گئے ہیں اُس کی گردن اڑا دوں گا۔ باقی صحابہ خاموش تھے۔ حضرت ابوبکرؓ مسجد میں آئے اور منبر پر کھڑے ہو کر یہ آیت تلاوت کی۔

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔ (سورۃ آل عمران: ۱۴۵)۔یعنی" محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور آپؐ سے پہلے تمام رسول فوت ہو چکے ہیں"۔اس کو سب صحابہ نے تسلیم کر لیا کہ پہلے رسولوں کی طرح آپؐ کا بھی وصال ہو گیا ہے گویا صحابہ کے نزدیک بالاتفاق آپؐ سے پہلے سارے رسول فوت ہو چکے تھے۔یہ صحابہ کا پہلا اجماع تھا۔

سوال ۲۴:۔جنت البقیع سے کیا مراد ہے؟

الجواب: مدینہ کے ایک مشہور قبرستان کا نام ہے جس میں ازواج مطہرات، کبائر صحابہؓ اور خاندان نبوت کے افراد مدفون ہیں۔

سوال ۲۵:۔خلفائے راشدین کے زمانہ خلافت کا تعیین کریں؟

الجواب:۔۱۔حضرت ابوبکرؓ ۱۱ھ ۶۳۲ء تا ۱۳ھ ۶۳۴

۲۔حضرت عمرؓ ۱۳ھ ۶۳۴ء تا ۲۴ھ ۶۴۴ء

۳۔حضرت عثمانؓ ۲۴ھ ۶۴۴ تا ۳۵ھ ۶۵۶ء

۴۔حضرت علیؓ ۳۵ھ ۶۵۶ء تا ۴۰ھ ۶۶۱ء

۵۔حضرت امام حسنؓ کی خلافت قریباً ۶ ماہ ہے۔

(نوٹ) حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد حضرت امام حسنؓ پانچویں خلیفہ منتخب ہوئے۔آپ مسلمانوں میں صلح کی خاطر خلافت سے الگ ہو گئے تھے۔اس سلسلہ میں حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ حضرت حسنؓ نے میری دانست میں بہت اچھا کام کیا کہ خلافت سے الگ ہو گئے پہلے ہی ہزاروں خون ہو چکے تھے۔اُنھوں نے پسند نہ کیا کہ اور خون ہوں۔(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۵۷۹ تا ۵۸۰)

سوال ۲۶:۔سن ہجری قمری کا اجراء کس نے کیا؟ اس کے مہینوں کے نام بتائیں؟

الجواب: حضرت عمر فاروقؓ نے۔مہینوں کے نام یہ ہیں: محرم، صفر، ربیع الاوّل، ربیع الثانی، جمادی الاوّل، جمادی الثانی، رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذوالقعدہ، ذوالحجہ

سوال ۲۷:۔حضرت امام حسینؓ کی تاریخ ولادت وشہادت بتائیں؟

الجواب: حضرت امام حسینؓ شعبان ۴ھ میں پیدا ہوئے۔ یزید بن معاویہ کے زمانۂ حکومت میں ۱۰ محرم ۶۱ھ کو میدان کربلا میں شہید کئے گئے۔

صداقت حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام

سوال ۱:۔امام مہدی و مسیح موعود کون ہیں کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

الجواب:۔حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام۔آپ ۱۴؍شوال ۱۲۵۰ھ بمطابق ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء بروز جمعۃ المبارک قادیان میں پیدا ہوئے۔

سوال ۲:۔آپ کے والد ماجد اور والدہ محترمہ کا نام کیا تھا؟

الجواب:۔والد کا نام حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب رئیس قادیان اور والدہ محترمہ کا نام حضرت چراغ بی بی صاحبہ تھا۔

سوال ۳:۔آپ کو ماموریت کا پہلا الہام کب ہوا؟

الجواب: مارچ ۱۸۸۲ء کو الہام ہوا۔قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ترجمہ: کہہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

سوال ۴:۔آپؑ کا دعویٰ کیا تھا اور آپؑ نے اُسکے ثبوت میں کن دلائل کو پیش فرمایا؟

الجواب:۔نبی پاک ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آپؑ کا دعویٰ چودھویں صدی کے مجدد ہونے کا تھا نیز اُس امام مہدی ہونے کا بھی تھا جس کی خبر آنحضرت ﷺ نے دی تھی آپؑ نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر قرآن کریم کی تیس آیات (۳۰) پیش کر کے قوی دلائل سے ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰؑ وفات پا چکے ہیں یعنی مسلمانوں کے حیات مسیح عیسیٰ ابن مریم کے مروجہ عقیدہ کو قرآنی دلائل سے جھٹلایا تھا۔مثلاً۔جیسا کہ قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنا بیان ہے کُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ج فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ

(سورۃ المائدہ:۱۱۸)۔ترجمہ: جب تک میں ان میں (موجود) رہا میں ان کا نگران رہا۔مگر جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تُو ہی اُن پر نگران تھا (میں نہیں تھا)۔

سوال ۵:۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتنی عمر بیان فرمائی ہے؟

الجواب:۔اِنَّ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ عَاشَ عِشْرِیْنَ وَ مِائَۃَ سَنَۃٍ (کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۱۶۰)

ترجمہ: یقیناً حضرت عیسیٰ بن مریم ۱۲۰ سال زندہ رہے۔

سوال ۶:۔حضرت مرزا غلام احمدؑ نبی پاک ﷺ کی کس پیشگوئی کے مصداق ہیں؟

الجواب:۔آپؑ نبی ﷺ کی یہ پیشگوئی "قال: إن لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السما وات والأرض، تنكسف القمر الأول ليلة من رمضان، وتنكسف الشمس في النصف منه، ولم تكونا منذ خلق الله السماوات والأرض" (سنن دار قطنی، جلد 1 باب صلوٰۃ الکسوف والخسوف۔صفحہ ۶۵)

ترجمہ: فرمایا!"ہمارے مہدی کیلئے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں۔یہ نشان کسی اور مامور کے حق میں ظاہر نہیں ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی موعود کے زمانہ میں رمضان میں چاند کو (اس کی مقررہ راتوں میں سے) اوّل رات کو گرہن لگے گا اور سورج کو (اس کی مقررہ دنوں میں سے) درمیان (کے دن) میں گرہن لگے گا اور یہ ایسے نشان ہیں کہ جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا کبھی کسی مامور کے لیے ظاہر نہیں ہوئے۔

سوال ۷:۔خسوف وکسوف یعنی چاند اور سورج گرہن کا نشان کب ظاہر ہوا؟

الجواب:۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہندوستان یعنی مشرقی کرہ میں ۱۳؍رمضان ۱۳۱۱ھ (۲۱؍مارچ ۱۸۹۴ء) کو چاند گرہن اور ۲۸؍رمضان ۱۳۱۱ھ (۶؍اپریل ۱۸۹۴ء) کو سورج گرہن کا نشان ظاہر ہوا جبکہ امریکہ یعنی مغربی کرہ میں ۱۱؍مارچ ۱۸۹۵ء کو چاند گرہن ہوا اور ۲۶؍مارچ ۱۸۹۵ء کو سورج گرہن ہوا۔(جس سے حضرت مرزا غلام احمدؑ کی صداقت کی آسمانی گواہی ملتی ہے)

چنانچہ یہ نشان اس حدیث کے عین مطابق رمضان ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۸۹۴ء میں معینہ تاریخوں پر ظاہر ہوا اور

حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے بڑی شان اور تحدی سے اِسے اپنے حق میں پیش کرتے ہوئے لکھا:۔

"ان تیرہ سو برسوں میں بہتیرے لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی کیلئے یہ آسمانی نشان ظاہر نہ ہوا.... مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کیلئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے"۔ (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۴۲۔ ۱۴۳)

سوال ۸:۔ حضرت امام مہدیؑ کا مقام و مرتبہ کیا ہے؟

الجواب:۔ حضرت امام مہدیؑ سے ایک طالبعلم نے مقام مرتبہ کے متعلق سوال کیا تھا۔ طالبعلم:۔ آپ کا مرتبہ کیا ہے، اس کی تعریف نبوت سے ہوگی یا کسی اور لفظ سے؟

حضرت اقدسؑ:۔ جس کے ساتھ خدا تعالیٰ مکالمہ اور مخاطبہ کرتا ہے، وہ نبی ہے۔ نبی کے معنے ہیں خدا تعالیٰ سے خبر پا کر بتلانے والا۔ ہاں نبوتِ شریعت ختم ہو چکی ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۵۱۲)

سوال ۹:۔ دس شرائط بیعت کا اعلان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کب کیا؟

الجواب:۔ ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء بذریعہ اشتہار "تکمیل تبلیغ"۔

سوال ۱۰:۔ آپ نے پہلی بیعت کب اور کہاں لی؟

الجواب:۔ ۲۳؍مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں آپؑ نے پہلی بیعت حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان پر لی۔

سوال ۱۱:۔ پہلے دن کتنے احباب نے بیعت کی اور سب سے پہلے بیعت کرنے والے کون تھے؟

الجواب:۔ پہلے دن چالیس افراد نے بیعت کی اور سب سے پہلے حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ نے بیعت کی تھی۔ حضورؑ کی وفات کے موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ اور دیگر حاضر ممبران جماعت احمدیہ نے آپکا بطور خلیفۃ المسیح اوّل متفقہ طور پر انتخاب کیا تھا۔

سوال ۱۲:۔ حضرت امام مہدیؑ نے اپنی جماعت کا نام کب اور کیا تجویز فرمایا تھا؟

الجواب:۔ مارچ ۱۹۰۱ء میں مردم شماری کے موقع پر۔ حضرت امام مہدیؑ فرماتے:۔ "اِس سلسلہ کا موزوں نام،

مسلمان فرقہ احمدیہ ہے(بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۲۶۔تریاق القلوب)

سوال ۱۳:۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کل کتنی تصنیفات ہیں؟ پہلی اور آخری کا نام مع سن بتائیں؟

الجواب:۔کل ۸۵ تصنیفات ہیں۔پہلی" براہین احمدیہ حصہ اوّل وحصہ دوم" جو ۱۸۸۰ء میں شائع ہوئی اور آخری" پیغام صلح" جو ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی۔

سوال ۱۴:۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری شادی کس خاندان میں ہوئی اور کن سے؟

الجواب:۔نومبر ۱۸۸۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری شادی دہلی کے مشہور صوفی حضرت خواجہ میر درد کے خاندان میں حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ سے ہوئی۔

سوال ۱۵:حضورؑ نے دعویٰ مجدّدیت کب کیا؟

الجواب:۔آپؑ نے دعویٰ مجدّدیت کا اعلان خاص طور پر ۱۸۸۵ء کے شروع میں ایک اشتہار کے ذریعہ کیا جو چوبیس ہزار کی تعداد میں اُردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں چھاپا اور مشتہر کیا گیا تھا۔(بحوالہ کتاب مجدّدِ اعظم صفحہ ۱۱۳۔مؤلف جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب)بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۲۳ تا ۲۵)

سوال ۱۶:۔حضورؑ نے مسیحیت کا دعویٰ کب کیا؟

الجواب:۔۱۸۹۰ء کے آخر میں (کتاب فتح اسلام)

سوال ۱۷:۔حضورؑ نے دعویٰ مہدویت کب کیا؟

الجواب:۔۱۸۹۱ء میں

سوال ۱۸:۔حضورؑ نے دعویٰ نبوت کب کیا؟

الجواب:۔۱۹۰۱ء میں (حوالہ ایک غلطی کا ازالہ)

سوال ۱۹:۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی، کا ایک الہام بتائیں۔

الجواب:۔عربی الہام۔"اَلَیسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبدَہٗ" (کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کیلئے کافی نہیں ہے؟)

سوال ۲۰:۔سلسلہ احمدیہ کے وہ کون سے دو اوّلین اخبار ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت

کے دو باز و قرار دیا تھا؟

الجواب: "الحکم" اور "البدر"۔

سوال ۲۱:۔ ریویو آف ریلیجنز، اردو، انگریزی کا اجراء کب ہوا؟

الجواب: جنوری ۱۹۰۲ء میں۔

سوال ۲۲:۔ مینارۃ المسیح اور بیت الدعا کا سنگ بنیاد کس نے اور کب رکھا؟

الجواب: سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۳/مارچ ۱۹۰۳ء کو۔

سوال ۲۳:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے فارسی کلام میں "شیخ عجم" کس کو قرار دیا؟

الجواب:۔ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کو۔ آپؓ ۱۴/جولائی ۱۹۰۳ء کو کابل (افغانستان) میں شہید کر دیئے گئے تھے۔

سوال ۲۴:۔ جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ کب اور کہاں ہوا؟

الجواب:۔ ۲۷/دسمبر ۱۸۹۱ء کو بیت اقصیٰ قادیان میں۔

سوال ۲۵:۔ جلسہ اعظم مذاہب عالم کب اور کہاں منعقد ہوا؟

الجواب:۔ ۲۶ تا ۲۹/دسمبر ۱۸۹۶ء بمقام لاہور۔

سوال ۲۶:۔ بہشتی مقبرہ کی بنیاد کس سن میں رکھی گئی؟

الجواب:۔ ۱۹۰۵ء میں۔

سوال ۲۷:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یوم وصال کب ہوا؟

الجواب:۔ ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو حضورؑ نے لاہور میں وفات پائی اور ۲۷/مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے بہشتی مقبرہ قادیان میں نماز جنازہ پڑھائی اور وہیں تدفین ہوئی۔

سوال ۲۸:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری الفاظ کیا تھے؟

الجواب:۔ اللہ میرے پیارے اللہ۔

سوال ۲۹:۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے جانشین کون تھے؟ اور کس تاریخ سے اُنھوں نے جماعتی سربراہی کا آغاز فرمایا؟

الجواب:۔ پہلے جانشین حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ بھیروی تھے جنھوں نے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو جماعتی سربراہی کا آغاز فرمایا۔

سوال ۳۰:۔حضرت مولانا حکیم نورلدین صاحبؓ بھیروی کے والد محترم اور والدہ محترمہ کا نام بتائیں؟

الجواب:۔ والد محترم کا نام حافظ غلام رسول صاحب اور والدہ محترمہ کا نام نور بخت صاحبہ تھا۔

سوال ۳۱:۔آپ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی شعر بتائیں؟

الجواب:۔ چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نوردیں بودے ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نورِ یقیں بودے

ترجمہ: یعنی کیا ہی اچھا ہوا گر قوم کا ہر فرد نوردین بن جائے مگر یہ تب ہی ہوسکتا ہے کہ جب ہر دل یقین کے نور سے بھر جائے۔

سوال ۳۲:۔حضرت مولانا حکیم مولانا نورلدین صاحبؓ کا وصال کب ہوا؟

الجواب:۔ ۱۳/مارچ ۱۹۱۴ء کو۔

سوال ۳۳:۔ جماعت احمدیہ کی عالمی شہرت یافتہ شخصیات کون ہیں؟

الجواب:۔(۱) محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام صاحب ۱۰/دسمبر ۱۹۷۹ء کو فزکس میں نوبل انعام دیا گیا۔

(۲) چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔آپ ۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۳ء تک صدر جنرل اسمبلی اقوام متحدہ اور ۱۹۷۰ء ۱۹۷۳ء تک صدر عالمی عدالت انصاف رہے۔نیز قائداعظم کی طرف سے مقرر ہونے والے پہلے وزیر خارجہ پاکستان بھی رہے۔آپ نے یکم ستمبر ۱۹۸۵ء کو وفات پائی۔

سوال ۳۴:۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سفر ہوشیار پور جماعت احمدیہ میں کیوں مشہور ہے؟

الجواب:۔ یہ سفر آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جنوری ۱۸۸۶ء میں کیا۔آپؑ نے وہاں ۴۰ روز چلہ کشی کی یعنی علیحدگی میں عبادت کی۔اسی دوران آپؑ کو مصلح موعود زکی غلام کی عظیم بشارت دی گئی۔

سوال ۳۵:۔حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کے ساتھ قادیان سے ہوشیار پور سفر کرنے والے کون تھے؟

الجواب:۔حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کے اپنے دو نہایت مخلص دوست جنہیں شروع سے ہی آپؑ سے بڑی محبت اور عقیدت تھی۔ ان میں ایک تو حضرت عبداللہ صاحب سنوریؓ تھے اور دوسرے دوست شیخ حامد علی صاحب تھے۔تیسرا ایک شخص جس کا نام فتح خاں تھا۔

سوال ۳۶:۔حضرت مسیح موعود علیہ اسلام ہوشیار پور کن کے ہاں مہمان ٹھہرے؟

الجواب:۔ہوشیار پور کے ایک معزز رئیس ان کا نام نامی شیخ مہر علی تھا۔انہیں بھی حضرت صاحبؑ سے بڑی محبت اور عقیدت تھی۔حضورؑ جب بھی ہوشیار پور تشریف لے جاتے تو انہی کے پاس ٹھہرتے۔اس لیے حضرت صاحبؑ نے انہیں لکھا کہ میں چند دن کیلئے ہوشیار پور آنا چاہتا ہوں آپ میرے لیے شہر سے باہر کہیں ایسی جگہ مکان کا انتظام کر دیں جہاں لوگوں کا زیادہ آنا جانا نہ ہو۔کیونکہ یہ دن مَیں بالکل تنہائی میں خدا تعالیٰ کی عبادت میں گذارنا چاہتا ہوں۔شیخ مہر علی صاحب نے فوراً اس کا انتظام کر دیا۔ان کا اپنا ہی ایک مکان شہر کے باہر ہوا کرتا تھا۔یہ ایک حویلی سی تھی جو بے آباد تھی اور دو منزلہ تھی۔(یہ مکان اب جماعت احمدیہ کی تحویل میں ہے) جب یہ انتظام ہو گیا تو حضور شروع جنوری ۱۸۸۶ء کو قادیان سے ہوشیار پور کیلئے روانہ ہو گئے۔

سوال ۳۷:۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی زکی غلام (مصلح موعود) کو کب شائع فرمایا؟

الجواب:۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی زکی غلام (مصلح موعود) کو اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں شائع فرمایا۔بعد میں امرتسر کے ایک اخبار ''ریاض ہند'' میں یکم مارچ ۱۸۸۶ء کے پرچہ میں شائع ہوا۔

سوال ۳۸:۔کیا کسی نبی کو اپنی کسی وحی والہام یا پیشگوئی کو سمجھنے میں غلطی لگ سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب:۔اجتہادی غلطی لگ سکتی ہے اجتہادی غلطی کے ضمن میں حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''کہ کسی پیشگوئی کی تشریح کرنے میں مجھ سے بھی اجتہادی غلطی ہو سکتی ہے۔آپؑ فرماتے ہیں۔

(۱)''اب فرض کے طور پر کہتا ہوں کہ اگر ہم اپنے اجتہاد سے کسی بچہ پر یہ خیال بھی کر لیں کہ شاید یہ وہی پسر موعود ہے اور ہمارا اجتہاد خطا جائے تو اِس میں الہام اِلٰہی کا کیا قصور ہوگا۔کیا نبیوں کے اجتہادات میں اس کا

کوئی نمونہ نہیں‘‘ (روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۴۱)

(۲)’’ہاں اگر میں نے اجتہادی طور پر کہا ہو کہ شاید یہ لڑکا وہی موعود لڑکا ہے۔تو کیا اس سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ الہام غلط نکلا۔آپ کو معلوم نہیں کہ کبھی ملہم اپنے الہام میں اجتہاد بھی کرتا ہے۔اور کبھی وہ اجتہاد خطا بھی جاتا ہے مگر اس سے الہام کی وقعت اور عظمت میں کچھ فرق نہیں آتا۔صدہا مرتبہ ہر ایک کو اتفاق پیش آتا ہے کہ ایک خواب تو سچی ہوتی ہے مگر تعبیر میں غلطی ہو جاتی ہے۔یہ ہدایت اور یہ معرفت کا دقیقہ تو خاص قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے لیکن اُن کیلئے جو آنکھیں رکھتے ہوں‘‘۔(روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۰۴)

سوال ۳۹:۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی زکی غلام (مصلح موعود) میں کتنے وجودوں کی بشارت دی تھی؟

الجواب:۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے دو وجودوں کی بشارت بخشی تھی ایک وجیہہ اور پاک لڑکا اور ایک زکی غلام کی۔

سوال ۴۰:۔۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کتنی پیشگوئیوں پر مشتمل تھی؟

الجواب:۔حقیقت میں یہ پیشگوئی دو (۲) پیشگوئیوں پر مشتمل تھی۔جب بشیر احمد اوّل پندرہ (۱۵) ماہ زندہ رہ کر ۴؍نومبر ۱۸۸۸ء کو فوت ہو گئے۔اس وقت ۴؍نومبر ۱۸۸۸ء کو حضورؑ نے حضرت مولوی نورالدینؓ کو ایک خط لکھا۔اس میں آپؑ فرماتے ہیں۔

’’یہ عبارت کہ خوبصورت پاک لڑکا۔۔۔۔جو آسمان سے آتا ہے۔یہ تمام عبارت چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روزہ رہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رُخصت ہو جائے۔اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور آخیر تک اس کی تعریف ہے۔۔۔۔بیس ۲۰؍فروری کی پیشگوئی۔۔۔دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی جو غلطی سے ایک سمجھی گئی۔اور پھر بعد میں الہام الٰہی نے اس غلطی کو رفع کر دیا۔(تذکرہ صفحہ ۱۰۹؍مکتوب ۴؍نومبر ۱۸۸۸ء بنام خلیفۃ المسیح اوّلؓ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۷۵)

سوال ۴۱:۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سفر ہوشیار پور کیوں کیا؟

الجواب:۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہرگز جسمانی بیٹا مانگنے نہیں گئے تھے۔ بلکہ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ براہین احمدیہ میں جو آج سے پچیس برس پہلے تمام ممالک میں شائع ہو چکی ہے یعنی ہر حصہ پنجاب۔۔۔۔۔میں پہنچائی گئی ہے اس میں ایک پیشگوئی ہے۔رَبِّ لَا تَذَرنِی فَردًا وَأَنتَ خَیرُ ٱلوَرِثِینَ۔ یعنی خدا کی وحی میں میری طرف سے یہ دعا تھی کہ اے میرے خدا: مجھے اکیلا مت چھوڑ جیسا کہ اب مَیں اکیلا ہوں اور تجھ سے بہتر کون وارث ہے یعنی اگرچہ میں اس وقت اولاد بھی رکھتا ہوں اور والد بھی اور بھائی بھی لیکن روحانی طور پر ابھی مَیں اکیلا ہی ہوں اور تجھ سے ایسے لوگ چاہتا ہوں جو روحانی طور پر میرے وارث ہوں یہ دُعا اس آئندہ امر کیلئے پیشگوئی تھی (روحانی خزائن جلد ۲۲ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۴۸ تا ۲۴۹ نشان نمبر ۹۱) مندرجہ بالا اقتباس سے یہ حقیقت طشت از بام ہوگئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قطعی طور پر جسمانی بیٹا مانگنے کیلئے نہیں گئے تھے بلکہ آپؑ غلبہ اسلام کے عظیم مشن کی تکمیل کیلئے اللہ تعالیٰ سے ایک نشان رحمت بطور روحانی وارث چاہتے تھے۔

سوال ۴۲:۔نو (۹) سالہ معیاد الہامی ہے یا اجتہادی اس کی اصل حقیقت کیا ہے؟

الجواب:۔حضرت امام مہدیؑ اِشتہار ۲۲/مارچ ۱۸۸۶ء میں اِرشاد فرماتے ہیں۔

''لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ اِلٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو جائے گا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔بہرحال اِس عرصہ کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔'' ۲۲/مارچ ۱۸۸۶ء سے لیکر ۲۱/مارچ ۱۸۹۵ء تک کا عرصہ نو سال بنتا ہے۔لوگوں کا خیال ہے اُس لڑکے نے نو سال کے عرصہ یعنی ۲۱/مارچ ۱۸۹۵ء تک ضرور پیدا ہونا تھا۔اس ضمن میں پہلی گزارش تو یہ ہے کہ۔۔۔

(۱) حضورؑ کے الفاظ'' وعدہ الٰہی نو برس کے عرصہ'' اِلہامی نہیں بلکہ اِجتہادی ہیں۔بالکل ویسے ہی جیسے حضورؑ نے ۲۰/روری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں زکی غلام کے ساتھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھ کر اجتہاد فرمایا تھا۔

(۲) اگر وہ موعود زکی غلام مرزا بشیر الدین محمود احمد کے رنگ میں پیدا ہو گیا تھا تو پھر مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی پیدائش کے بعد زکی غلام کی بشارات حضورؑ پر کیوں نازل ہوتی رہیں؟

(۳)حضورؑ کی نرینہ اولاد کے اِنقطاع یعنی ۱۴؍جون ۱۸۹۹ء کے بعد بھی اِس زکی غلام کی بشارات (اُنہی علامات اور صفات کے ساتھ جو کہ ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں درج ہیں) حضورؑ کی وفات تک آپؑ پر کیوں نازل ہوتی رہی؟؟

سوال ۴۳:۔کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا اطلاق مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پر کیا تھا؟

الجواب:۔نہیں جب بشیر احمد اوّل کی وفات کے بعد دوسرا لڑکا یعنی بشیر ثانی پیدا ہوا تو اس کی پیدائش کے موقعہ پر حضورؑ نے قطعی طور پر یہ نہیں فرمایا تھا کہ ''یہی لڑکا مصلح موعود ہے'' بلکہ حضورؑ فرماتے ہیں۔۔۔

''اِس عاجز کے گھر میں بفضلہٖ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اِطلاع دی جائے گی مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کُھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔'' (اشتہار تکمیل تبلیغ۔مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۹۱ حاشیہ)

سوال ۴۴:۔کیا الہام الٰہی نے حضرت مسیح موعودؑ کے ہاں نو (۹) سالہ معیاد میں پیدا ہونے والے کسی لڑکے کو مصلح موعود قرار دیا؟

الجواب:۔(۱)۔ہرگز نہیں۔ستمبر ۱۸۹۴ء میں عبدالحق غزنوی کے اعتراض کے جواب میں حضورؑ ارشاد فرماتے ہیں۔

''یہ سچ ہے کہ ۱۸؍اپریل ۱۸۹۴ء ہم نے اِطلاع دی تھی کہ ایک لڑکا ہونے والا ہے سو پیدا ہو گیا ہم نے اس لڑکے کا نام مولود موعود نہیں رکھا تھا صرف لڑکے کے بارہ میں پیشگوئی تھی اور اگر ہم نے کسی الہام میں اس کا نام مولود موعود رکھا تھا تو تم پر کھانا حرام ہے جب تک وہ الہام پیش نہ کرو ورنہ لعنت اللہ علیٰ الکاذبین'' (انوار الاسلام۔روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰)

(۲)۱۸۹۷ء تک بھی ملہم نے زکی غلام (مصلح موعود) کا تعین نہیں کیا تھا۔مئی ۱۸۹۷ء میں حضورؑ اپنے کسی مخالف کے جواب میں رسالہ حُجّۃ اللہ میں اِرشاد فرماتے ہیں۔

’’بے شک مجھے الہام ہوا تھا کہ موعود لڑکے سے قومیں برکت پائیں گی۔مگر ان اشتہارات میں کوئی ایسا اِلٰہی الہام نہیں جس نے کسی لڑکے کی تخصیص کی ہو کہ یہی موعود ہے۔اگر ہے تو لعنت ہے تجھ پر اگر تو وہ الہام پیش نہ کرے۔‘‘(حجۃ اللہ۔روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۸)

سوال ۴۵:۔حضرت مسیح موعود علیہ اسلام نے ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی مصلح موعود کتنے بیٹوں پر چسپاں کی اُن کے نام بتایں؟

الجواب:۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی مصلح موعود اپنے دو بیٹوں پر چسپاں کی تھی۔پہلے فرزند صاحبزادہ بشیر احمد اوّل پر اجتہاد و قیاس کرتے ہوئے چسپاں کی تھی مگر یہ بچہ ۱۵ ماہ زندہ رہا۔

اس کے بعد آپؑ نے اس کا اطلاق اپنے چوتھے لڑکے پر کیا حضورؑ فرماتے ہیں۔

(۱)’’اور میرا چوتھا لڑکا مبارک احمد اس کی نسبت پیشگوئی اشتہار ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی۔‘‘(تریاق القلوب(۱۹۰۰ء)روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۱)

(۲)حضرت امام مہدیؑ فرماتے ہیں:۔’’سو خدا تعالیٰ نے میری تصدیق کے لیے اور تمام مخالفوں کی تکذیب کیلئے اور عبدالحق غزنوی کو متنبہ کرنے کیلئے اس پسر چہارم کی پیشگوئی کو ۱۴؍جون ۱۸۹۹ء میں جو مطابق ۴؍صفر ۱۳۱۷ھ تھی بروز چارشنبہ پورا کر دیا یعنی وہ مولود مسعود چوتھا لڑکا تاریخ مذکورہ میں پیدا ہو گیا‘‘(روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۱)

(۳)جب پسر چہارم پیدا ہو گیا تو اس لڑکے صاحبزادہ مبارک احمدؓ کے متعلق حضورؑ فرماتے ہیں۔’’سو صاحبزادہ دن آ گیا اور وہ چوتھا لڑکا جس کا ان کتابوں میں چار مرتبہ وعدہ دیا گیا تھا صفر ۱۳۱۷ھ کی چوتھی تاریخ میں بروز چارشنبہ پیدا ہو گیا۔عجیب بات ہے کہ اس لڑکے کیساتھ چار کے عدد کو ہر ایک پہلو سے تعلق ہے۔اس کی نسبت چار پیشگوئیاں ہوئیں۔یہ چار سفر ۱۳۱۷ھ کو پیدا ہوا۔اسکی پیدائش کا دن ہفتہ کا چوتھا دن تھا یعنی بدھ۔یہ دوپہر کے بعد چوتھے گھنٹہ میں پیدا ہوا یہ خود چوتھا تھا۔(تریاق القلوب۔روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۳)

سوال ۴۶:۔سبز اشتہار کی اصل حقیقت کیا ہے؟

الجواب:۔عقد ثانی کے بعد جب زوجہ ثانی کے بطن سے حضورؑ کے گھر میں مورخہ ۷ ؍اگست ۱۸۸۷ء کو پہلا لڑکا بشیر احمد اوّل پیدا ہوا تو آپؑ نے اپنے اس بیٹے کو مولود مسعود قرار دیا تھا۔جس کا مطلب یہ تھا کہ آپؑ نے اِس لڑکے کے متعلق پسر موعود یا مصلح موعود ہونے کا گمان کر لیا تھا۔لیکن جب یہ لڑکا قریباً پندرہ ماہ زندہ رہ کر مورخہ ۴ ؍نومبر ۱۸۸۸ء کو فوت ہوا تو اِس لڑکے کی وفات پر حضورؑ کے دعویٰ کے حوالہ سے اکثر لوگ اِبتلاء میں پڑ گئے ۔کئی بدقسمت مخالفین کی صف میں جا شامل ہوئے۔بشیر احمد اوّل کی وفات کے موقعہ پر حضورؑ نے ایک اشتہار لکھا جس کا عنوان آپؑ نے ''حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر'' رکھا تھا۔یہ اشتہار بعد ازاں سبز رنگ کے اوراق پر شائع ہوا تھا لہٰذا اِسی مناسبت سے یہ بطور سبز اشتہار مشہور ہو گیا۔اِس اشتہار میں حضورؑ نے لکھا تھا:۔

''اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ ؍فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزولِ رحمت کا موجب ہوا اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔'' (سبز اشتہار تصنیف یکم دسمبر ۱۸۸۸ء۔مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۷۹ حاشیہ)

بعد ازاں جب یہ دوسرا بشیر ۱۲ ؍جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا تو پھر حضورؑ نے اپنے سبز اشتہار والے مؤقف ''اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔'' سے رُجوع فرما لیا تھا یہ فرما کر کہ میں اس لڑکے کا نام بطور تفاؤل بشیر اور محمود رکھتا ہوں لیکن ابھی مجھے علم نہیں ہے کہ یہی لڑکا پسر موعود اور مصلح موعود ہے یا کہ کوئی بعد میں پیدا ہونیوالا کوئی لڑکا ہے۔لیکن مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کو سچا بنانے کیلئے احمدیوں کی توجہ سبز اشتہار کی طرف بہت مبذول کروائی ہے۔حتیٰ کہ یوم مصلح موعود کے روز بھی سبز لباس پہننے کا رواج ڈالا گیا۔سبز اشتہار کے حوالہ سے اِس اشتہاری مہم کا یہ نتیجہ نکلا کہ احمدی حضرات لاعلمی میں سبز اشتہار کو ہی پیشگوئی مصلح موعود سمجھنے لگ گئے۔حالانکہ سبز اشتہار پیشگوئی مصلح موعود نہیں ہے بلکہ اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود ۲۰ ؍فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں درج ہے جو کہ اولاً یکم مارچ ۱۸۸۶ء کو اخبار ریاض ہند میں بطور ضمیمہ شائع

ہوا تھا۔

سوال ۴۷:۔کیا اس موعود مصلح کا حضرت امام مہدیؑ کی دوسری اہلیہ حضرت نصرت جہاں بیگمؓ کے بطن سے پیدا ہونا تھا یا کسی تیسری اہلیہ کے بطن سے؟

الجواب:۔گمان کیے گئے مزعومہ پسر موعود نے بھی بطور مصلح موعود حضورؑ کے بقول حضرت نصرت جہاں بیگمؓ کی بجائے کسی پارسا طبع اور نیک سیرت تیسری اہلیہ کے بطن سے پیدا ہونا تھا۔جیسا کہ حضورؑ کے درج ذیل خط سے ظاہر ہے۔۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے معاً بعد حضورؑ نے ایک کشف دیکھا۔۸ر جون ۱۸۸۶ء کو ایک خط میں اِس کشف کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ حضرت مولوی نورالدینؓ صاحب سے فرماتے ہیں۔

''شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا۔کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین، کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا۔سو اس کا نام بشیر ہوگا۔اب تک میرا قیاسی طور پر خیال تھا کہ وہ فرزند مبارک اسی اہلیہ سے ہوگا۔اب زیادہ تر الہام اس بات میں ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک اور نکاح تمھیں کرنا پڑے گا اور جنابِ الٰہی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ ایک پارسا اور نیک سیرت اہلیہ تمھیں عطا ہوگی۔وہ صاحبِ اولاد ہوگی۔اس میں تعجب کی بات یہ ہے کہ جب الہام ہوا تھا تو ایک کشفی عالم میں چار پھل مجھ کو دیئے گئے۔تین ان میں سے تو آم کے تھے مگر ایک پھل سبز رنگ بہت بڑا تھا۔وہ اس جہان کے پھلوں کے مشابہ نہیں تھا۔اگرچہ ابھی یہ الہامی بات نہیں مگر میرے دل میں یہ پڑا ہے کہ وہ پھل جو اس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے۔وہی مبارک لڑکا ہے۔(تذکرہ صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۳ر مکتوباتِ احمد جلد ۲ صفحہ ۱۲، ۱۳)

(نوٹ) بعد ازاں حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی تیسری شادی تو ہو نہ سکی اور یہ مزعومہ پسر موعود بطور مصلح موعود حضرت نصرت جہاں بیگمؓ کے بطن سے بھی پیدا نہ ہوا۔اس طرح پیشگوئی مصلح موعود حضورؑ کے لڑکوں سے نکل کر آپکی ذریت یعنی جماعت احمدیہ کی طرف منتقل ہوگئی۔

سوال ۴۸:۔علم تعبیر میں لڑکے سے کیا مُراد ہے؟

الجواب:۔علم تعبیر میں لڑکے سے مُراد نشاط اور قوت کے ہوتے ہیں۔(تفسیر صغیر صفحہ ۷۶۳ حاشیہ)

سوال ۴۹:۔کیا پیشگوئی ذو معنی بھی ہوتی ہے؟

الجواب:۔ بالکل اکثر پیشگوئیاں ذو معنی ہوتی ہیں اور الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں لفظ غلام بھی ذو معنی تھا۔ اگر کسی پیشگوئی میں کوئی لفظ دو معنوں پر مشتمل ہو تو اس ضمن میں حضور علیہ السلام نے یہ نصیحت فرمائی ہے:۔

''پیشگوئیوں میں یہی قاعدہ قدیم سے ہے کہ اگر کوئی لفظ دو معنوں کا متحمل ہو تو پیشگوئی کے انجام کے بعد جو معنی واقعات موجودہ سے ظاہر ہوں وہی لیے جائیں۔'' (روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۸۶۔۲۸۷)

سوال ۵۰:۔کیا بشارت کے وقت مبشر وجود دنیا میں موجود ہوتا ہے؟

الجواب:۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ سنّتِ مستمرہ سے قطعی طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ بشارت اور وعدہ کے وقت مبشر اور موعود وجود دُنیا میں موجود نہیں ہوتا بلکہ وہ بشارت اور وعدہ کے بعد پیدا ہوتا ہے مثلاً قرآن کریم کی بے شمار سورتوں میں سے ایک سورۃ مریم کی آیات (۸ تا ۱۰ اور ۱۷ تا ۲۲) اس حقیقت پر قطعی ثبوت ہیں۔ جب حضرت مریمؑ کو اللہ تعالیٰ نے ایک زکی غلام کی بشارت اور وعدہ دیا تو اس بشارت اور وعدہ کے وقت موعود اور مبشر زکی غلام یعنی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دنیا میں موجود نہیں تھے بلکہ وہ اس بشارت اور وعدہ کے بعد پیدا ہوئے۔ اسی طرح قرآن کریم کے مطابق حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ذکریاؑ کو جب غلاموں کی بشارتیں دی گئیں تھیں تو بشارتوں کے وقت یہ موعود اور مبشر غلام دنیا میں موجود نہیں تھے بلکہ یہ سارے بشارتوں کے بعد پیدا ہوئے تھے۔

سوال ۵۱:۔کیا اللہ تعالیٰ مبشر اور موعود وجود کی ایک سے زیادہ دفعہ بھی بشارت اور وعدہ دے دیا کرتا ہے؟

الجواب:۔واضح رہے کہ قرآن کریم سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی اس سنت کا پتہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مبشر اور موعود وجود کی ایک سے زیادہ دفعہ بشارت اور وعدہ دے دیا کرتا ہے۔ لیکن جب تک کسی مبشر اور موعود وجود کی بشارت اور وعدہ ملتا رہتا ہے۔ اُس وقت تک وہ مبشر اور موعود وجود دُنیا میں پیدا نہیں ہوا ہوتا۔ مثلاً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو حضرت اسحاقؑ کی تین دفعہ (1۔ ہود (۷۰ تا ۷۳) 2۔ الحجر (۵۲ تا ۵۶) اور الذاریات (۲۵ تا ۳۱) بشارتیں بخشی تھیں۔ اور ان تینوں بشارتوں کے وقت حضرت اسحاقؑ ابھی دُنیا میں پیدا

نہیں ہوئے تھے۔

سوال ۵۲:۔کیا حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی نرینہ اولاد پیشگوئی موعود زکی غلام (مصلح موعود) کے دائرہ بشارت میں آتی ہے؟

الجواب:۔حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی نرنیہ اولاد ۲۰ رفروری کی الہامی پیشگوئی موعود زکی غلام (مصلح موعود) کے دائرہ بشارت میں ہرگز نہیں آتی۔اسکی وجہ یہ ہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں مصلح موعود کی الہامی بشارت زکی غلام کے الفاظ میں نازل ہوئی تھی۔اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کی نرینہ اولاد کے انقطاع کے بعد بھی غلام کی بشارت پر مشتمل آٹھ (۸) مبشر الہامات نازل ہوئے تھے۔زکی غلام کے بارے میں ملہم پر آخری الہامی بشارت ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کو نازل ہوئی تھی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے زکی غلام سے متعلقہ الہامی بشارتوں کیساتھ اس حقیقت پر قطعی مہر تصدیق کر دی کہ حضورؑ کا کوئی جسمانی لڑکا پیشگوئی موعود زکی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود کا مصداق نہیں ہوگا۔

سوال ۵۳:۔خلیفہ لفظ کے حقیقی معانی کیا ہیں؟

الجواب:۔حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام لفظ خلیفہ کے حوالہ سے فرماتے ہیں:۔''افسوس کہ ایسے خیال پر جمنے والے خلیفہ کے لفظ کو بھی جو اِستخلاف سے مفہوم ہوتا ہے تدبر سے نہیں سوچتے کیونکہ خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو اس واسطے رسول کریم نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے۔''(شہادت القرآن ۱۸۹۳ء۔روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۵۳)

(۲)''خلیفہ کے معنی جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔نبیوں کے زمانے کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو اِنکی جگہ آتے ہیں اُن کو خلیفہ کہتے ہیں۔''(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۸۳)

سوال ۵۴:۔سورۃ النور کی آیت استخلاف ۵۶ میں کس قسم کی خلافت کا ذکر ہے اِسکی اصل حقیقت کیا ہے؟

الجواب:۔حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔''اور منجملہ دلائل قویہ قطعیہ کے جو اس بات پر

دلالت کرتی ہیں جو مسیح موعود اِسی اُمت محمدیہ میں سے ہوگا قرآن شریف کی یہ آیت ہے۔۔وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ آمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِھِمۡ الخ (سورہ النور) یعنی خدا تعالیٰ نے اِن لوگوں کیلئے جو ایماندار ہیں اور نیک کام کرتے ہیں وعدہ فرمایا ہے۔ جو ان کو زمین پر اُنہی خلیفوں کی مانند جو اُن سے پہلے گزر چکے ہیں خلیفے مقرر فرمائے گا۔ اس آیت میں پہلے خلیفوں سے مراد حضرت موسیٰ کی اُمت میں خلیفے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی شریعت کو قائم کرنے کیلئے پے در پے بھیجا تھا۔ اور خاص کر کسی صدی کو ایسے خلیفوں سے جو دین موسوی کے مجدد تھے خالی نہیں جانے دیا تھا۔''

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۲۳)

حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی اس تحریر سے پتا چلتا ہے کہ لفظ خلیفہ سے مراد وہ روحانی وجود ہیں جن کو اللہ تعالیٰ رُوح القدس کی تائید سے کھڑا کرتا ہے۔

سوال ۵۵:۔ کیا سورۃ النور میں خلافت (مجددیت اور اَنبیاء) کا وعدہ دائمی ہے؟ اور کیا حضرت مسیح موعودؑ اسی وعدہ کے موافق آئے تھے؟

الجواب:۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اسی طرح زندہ ہے جس طرح آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں زندہ تھا خدا تعالیٰ نے ہمیں ایک خاص مقام پر پہنچانے کا وعدہ کیا تھا۔ کیا اب وہ ہمیں راستے میں ہی چھوڑ دے گا؟ مثال کے طور پر بیان کرتا ہوں کہ مثلاً ایک اندھے سے کسی نے وعدہ کیا کہ تمہیں مدراس یا کلکتہ تک پہنچا دیں گے مگر جب وہ نصف راستہ میں پہنچا تو اس کو چھوڑ دیا۔ اب وہ نہ اِدھر کا رہا نہ اُدھر کا۔ کیا یہ انصاف ہے اور ظُلم نہیں؟ ہم خدا تعالیٰ پر ایسا الزام نہیں لگا سکتے کہ اس نے وعدہ تو کیا کہ قیامت تک خلفاء اور مجددین کا سلسلہ جاری رکھوں گا مگر ایک خاص وقت کے بعد اُس نے ایسا کرنا چھوڑ دیا۔ سورۃ نُور میں آیت استخلاف کو غور سے پڑھ کر دیکھ لو۔ مَیں بھی اسی وعدہ کے موافق آیا ہوں اور اس واسطے موعود کہلاتا ہوں۔'' (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۶۶۶)

سوال ۵۶:۔ کیا جماعت احمدیہ محمودیہ میں مروجہ انتخابی خلافت کا سلسلہ تا قیامت ہے؟

الجواب:۔ جماعت احمدیہ اصلاح پسند کے مطابق حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے اپنے بعد کوئی خلافتی نظام پیش نہیں فرمایا تھا۔ بلکہ آپؑ نے انجمن اور ۴۰ مومنین کے انتخاب سے بننے والے سربراہ پر مشتمل ایک عبوری نظام پیش فرمایا جو اُس وقت تک جاری رہنا تھا جب تک کوئی روح القدس کی تائید سے کھڑا نہ ہوتا۔

مرزا بشیر احمد صاحب کا اپنا بیان بھی جماعت احمدیہ میں مروج خلافت تا قیامت کے عقیدہ کی تردید کرتا ہے جیسا کہ وہ اپنے رسالہ اِسلامی خلافت کا صحیح نظریہ میں فرماتے ہیں:۔

(۱) ''سو جب احمدیت کا نظام اِسلام کے نظام کی فرع اور اِسی کا حصہ ہے تو اِس میں کیا شبہ ہے کہ وہ بھی اِسی اِلٰہی تقدیر کے تابع ہے جو اِسلام کے متعلق عرشِ الوہیت سے جاری ہو چکی ہے۔۔۔۔لیکن بہرحال یہ اٹل تقدیر ظاہر ہو کر رہے گی کہ کسی وقت احمدیت کی خلافتِ متصلہ بھی ملوکیت کو جگہ دے کر پیچھے ہٹ جائے گی۔''
(اِسلامی خلافت کا صحیح نظریہ۔ صفحہ ۳۴)

(۲) اگر حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد جاری ہونیوالی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ تا قیامت جاری رہنا تھا تو اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو جس زکی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود کی بشارت بخشی تھی تو کیا یہ بشارت عبث اور لایعنی تھی؟ یاد رہے کہ یہ بشارت ہرگز عبث نہیں تھی بلکہ غلام مسیح الزماں کی یہ بشارت ہمیں بتا رہی ہے کہ بانئے سلسلہ احمدیہ کے بعد جاری کی جانیوالی نام نہاد خلافت کا سلسلہ بہت جلد ملوکیت میں بدل جانا تھا اور پھر غلام مسیح الزماں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ احمدی سلسلہ کو دوبارہ رشد و ہدایت کی طرف لائے گا۔

سوال ۵۷:۔ کیا حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعد کوئی خلافتی نظام دیا تھا؟

الجواب:۔ نہیں دیا۔ نام نہاد خلافت احمدیہ کے حوالہ سے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد ۱۹۲۵ء میں فرماتے ہیں:۔

(۱) ''مجلس معتمدین کے بنیادی اصول میں جو دراصل ہے ہی اسلام کا بنیادی مسئلہ خلیفہ وقت کا وجود شامل نہیں تھا۔۔۔اور چونکہ مسئلہ خلافت کے جماعت کے بنیادی اصولوں میں شامل نہ ہونے سے جماعت ایسے خطرات میں رہ سکتی ہے جو مبایعین کو غیر مبایعین میں بدل دے اور دس گیارہ آدمیوں کی جنبش قلم سے قادیان معاً لاہور

بن جائے۔اس لیے جماعت کے وہ کام جو تبلیغ اور تربیت سے تعلق رکھتے تھے وہ ایک ایسی انجمن کے حوالے نہیں کیے جاسکتے تھے جو خواہ مبایعین کی انجمن ہی ہو اور خواہ بہترین مخلص ہی اِسکے ممبر کیوں نہ ہوں۔اِس کیلئے ضرورت تھی کہ ایک ایسا نقطہ قرار دیا جائے جس پر جماعت قائم کردی جائے تا اُسے اس بارے میں ٹھوکر نہ لگے۔''(اخبار الفضل ۲۵/اکتوبر و ۳، ۵/نومبر ۱۹۲۵ء)

سوال ۵۸:۔احمدیت میں خلافت کے بھیس میں ملوکیت کا آغاز کب ہوا؟

الجواب:۔ ۱۴/مارچ ۱۹۱۴ء کو۔مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ذریعہ کیونکہ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی قائم کردہ صدر انجمن (مجلد معتمدین) کو رد کر کے اُس کی جگہ اپنے ہی خوشامدیوں کی انجمن اِرشاد اور مجلس انصار سے اپنا انتخاب کروایا تھا۔ایسے لوگوں کا ذکر قرآن مجید میں کچھ اس طرح سے ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''فَخَلَفَ مِن بَعدِهِم خَلفٌ أَضَاعُوا ٱلصَّلَوٰةَ وَٱتَّبَعُوا ٱلشَّهَوَٰتِ فَسَوفَ يَلقَونَ غَيًّا ۔(سورہ مریم آیت ۶۰) ترجمہ: پھر ان کے بعد ایسے جانشینوں نے (ان کی) جگہ لی جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور خواہشات کی پیروی کی۔پس ضرور وہ گمراہی کا نتیجہ دیکھ لیں گے۔

سوال ۵۹:۔مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پر کس شخص نے قاتلانہ حملہ کیا اور کب کیا تھا؟

الجواب:۔بیت المبارک ربوہ میں مورخہ ۱۰/مارچ ۱۹۵۴ء کو بعد نماز عصر ایک شخص عبدالحمید نے آپکی گردن کے دائیں طرف چاقو سے حملہ کر کے آپکی وتین یعنی شہ رگ قطع کردی تھی۔اِسکی تفصیل (تاریخ احمدیت جلد ۱۷ صفحات ۲۳۰ تا ۲۳۱) اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی انگریزی کتاب (احمدیت، اسلام کی نشاۃ ثانیہ) کے صفحہ ۳۳۲ پر سے پڑھی جاسکتی ہے۔

سوال ۶۰:۔جماعت احمدیہ محمود کے تیسرے سربراہ کا انتخاب کس تاریخ کو ہوا اور کون سربراہ بنے تھے؟

الجواب:۔۸/نومبر ۱۹۶۵ء کو حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سربراہ منتخب ہوئے۔

سوال ۶۱:۔حافظ ناصر احمد صاحب مجدّدیت کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے تھے؟

الجواب:۔تیسرے سربراہ حافظ ناصر احمد صاحب حدیث مجددین کا انکار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

(۱)’’میں نے جب اس حدیث پر غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس حدیث میں یہ ہے ہی نہیں کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئے گا‘‘ (الفضل ۲۱ رمئی ۱۹۷۸ء) جبکہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ۔’’اللہ تعالیٰ نے جو کمالات سلسلہ نبوت میں رکھے ہیں مجموعی طور پر وہ ہادی کامل پر ختم ہو چکے اب ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے مجددین کے ذریعہ سے دُنیا پر اپنا پَرتو ڈالتے رہیں گے اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو قیامت تک رکھے گا (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۸)

(۲) جناب خلیفہ ثالث صاحب نے مورخہ ۶ رنومبر ۱۹۷۷ء کو خدام الاحمدیہ کے الوداعی خطاب میں حدیث مجددین کے متعلق حضرت حکم وعدل کی تعلیم کے برخلاف اُنہوں نے خدام الاحمدیہ اور باقی احمدیوں کو گمراہ کیا تھا۔ وہ اپنے خطاب مشعل راہ حصہ دوم صفحہ ۴۵۷۔۴۵۸) پر فرماتے ہیں ۔۔۔

’’ہمیں حضرت مسیح موعودؑ نے جو دوسری بات بتائی اُس کے مطابق غور کرنا پڑے گا۔ آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے جو بھی فرمایا ہے وہ قرآن کریم کی کسی نہ کسی آیت کی تفسیر ہے۔ پھر آپ نے یہ فرمایا کہ محمد ﷺ کا بڑا ارفع اور بلند مقام تھا۔ خدا تعالیٰ سے آپ علم سیکھتے تھے۔ یہ تو ہم مانتے ہیں کہ آپ قرآن کریم کی کسی آیت کی اتنی دقیق تفسیر کر جائیں کہ عام آدمی کے دماغ کو اسکے ماخذ کا پتہ نہ لگے اور سمجھ میں نہ آئے کہ یہ کس آیت کی تفسیر ہے۔ آپ نے فرمایا کسی کو سمجھ آئے یا نہ آئے مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر نہ ہو۔ اگر تجدید دین والی یہ حدیث درست ہے (اور ہے یہ درست) تو یہ قرآن کریم کی کسی نہ کسی آیت کی تفسیر ہونی چاہیے اور اگر یہ قرآن کریم کی کسی آیت کی بھی تفسیر نہیں (میں سمجھتا ہوں کہ یہ کہنا غلط ہوگا یہ ضرور کسی آیت کی تفسیر ہے) تو پھر اس کو ہم یہ کہیں گے کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔ کسی راوی نے کہیں سے غلط بات اُٹھالی اور آگے بیان کردی۔‘‘

جناب مرزا ناصر احمد کے مذکورہ بالا بیانات کیا آنحضرت ﷺ کی حدیث مجددین اور فرمودات حکم وعدلؑ کے بالکل خلاف نہیں ہیں؟

سوال ۶۲:۔ جماعت احمدیہ محمود کے چوتھے سربراہ کا انتخاب کس تاریخ کو ہوا اور کون سربراہ بنے تھے؟

الجواب:۔ ۱۰؍جون ۱۹۸۲ء کو بعد نماز ظہر بیت مبارک ربوہ میں ہوا اور مرزا طاہر احمد صاحب چوتھے سربراہ منتخب ہوئے تھے۔

سوال ۶۳:۔ مرزا طاہر احمد صاحب حدیث مجددین کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے تھے؟

الجواب:۔ جناب مرزا طاہر احمد صاحب حدیث مجددین کا انکار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایسے لوگ اگر سو سال کی عمریں پائیں گے اور مرجائیں تو نامرادی کی حالت میں مریں گے اور کسی مجدد کا منہ نہیں دیکھیں گے۔ ان کی اولادیں بھی لمبی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں اور ان کی اولادیں بھی لمبی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں، خدا کی قسم! خلافت احمدیہ کے سوا کہیں اَور مجددیت کا منہ نہ دیکھیں گی۔ یہی وہ تجدید دین کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے جو ہر صدی کے سر پر ہمیشہ جماعت کی ضرورتوں کو پورا کرتا چلا جائے گا۔'' (خطبہ جمعہ ۲۷؍اگست ۱۹۹۳ء)

جناب مرزا طاہر احمد صاحب کا یہ بیان کیا آنحضرت ﷺ کی حدیث مجددین اور فرمودات حکم وعدلؑ کے بالکل خلاف نہیں ہے؟ ایک اہم بات یہ بھی کہ یہ بیان ۲۷؍اگست ۱۹۹۳ء میں دیا گیا جبکہ ۲؍اپریل ۱۹۹۳ء کو پندرھویں صدی ہجری کے مجدد حضرت عبدالغفار جنبہؑ کا اپنا دعویٰ مجددیت اور موعود زکی غلام مسیح الزماں ان کو مل چکا تھا اور اُنکے آگے پڑا ہوا تھا۔

سوال ۶۴:۔ جناب مرزا طاہر احمد صاحب افراد جماعت سے درد کیساتھ دُعا کرنے کی درخواست کیوں کر رہے تھے؟

الجواب:۔ جناب مرزا طاہر احمد صاحب مورخہ ۳۰؍جولائی ۲۰۰۰ء کو جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز اختتامی خطاب کے موقعہ پر فرماتے ہیں:۔۔۔ ''مذکورہ نشاناتِ صداقت میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ایک وعدہ کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے۔ ''تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لیے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک اور شخص کھڑا کیا جائے گا۔'' (روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۸۱، ۱۸۲ تحفہ گولڑویہ) پڑھ کر آگے مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں۔۔۔

’’میری عاجزانہ درخواست یہ ہے کہ میرے لیے دُعا کریں خدا مجھے ہی وہ مبارک وجود بنادے جو حضرت مسیح موعودؑ کی نسل میں سے ہے اور فرمایا یہ وعدہ ہے کہ تیری نسل سے ایک شخص کو کھڑا کیا جائے گا۔‘‘

آگے مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں۔۔۔’’اس دُعا نے مجھے بہت دردناک کر دیا ہے۔اور میں اسی درد کے ساتھ آپ سے التجا کرتا ہوں کہ آپ میرے لیے دُعا کریں کہ خدا مجھے ہی وہ مبارک وجود بنادے۔‘‘(الفضل انٹرنیشنل مورخہ ۶/اکتوبر تا ۱۲/اکتوبر ۲۰۰۰ء)

(نوٹ)اگر مرزا طاہر صاحب کے والد مرزا بشیر الدین محمود ہی مصلح موعود تھے تو پھر مرزا طاہر احمد اپنے بارے میں کیوں دعائیں کرواتے پھر رہے تھے؟ اسی طرح مرزا طاہر احمد کی ایک اور بات بھی ہے کہ مرزا طاہر احمد صاحب سے کسی نے ایک سوال وجواب کی مجلس میں سوال کیا کہ پیشگوئی مصلح موعود میں یہ جو الفاظ ہیں (تین کو چار کرنے والا ہوگا) یہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے تین کو چار کیسے کیا؟ مرزا طاہر احمد صاحب نے جواباً فرمایا کہ تین کو چار کرنے والی پیشگوئی پر جماعتی علماء نے بہت کچھ زور لگایا لیکن یہ پیشگوئی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے وجود میں بالکل پوری نہیں ہوئی نہ ہی کسی طرح وہ تین کو چار کر سکے اس پیشگوئی کا آئندہ زمانہ سے تعلق ہے پھر اپنی طرف لوگوں کی توجہ مبزول کرواتے ہوئے فرماتے ہیں میں بھی مسیح موعود کی نسل سے ہوں اور چوتھا خلیفہ ہوں اس پر زور دے کر سوچیں غور فکر کریں۔(نوٹ) مرزا طاہر احمد صاحب کے ان بیانات سے یہ حقیقت اَظہر من الشّمس ہے کہ مرزا بشیر لدین محمود احمد صاحب اپنے دعویٰ مصلح موعود میں جھوٹے تھے۔

سوال ۶۵:۔جماعت احمدیہ محمود کے پانچویں سربراہ کا انتخاب کس تاریخ کو ہوا اور کون سربراہ بنے تھے؟

الجواب: ۲۲/اپریل ۲۰۰۳ء کو بیت الفضل لندن میں مرزا مسرور احمد صاحب پانچویں سربراہ منتخب ہوئے تھے۔

سوال ۶۶:۔مرزا مسرور احمد صاحب مجددین کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہیں؟

الجواب:۔مرزا مسرور احمد صاحب مجدد کے متعلق اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں۔

’’نہ ہی قرآن میں اور نہ ہی حدیث میں مجدّد کا ذکر ملتا ہے (انا للہ وانا علیہ راجعون) دیکھیں خطبہ جمعہ ۱۰؍جون ۲۰۱۱ء (۳۵ سے ۳۷ منٹ کا حصہ) حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے دعویٰ کی بنیاد حدیث مجددین کو بنایا تھا۔اب قارئین خود فیصلہ فرمائیں کہ ان دونوں میں کون سچا ہے؟

سوال ۶۷:۔کیا تنخواہ دار امام الصلوٰۃ کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے؟

الجواب:۔ہرگز نہیں۔حضرت امام مہدیؑ سے ایک مخلص اور معزز خادم نے عرض کی کہ حضور میرے والد صاحب نے ایک مسجد بنائی تھی۔وہاں جو امام ہے اس کو کچھ معاوضہ وہ دیتے تھے اس غرض سے کہ مسجد آباد رہے۔وہ اس سلسلہ میں داخل نہیں۔مَیں نے اس کا معاوضہ بدستور رکھا ہے اب کیا کیا جاوے؟ حضرت اقدسؑ نے فرمایا:۔’’خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی جو روپیہ کیلئے نماز پڑھتا ہے اس کی پروا نہیں کرنی چاہیے۔نماز تو خدا کیلئے ہے۔اگر وہ چلا جائے گا تو خدا تعالیٰ ایسے آدمی بھیج دے گا جو محض خدا کیلئے نماز پڑھیں اور مسجد کو آباد کریں۔ایسا امام جو محض لالچ کی وجہ سے نماز پڑھتا ہے میرے نزدیک خواہ وہ کوئی ہو۔احمدی یا غیر احمدی اس کے پیچھے نماز نہیں ہوسکتی۔امام اتقیٰ ہونا چاہیے۔بعض لوگ رمضان میں ایک حافظ مقرر کر لیتے ہیں اور اس کی تنخواہ بھی ٹھہرا لیتے ہیں۔یہ دُرست نہیں۔ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ اگر کوئی محض نیک نیتی اور خُدا ترسی سے اس کی خدمت کر دے تو یہ جائز ہے۔(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۴۴۶)

سوال ۶۸:۔حدیثوں کو کُترنے والوں کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کو کیا الہام ہوا تھا؟

الجواب:۔حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا ایک معنی خیز اِلہام۔حضورؑ فرماتے ہیں:۔پھر اِسکے بعد اِلہام کیا گیا کہ! ’’اِن علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔میری عبادت گاہ میں اِنکے چولھے ہیں میری پرستش کی جگہ میں اُن کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں۔‘‘(ازالہ اوہام۔ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۰ حاشیہ) کیا جماعت کے سربراہان اور علماء نبی پاک ﷺ کی حدیث مجددیت کو اسی طرح کُتر نہیں رہے؟

سوال ۶۹:۔ظلم اور دَجّالیت کی حقیقت کیا ہے؟

الجواب:۔دَجّالیت کے معنی۔الہامی الفاظ کے معنی بدلنا۔بعض الہامات کو چھپانا اور بعض کو ظاہر کرنا۔کم کی جگہ زیادہ کرنا اور زیادہ کی جگہ کم کرنا یہ سب ناپسندیدہ افعال ہیں اور ظلم میں داخل ہیں۔حضور علیہ السلام اِس ضمن میں اِرشاد فرماتے ہیں:۔۔

''اور تجھے معلوم ہو کہ ظلم کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شئے اپنے موقعہ سے اُٹھا کر عمداً غیر محل پر رکھی جائے۔تاراہ چھپ جاوے۔اور اِستفادہ کا طریق بند ہوجاوے۔اور چلنے والوں پر بات ملتبس ہوجاوے۔پس ظالم اُسکو کہیں گے جو محرفوں کا کام کرے اور خیانت پیشہ لوگوں کی طرح عبارتوں کو بدلا دے اور جرأت کر کے کم کی جگہ زیادہ کرے اور زیادہ کی جگہ کم کر دیوے۔کیا کیفیت کی رُو سے اور کیا کیمیت کی رُو سے اور محض ظلم اور جھوٹ کی راہ سے کلموں کو ایک معنی سے دوسرے معنوں کی طرف لے جاوے۔حالانکہ اُسکے فعل کیلئے کوئی قرینہ مددگار نہ ہو۔اور پھر اِس بناء پر دھوکہ دینے والوں کی طرح لوگوں کو اپنی مفتریات کی طرف بلانا شروع کرے اور دَجّالیت کے معنی بجز اِسکے کچھ نہیں۔پس جو شخص فکر کرسکتا ہے اس میں فکر کرے۔'' (نورالحق حصہ اوّل (عربی) اشاعت فروری ۱۸۹۴ء۔روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۷۹)

کیا قادیانی جماعت کے سربراہان اور مولوی نبی پاک ﷺ کی حدیث مجددین اور حضرت حکم وعدلؑ کے فرمودات کے بارے میں اسی قسم کا دجالی سلوک نہیں کرتے؟

سوال ۷۰:۔قدرت ثانیہ کی اصل حقیقت کیا ہے؟

الجواب:۔اوائل دسمبر ۱۹۰۵ء حضورؑ نے اپنی وفات کی خبر اللہ تعالیٰ سے پا کر ایک رسالہ بنام ''الوصیت'' تصنیف فرمایا اس رسالہ میں آپؑ نے قدرت ثانیہ کی بشارت کے علاوہ اپنی وفات کے بعد جماعتی نظم ونسق کے متعلق بھی ہدایات رقم فرمائیں۔جماعتی نظم ونسق چلانے کیلئے ایک انجمن جسکے ۱۴ ممبران اور ۴۰ مومنین نے مل کر جماعت کے ایک سربراہ کا انتخاب کرنا تھا۔یہ کام اُس وقت تک جاری رہنا تھا جب تک کوئی خدا سے رُوح القدس پا کر کھڑا نہیں ہوتا۔جیسا کہ حضورؑ فرماتے ہیں۔''سو تم اِس مقصد کی پیروی کرو۔مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے رُوح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو

(الوصیت ۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶ شیہ)روح القدس کی تائید پا کر کھڑا ہونے والا یہ شخص ہی در اصل قدرتِ ثانیہ کا مظہر ہے نہ کہ ۴۰ مومنوں کے انتخاب سے بننے والا سربراہ جماعت ۔

سوال ۷۱:۔قدرت ثانیہ کے متعلق خلیفہ اوّل حضرت مولوی نورالدینؓ کا کیا عقیدہ تھا؟ کیا آپ نے کبھی اپنے آپ کو قدرت ثانیہ کا مظہر قرار دیا تھا؟

الجواب:۔حضرت مولوی نورالدینؓ اپنے آپ کو ایک انتخابی خلیفہ تو ضرور سمجھتے تھے لیکن جس قدرت ثانیہ کی حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کو بشارت عطا فرمائی تھی۔ وہ اپنے آپ کو اس قدرت ثانیہ کا مظہر اور مصداق ہرگز نہیں سمجھتے تھے آپؓ کے دور خلافت میں آپ اور دیگر اصحاب احمدؑ اور پوری جماعت قُدرتِ ثانیہ کے نزول کیلئے بڑے درد اور اِلحاح کیساتھ دُعائیں کرتی رہی جیسا کہ درج ذیل اقتباس سے ظاہر وباہر ہے:۔

’’قُدرت ثانیہ کیلئے اِجتماعی دعا:۔حضرت میر ناصر نواب صاحب نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ اسلام نے قدرت ثانیہ کے ظہور کیلئے ہر ایک ملک میں اکھٹے ہو کر اِجتماعی دعا کرنے کا اِرشاد فرمایا۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے مولوی محمد علی صاحب کو حکم دیا کہ وہ اخبارات میں اجتماعی دُعا کی تحریک شائع کریں۔ چنانچہ انہوں نے اسکی تعمیل میں اعلان شائع کر دیا۔قادیان میں حضرت میر صاحب ایک عرصہ تک مسجد مبارک میں یہ اجتماعی دعا کراتے رہے۔‘‘(تاریخ احمدیت جلد ۳ صفحہ ۲۱۲۔ بحوالہ۔بدر ۱۸؍جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۱ والحکم ۱۸؍جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۴ کالم ۲۔۳)

مذکورہ بالا حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ مولوی نورلدین صاحب اپنی خلافت کو ہرگز قدرتِ ثانیہ نہیں سمجھتے تھے۔ اگر آپکی خلافت قدرتِ ثانیہ کا مظہر ہوتی تو پھر آپ کا جواب یہ ہونا تھا کہ قدرتِ ثانیہ کا مظہر اوّل تو انتخابی خلیفہ کی صورت میں آپکے سامنے موجود ہے اب آپ کس قدرتِ ثانیہ کیلئے دُعائیں کرنا اور کروانا چاہتے ہیں۔مگر آپؓ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ پوری جماعت کیساتھ آپؓ بھی نزول قدرتِ ثانیہ کیلئے دعائیں کرتے رہے۔

سوال ۷۲:۔قدرت ثانیہ کے موعود مظہر اوّل زکی غلام مسیح الزماں کے ظہور کے حوالہ سے حضرت خلیفہ اوّلؓ نے

کیا فرمایا ہوا ہے؟

الجواب:۔حضرت خلیفہ اوّل نورالدینؓ نے سلسلہ احمدیہ میں ظاہر ہونے والے قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر یعنی موعود زکی غلام مسیح الزماں کے ظہور کا وقت اجتہادی رنگ میں اندازاً بتایا تھا۔محترم جناب ملک غلام فرید صاحب ایم اے کے برادر اکبر مکرم ماسٹر نواب الدین صاحب مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا قرآن کا درس باقاعدگی کیساتھ نوٹ فرمایا کرتے تھے۔ذیل کے الفاظ حضرت کے درس فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۱۲ء سے لیے گئے ہیں۔مکرم ماسٹر صاحب مرحوم لکھتے ہیں کہ یکم دسمبر ۱۹۱۲ء کے درس میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے فرمایا تھا:۔

'' تیس برس کے بعد اِنشاءاللہ مجھے اُمید ہے کہ مجدد یعنی موعود (قدرتِ ثانیہ) ظاہر ہوگا۔(حیات نور صفحہ ۴۰۴ مؤلف شیخ عبدالقادر مرحوم سابق سوداگرمل)

حضرت خلیفہ اولؓ قدرت ثانیہ کی تشریح یوں بیان فرماتے ہیں:۔''جب کسی قوم کا مورث اعلیٰ اپنا کام پورا کرتا ہے تو اسکے کسی کام کے سرانجام دینے کے واسطے قدرت کا ہاتھ نمودار ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے ۔ اَلیومَ اَکمَلتُ لَکُم دِینَکُم وَأَتمَمتُ عَلَیکُم نِعمَتِی۔کا ظہور رسول کریم ﷺ کے زمانے ہوگیا مگر آپکے بعد آپ کے خلفاء نواب مجددین کے وقت میں بھی ہوتا رہا وہ سب قدرت ثانیہ تھے۔قدرت ثانیہ کی حد بندی نہیں ہوسکتی۔جب کوئی قوم کسی قدر کمزور ہوجاتی ہے تب بھی اللہ تعالیٰ اپنی مصلحت سے اُسکی طاقت کو پورا کرنے کے واسطے قدرتِ ثانیہ بھیجتا رہتا ہے''۔(بدر ۲۳ مئی ۱۹۱۳)

سوال ۷۳:۔حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام نے ''الوصیت'' میں کس کو اپنا جانشین قرار دیا ہے؟

الجواب:۔حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام نے ''الوصیت'' کے ضمیمہ میں انجمن کو اپنا جانشین قرار دیا تھا ۔آپؑ فرماتے:۔'' چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے اس لیے انجمن کو دنیاداری کے رنگوں سے بکلی پاک رہنا ہوگا اور اس کے تمام معاملات نہایت صاف اور انصاف پر مبنی ہونے چاہیئے۔'' (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۲۵)

سوال ۷۴:۔خلیفہ اوّل حضرت مولوی نورالدینؓ نے صدر انجمن احمدیہ کے متعلق کیا اِرشاد فرمایا تھا؟

الجواب:۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے مورخہ ۱۵/اکتوبر ۱۹۰۹ء کو اپنے خطبہ عید الفطر میں حضرت بانئے سلسلہ احمدیہ کے رسالہ الوصیت کے حوالہ سے یوں اِرشاد فرمایا تھا۔

’’حضرت صاحب کی تصنیف میں معرفت کا ایک نکتہ ہے وہ میں تمہیں کھول کر سناتا ہوں۔جس کو خلیفہ بنانا تھا اُس کا معاملہ تو خُدا کے سپرد کر دیا اور اُدھر چودہ اشخاص کو فرمایا کہ تم بحیثیت مجموعی خلیفۃ المسیح ہو۔تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے۔‘‘(خطباتِ نور صفحہ ۴۱۹)

سوال ۷۵:۔حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام نے انجمن کے طریق کار کے متعلق کیا اِرشاد فرمایا تھا؟

الجواب:۔حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام نے صدر انجمن احمدیہ کے حوالہ سے فرمایا تھا:۔

’’میری رائے تو یہی ہے کہ جس اَمر پر انجمن کا فیصلہ ہو جائے کہ ایسا ہونا چاہیے اور کثرتِ رائے اِس میں ہو جائے تو وہی رائے صحیح سمجھنا چاہیے۔اور وہی قطعی ہونا چاہیے۔لیکن اِس قدر میں زیادہ لکھنا پسند کرتا ہوں کہ بعض دینی امور میں جو ہماری خاص اغراض سے تعلق رکھتے ہیں مجھ کو محض اطلاع دی جائے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ انجمن خلاف منشاء میری ہرگز نہیں کرے گی۔لیکن صرف احتیاطاً لکھا جاتا ہے کہ شاید وہ ایسا اَمر ہو کہ خدا تعالیٰ کا اِس میں کوئی خاص اِرادہ ہو۔اور یہ صورت صرف میری زندگی تک ہے اور بعد میں ہر ایک اَمر میں صرف انجمن کا اِجتہاد ہی کافی ہوگا۔‘‘(مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ ۲۷/اکتوبر ۱۹۰۷ء بحوالہ حقیقت اِختلاف مؤلف مولوی محمد علی صاحب صفحہ ۷۶)

سوال ۷۶:۔کیا مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا انتخاب حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی وصیت کے مطابق ہوا تھا؟

الجواب:۔ہرگز نہیں کیونکہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ صدر انجمن احمدیہ کو ردّ کر کے اپنی خود ساختہ انجمن ارشاد اور مجلس انصار کے ممبران کے ذریعے اپنا انتخاب کروایا تھا۔

سوال ۷۷:۔کیا مرزا بشیر الدین محمود احمد مصلح موعود ہو سکتے ہیں؟

الجواب:۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہرگز مصلح موعود نہیں ہو سکتے کیونکہ موعود وجود اللہ تعالیٰ سے الہام پانے کے بعد کھڑے ہوتے ہیں۔ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی ایک مامور من اللہ کی پیشگوئی ہے۔ مصلح موعود نے تو اللہ تعالیٰ سے رُوح القدس پا کر کھڑا ہونا تھا نہ کہ لوگوں کے کھڑا کرنے یا بنانے سے اُس نے مصلح موعود بننا تھا۔ لیکن ۱۹۱۴ء میں بعض خوشامدی اور منظور نظر مرید اپنے پاس سے ہی مرزا بشیر الدین محمود احمد کو مصلح موعود اور مظہر قدرت ثانی قرار دینے کی ایک سنگین غلطی کا اِرتکاب کر بیٹھے۔ جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب اپنے رسالہ المصلح الموعود میں فرماتے ہیں:۔

''میاں محمود احمد صاحب کے مصلح موعود ہونے کے متعلق سب سے پہلے پیر منظور محمد صاحب نے ۲۷ر مئی ۱۹۱۴ء کو یعنی اختلاف کے اڑھائی ماہ بعد ایک مضمون لکھا جو رسالہ تشحیذ الاذہان میں شائع ہوا۔ اسکے جواب میں جون ۱۹۱۴ء میں میں نے ایک رسالہ بنام ''المصلح الموعود'' لکھا جس میں میں نے حضرت مسیح موعودؑ کی اپنی تحریروں سے اور آپکے اپنے اِلہامات سے یہ ثابت کیا تھا کہ حضرت صاحب کے تین موجودہ بیٹے (بشیر الدین محمود احمد، بشیر احمد اور شریف احمد۔ ناقل) اپنی اپنی جگہ پر حضرت صاحب کی دوسری پیشگوئیوں کے مصداق ضرور ہیں مگر مصلح موعود والی پیشگوئی کا کوئی بھی ان میں سے مصداق نہیں اور حضرت صاحب کو ان تینوں کی پیدائش کے بعد اِلہاماً یہ معلوم ہوا تھا کہ وہ موعود اب تک پیدا نہیں ہوا بلکہ اِنکے بعد پیدا ہوگا۔ پیر صاحب نے جو بنیاد رکھی تھی جماعت احمدیہ قادیان اس پر تیس سال برابر عمارت بناتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ فروری ۱۹۴۴ء کے شروع میں جناب میاں صاحب نے بھی کہہ دیا کہ مجھے خواب آ گیا ہے کہ میں ہی مصلح موعود ہوں۔ اس اختتامی اداکاری کے بعد جماعت احمدیہ قادیان کا حقائق کی طرف توجہ کرنا اور بھی زیادہ مشکل ہے۔ لیکن **معذرۃ الی ربکم ولعلّھم یتقون** کا ارشاد اس بات کا مقتضی ہے کہ کوئی قوم کتنی بھی لاپرواہو نصیحت چھوڑنی نہیں چاہیے۔'' (المصلح الموعود۔ صفحات ۳، ۴)

سوال ۸۷:۔ کہاں لکھا ہے کہ زکی غلام (مصلح موعود) مامور ہوگا اور وہ وحی سے کھڑا ہوگا اور ایک معمولی انسان ہوگا؟

الجواب:۔اپنے رسالہ الوصیت میں حضرت امام مہدی ومسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو بالکل صاف کر دیا ہے کہ مصلح موعود مامور ہوگا یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی وحی سے اور اُسکے حکم کے مطابق رُوح القدس پا کر کھڑا ہوگا۔جیسا کہ حضورؑ الوصیت میں فرماتے ہیں۔

''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔اور اُسکے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔سو اُن دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُسکے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دیکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے(تذکرہ صفحہ ۴۹۷۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶ حاشیہ)

سوال ۷۹:۔ذریت کے معانی حضرت امام مہدی ومسیح موعود علیہ السلام نے کیا بیان فرمائے ہیں؟

الجواب:۔حضرت امام مہدیؑ ذریت کے حوالہ سے فرماتے ہیں:۔۔۔''اِسی طرح وہ انسان کی روحانی پَیدائش پر بھی قادر تھا یعنی اُسکا قانونِ قدرت رُوحانی پَیدائش میں بعینہٖ جسمانی پَیدائش کی طرح ہے کہ اوّل وہ ضلالت کے وقت میں کہ جو عدم کا حکم رکھتا ہے کسی انسان کو رُوحانی طور پر اپنے ہاتھ سے پیدا کرتا ہے اور پھر اُس کے متبعین کو کہ جو اُسکی ذریّت کا حکم رکھتے ہیں بہ برکت متابعت اُس کو روحانی زندگی عطا فرماتا ہے سو تمام مُرسل رُوحانی آدم ہیں اور اُن کی اُمّت کے نیک لوگ اُن کی رُوحانی نسلیں ہیں اور رُوحانی اور جسمانی سلسلہ بالکل آپس میں تطابق رکھتا ہے۔''(روحانی خزائن جلد ۱۔براہین احمدیہ صفحہ ۶۵۵)

سوال ۸۰:۔ذریت اور اولاد میں کیا فرق ہے؟

الجواب:۔نبیوں اور رُسولوں کے پیروکار اور اُنکی جماعتیں اور اُمتیں اُنکی ذُرّیات ہوا کرتی ہیں اور اُنکی جسمانی نسلیں اُنکی اولاد ہوا کرتی ہیں۔جیسا کہ حضرت بانئے جماعتؑ اولاد اور ذریت کے حوالہ سے فرماتے ہیں:۔

''مجھے یہ بڑی خواہش ہے کہ مسلمانوں کی اولاد اور اِسلام کے شرفاء کی ذریت جنکے سامنے نئے علوم کی لغزشیں دن بدن بڑھتی جاتی ہیں اِس کتاب کو دیکھیں۔اگر مجھے وسعت ہوتی تو میں تمام جلدوں کو مفت لِللہ تقسیم کرتا۔

’’(مجموعہ اِشتہارات جلد ا صفحہ ۳۶۹)

سوال ۸۱:۔روحانی رشتہ بڑا ہوتا ہے یا جسمانی؟

الجواب:۔اہلِ علم یقیناً جانتے ہیں کہ روحانی رشتہ بڑا ہوتا ہے۔اِس حوالہ سے حضرت امام مہدیؑ فرماتے ہیں۔ ’’کیوں آل کی اعلیٰ قسم کو چھوڑا گیا ہے اور ادنیٰ پر فخر کیا جاتا ہے۔تعجب کہ وہ اعلیٰ قسم امام حسنؓ اور حسینؓ کے آل ہونے کی یا اور کسی کے آل ہونے کی جس کی رو سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی مال کے وارث ٹھہرتے ہیں اور بہشت کے سردار کہلاتے ہیں یہ لوگ اس کا تو کچھ ذکر ہی نہیں کرتے۔اور ایک فانی رشتہ کو بار بار پیش کیا جاتا ہے جس کے ساتھ روحانی وراثت لازم ملزوم نہیں اور اگر یہ فانی رشتہ جو جسمانی تعلق سے پیدا ہوتا ہے ضروری طور پر خدا تعالیٰ کے نزدیک حقدار ہوتا تو سب سے پہلے قابیل کو یہ حق ملتا جو حضرت آدمؑ کا پہلوٹا بیٹا اور پیغمبرزادہ تھا اور پھر اسکے بعد حضرت آدم ثانی کے اُس بیٹے کو حق ملتا جس نے خدا تعالیٰ کی طرف سے اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ (ھود ۴۷) کا لقب پایا سواہلِ معرفت اور حقیقت کا یہ مذہب ہے کہ اگر امام حسینؓ اور امام حسنؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفلی رشتہ کے لحاظ سے آل بھی نہ ہوتے تب بھی بوجہ اِسکے کہ وہ روحانی رشتہ کے لحاظ سے آسمان پر آل ٹھہر گئے تھے وہ بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی مال کے وارث ہوتے۔جبکہ فانی جسم کا ایک رشتہ ہوتا ہے تو کیا روح کا کوئی بھی رشتہ نہیں۔بلکہ حدیث صحیح سے اور خود قرآن شریف سے بھی ثابت ہے کہ روحوں میں بھی رشتے ہوتے ہیں اور ازل سے دوستی اور دشمنی بھی ہے۔اب ایک عقل مند انسان سوچ سکتا ہے کہ لازوال اور ابدی طور پر آل رسول ہونا جائے فخر ہے یا جسمانی طور پر آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونا جو بغیر تقویٰ اور طہارت اور ایمان کچھ بھی چیز نہیں۔‘‘(روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۳۶۵ تریاق القلوب حاشیہ)

سوال ۸۲:۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو تنبیہ کرتے ہوئے کیا فرمایا تھا؟

الجواب:۔حضرت امام مہدیؑ نے فرمایا تھا:۔۔۔’’اگر اس جماعت میں سچی ہمدردی اور اخوت نہ ہوگی تو پھر یہ تباہ ہو جائے گی اور خدا تعالیٰ اس کی جگہ کوئی اور جماعت پیدا کر دے گا۔‘‘(الحکم ۱۰؍جنوری ۱۹۰۸ء)

سوال ۸۳:۔جماعت احمدیہ کی تفسیر کبیر کس نے لکھی تھی؟

الجواب:۔تفسیر کبیر علماء جماعت احمدیہ نے لکھی ہے۔مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اِسی حوالہ سے مولوی محمد اسماعیل صاحب کا ذکر خیر فرماتے ہوئے کہتے ہیں:۔۔۔''مولوی صاحب مرحوم میرے استاد تھے۔۔۔تفسیر کبیر جلد سوم جو شائع ہو چکی ہے اس کی لغت، ترجمہ اور تدوین کا اکثر کام اُن کے سپرد کیا گیا تھا آخری حصہ کے وقت مولوی صاحب وفات پا چکے تھے تاہم تیسری جلد جو شائع ہوئی ہے اس کی تدوین، لغت، اور ترجمہ کا بہت کچھ کام انہوں نے ہی کیا۔ان کی وفات کے بعد مولوی نور الحق صاحب کے سپرد یہ کام کیا گیا۔''(خطبات محمود جلد سوم صفحہ ۶۱۷ تا ۶۱۸۔نکاح نمبر ۱۳۲ فرمودہ ۲۸ رجون ۱۹۴۵ء)

(نوٹ) اس سے پتا ملتا ہے کہ تفسیر کبیر جو جماعت احمدیہ میں جناب خلیفہ ثانی کے نام پر چھپی ہوئی ہے۔یہ دراصل علمائے جماعت نے لکھی ہوئی ہے۔

سوال ۸۴:۔مرزا بشیر الدین محمود احمد ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کے مصداق کیوں نہیں ہو سکتے؟

الجواب:۔زکی غلام مسیح الزماں سے متعلقہ مبشر الہامی کلام ۱۸۸۱ء سے شروع ہو کر ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء تک محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ پر نازل ہوتا رہا تھا۔قرآن کریم کی روشنی میں اِس الہامی کلام کے مطابق اللہ تعالیٰ نے موعود زکی غلام مسیح الزماں کو بطور جسمانی لڑکا محمدی مریم کے گھر میں پیدا نہیں کیا تھا تو پھر محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کا کوئی بھی لڑکا بشمول مرزا بشیر الدین محمود احمد الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق کیسے بن سکتا ہے؟

(ثانیاً) پیشگوئی اور اُسکے اصلی مصداق کے بارے میں حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''اصل بات یہ ہے کہ خدا کی پیشگوئیوں میں ایسی فوق العادت شرطیں ہوتی ہیں۔کہ جھوٹا ان سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا ہے۔اور اُس کو وہ سامان اور اسباب عطا نہیں کیے جاتے جو سچے کو کیے جاتے ہیں۔''(روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۴)

(ثالثاً) خلیفہ ثانی صاحب کو اس الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا علم نہیں دیا گیا تھا اور نہ ہی وہ تین کو چار کرنے

والے تھے۔وہ مظھر الاوّل و الاخر مظھر الحق و العلاء کان اللہ نزل من السماء کی حقیقت سے بھی لاعلم رہے اور نہ ہی اُنہیں علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا گیا تھا۔نہ کسی قوم نے اُن سے برکت پائی اور نہ ہی وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پا سکے۔اور سب سے بڑھ کر اَسیروں کو رُستگاری دلانے کی بجائے وہ جماعت احمدیہ میں لوگوں کو اَسیر بنانے والے تھے لہٰذا وہ الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق کس طرح ہو سکتے تھے؟

سوال ۸۵:۔خلیفہ بننے سے پہلے مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں کیا عقیدہ تھا؟

الجواب:۔مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی زندگی میں اور آپؑ کے بعد پہلے خلیفہ مولوی نور الدینؓ کے وقت ۱۹۰۸ء میں زکی غلام سے متعلقہ مبشر الہامات کے حوالہ سے مخالفین کو جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔''اِن الہامات سے یہ مراد نہ تھی کہ خود حضرت اقدسؑ سے لڑکا ہوگا بلکہ یہ مطلب تھا کہ آئندہ زمانہ میں ایک ایسا شخص تیری نسل سے پیدا ہوگا جو خدا کے نزدیک گویا تیرا ہی بیٹا ہوگا اور وہ علاوہ تیرے چار بیٹوں کے تیرا پانچواں بیٹا قرار دیا جائے گا۔جیسے کہ حضرت عیسیٰؑ اِبن داؤد کہلاتے ہیں ایسا ہی وہ آپکا بیٹا کہلائے گا۔۔۔پس صاف ظاہر ہے کہ وہ الہامات کسی آئندہ نسل کے لڑکے کی نسبت تھے۔''(رسالہ تشحیذ الاذہان والیم۔۳ نمبر ۶،۷ صفحات ۳۰۱ تا ۳۰۳۔مورخہ جون، جولائی ۱۹۰۸ء۔انوار العلوم جلد ۱ صفحات ۱۴۶ تا ۱۵۲)

سوال ۸۶:۔مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق کو مامور من اللہ سمجھتے تھے یا کہ غیر مامور من اللہ؟

الجواب:۔۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں بشارت دیئے گئے زکی غلام مسیح الزماں نے اللہ تعالیٰ سے رُوح القدس پا کر بطور مامور من اللہ جماعت احمدیہ میں کھڑا ہونا تھا۔اُسکی بعثت یا نزول منہاج نبوت پر ہونا تھا اور اُسکی بھی گذشتہ نبیوں کی طرح جماعت احمدیہ میں شدید مخالف ہونی تھی۔حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ سمیت دنیا میں آج تک کوئی ایک ایسا وجود بھی نہیں گزرا جو کہ منہاج نبوت پر کھڑا ہوا ہو اور اُس کی

شدید مخالفت نہ ہوئی ہو۔لیکن برخلاف اِسکے مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے فرماتے ہیں:۔۔۔''باقی اس پیشگوئی کے متعلق میرا نظریہ یہ ہے کہ یہ پیشگوئی کسی مامور کے متعلق نہیں بلکہ غیر مامور کے متعلق ہے اور جب یہ پیشگوئی مامور کے متعلق نہیں تو ایک غیر مامور کو بولنے اور دعویٰ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ دعویٰ ہمیشہ وہاں کیا جاتا ہے جہاں پیشگوئی مامور کے متعلق ہو مگر جب غیر مامور کے متعلق ہو تو اُسکے متعلق دعویٰ کرنا ضروی نہیں ہوتا۔''(خطباتِ محمود جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶)

سوال ۸۷:۔مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کب کیا تھا؟

الجواب:۔اَوائل جنوری ۱۹۴۴ء میں جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد بشیر احمد ایڈووکیٹ کی کوٹھی واقع ۱۳ ٹمپل روڈ میں رہائش پذیر تھے۔وہ یہاں ۷ اور ۸ رجنوری کی درمیانی شب ایک طویل اور نفسانی خواب دیکھتے ہیں جس کا نہ کوئی سر ہے اور نہ ہی کوئی پیر۔میں نے خلیفہ ثانی کی خواب کو نفسانی اس لیے کہا ہے کیونکہ اس روحانی وجود (زکی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود) کے متعلق وہ خود ۱۹۰۸ء میں اپنے مضامین میں یہ گواہی دے چکے ہیں اور تسلیم کر چکے ہیں کہ وہ آئندہ کسی زمانہ میں پیدا ہوگا۔اور پھر قرآن کریم سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ مبشر وجود ہمیشہ بشارت کے بعد پیدا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کی آخری بشارت ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کو نازل فرمائی تھی۔چونکہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہو گئے تھے اور جس وجود کی آخری بشارت ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کو دی گئی ہو ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہونیوالا لڑکا اُس مبشر وجود سے متعلقہ الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق کس طرح ہوسکتا تھا؟ لہٰذا مرزا محمود احمد کی خواب قطعی طور پر ایک نفسانی خواب تھی اور اِس طرح اُن کا دعویٰ مصلح موعود بھی یقیناً ایک جھوٹا دعویٰ تھا۔فَتَدَبَّرُوْا اَیُّھَا الْعَاقِلُوْن۔

سوال ۸۸:۔اللہ تعالیٰ نے جھوٹے مدعی اِلہام (مفتری علی اللہ) کیلئے اپنے کلام میں کیا وعید فرمائی ہوئی ہے؟

الجواب:۔اللہ تعالیٰ سورۃ الحاقہ میں فرماتا ہے:۔''وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ o لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ o ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ o فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ o''(سورۃ الحاقہ آیات نمبر ۴۵ تا ۴۸) ترجمہ۔ اور اگر یہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہماری طرف جھوٹا اِلہام منسوب کر دیتا، خواہ ایک ہی ہوتا۔تو ہم یقیناً اِس کو دائیں

ہاتھ سے پکڑ لیتے۔اور اس کی رگ جان کاٹ دیتے۔اور اِس صورت میں تم میں سے کوئی نہ ہوتا جو اِسے درمیان میں حائل ہوکر (خدا کی پکڑ سے) بچا سکتا۔(ترجمہ ازتفسیر صغیر)

سورۃ الحاقہ کی مذکورہ بالا آیات کی روشنی میں حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ جھوٹے مدعی اِلہام کے متعلق اِرشاد فرماتے ہیں۔''اسی وجہ سے میں بار بار کہتا ہوں کہ صادق کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت کا زمانہ نہایت صحیح پیمانہ ہے اور ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہوکر اور خدا پر اِفترا کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ نبوت کے موافق یعنی تیئیس (۲۳) برس تک مہلت پا سکے ضرور ہلاک ہوگا۔''(اربعین (۱۹۰۰ء) بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۴)

سوال ۸۹:۔مرزا بشیر الدین محمود احمد کی رگِ گردن کٹنے (قطع وتین) کے واقعہ کی اصل حقیقت کیا ہے؟

الجواب:۔تاریخ احمدیت کے مطابق اس دردناک سانحہ کی تفصیل حضرت مولوی ابوالعطا صاحب مدیر الفرقان کے الفاظ میں یہ ہے۔''مورخہ ۱۰/مارچ ۱۹۵۴ء بروز بُدھ قریباً پونے چار بجے مسجد مبارک ربوہ میں نماز عصر پڑھا کر ہمارے امام ہمام حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اَیدہ اللہ بنصرہ واپس تشریف لے جا رہے تھے کہ محراب کے دروازہ پر اچانک ایک اجنبی نوجوان نے پیچھے سے جھپٹ کر آپ پر چاقو سے حملہ کر دیا۔چاقو کا یہ وار حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی گردن پر شہہ رگ کے قریب دائیں طرف پڑا جس سے گہرا گھاؤ پڑ گیا۔''(تاریخ احمدیت جلد ۱۷ صفحہ ۲۳۰ تا ۲۳۲)

(نوٹ) چاقو کا یہ زخم شہہ رگ کے قریب تک نہیں تھا بلکہ بعد میں ۱۹۵۵ء میں لندن، ہمبرگ اور زیورچ کے ماہر سرجنوں نے ایکس رے (Xrays) کیساتھ معائنہ کرکے معلوم کیا کہ چاقو کی نوک ٹوٹ کر شہہ رگ کو قطع کرکے اِس میں دھنس گئی تھی۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر یہ چاقو کی ٹوٹی ہوئی نوک نکالی گئی تو یہ مریض فوت ہو سکتا ہے لہٰذا اس مریض کو اسی طرح زندہ رہنا پڑے گا۔فتدبر۔اِس کی یہ تفصیل چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی انگریزی کتاب احمدیت اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے صفحہ ۳۳۲ پر دیکھی جا سکتی ہے۔

سوال ۹۰:۔مرزا بشیر الدین محمود احمد پر جھوٹے اِلہام اور جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے نتیجہ میں فالج یعنی دُکھ کی

مارکا حملہ کب ہوا؟

الجواب:۔حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ نے فالج کے مرض کو’’دُکھ کی مار‘‘(آنجام آتھم۔روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۶) کہا ہے اور اپنے دشمنوں کیلئے مجنون اور مفلوج ہونے کی بدعا بھی کی ہے۔خلیفہ ثانی صاحب خود اپنے متعلق کہتے ہیں:۔

(۱)’’مجھ پر فالج کا حملہ ہوا اور اب میں پاخانہ اور پیشاب کیلئے بھی امداد کا محتاج ہوں دو قدم بھی چل نہیں سکتا۔‘‘(الفضل ۱۲/اپریل ۱۹۵۵ء)

(۲)’’۲۲/فروری کو مغرب کے قریب مجھ پر بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا اور تھوڑے وقت کیلئے ہاتھ پاؤں سے معذور ہو گیا۔دماغ کا عمل معطل ہو گیا اور دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔‘‘(الفضل ۱۲/اپریل ۱۹۵۵ء)

(۳)’’میں اِس وقت بالکل بیکار ہوں۔اور ایک منٹ نہیں سوچ سکتا۔‘‘(۲۶/اپریل ۱۹۵۵ء)

سوال ۹۱:۔حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ کے فتویٰ کے مطابق کیا مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنے دعویٰ مصلح موعود(۲۸/جنوری ۱۹۴۴ء) کے بعد ۲۳ برس کا زمانہ پایا؟

الجواب:۔ہرگز نہیں۔مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود(۱۹۴۴ء) کے دَس سال کے بعد اُنکے اِنتہائی سخت حفاظتی انتظام کے باوجود مورخہ ۱۰/مارچ ۱۹۵۴ء کے دن مسجد مبارک ربوہ میں نماز عصر کے بعد اُنکی شہہ رگ پر حملہ ہوا اور اِس حملہ کے نتیجہ میں اُنکی شہ رگ قطع ہو گئی تھی۔اپنی قطع وتین کے بعد قریباً دَس(۱۰) سال بسترِ مرگ پر انتہائی تکلیف دہ حالت میں گزار کر جھوٹے دعویٰ کے ۲۱ سال اور ۹ ماہ اور سات(۷) دن کے بعد ہوش وحواس سے عاری ہو کر فوت ہوئے تھے۔فتدبر!

سوال ۹۲:۔حضرت نوحؑ کے بیٹے کے بارے میں کچھ بتائیں؟

الجواب:۔بسا اوقات اللہ تعالیٰ کی طرف سے شرط کے مذکور نہ ہونیکی وجہ سے یا شرط کی طرف سے بھول ہو جانے کے باعث پیشگوئیوں میں اجتہادی غلطی واقع ہو سکتی ہے۔ایسی اجتہادی خطا قابلِ اعتراض نہیں ہوتی۔چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام سے وحی الٰہی کے سمجھنے میں اجتہادی غلطی ہوئی۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

حَتّٰی اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوْرُ قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا مِنْ کُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَ اَهْلَکَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ وَ مَنْ اٰمَنَ (ہود:۴۱)۔ترجمہ:۔ یہاں تک کہ جب ہمارا فیصلہ آ پہنچا اور بڑے جوش سے چشمے پھوٹ پڑے تو ہم نے (نوحؑ سے) کہا کہ اس (کشتی) میں ہر قسم کے جوڑوں میں سے دو دو سوار کر اور اپنے اہل کو بھی سوائے اسکے جس کے خلاف فیصلہ گزر چکا ہے اور (اسے بھی سوار کر) جو ایمان لایا ہے۔حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا جب غرق ہونے لگا تو انہوں نے خدا تعالیٰ کو اس کا وعدہ یاد دلایا اور کہا۔اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَکَ الْحَقُّ۔(ہود:۴۶) ترجمہ:۔ یقیناً میرا بیٹا بھی میرے اہل سے ہے اور تیرا وعدہ ضرور سچّا ہے۔(یعنی اسے وعدہ کے مطابق بچنا چاہئے)۔لیکن حضرت نوحؑ کا یہ بیٹا غرق ہوگیا جس نے خدا تعالیٰ کی طرف سے اِنہ' عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ کا لقب پایا۔

سوال ۹۳:۔حضرت ابراہیمؑ کی اولاد کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں کیا ارشاد فرمایا؟

الجواب:۔اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کی اولاد کے متعلق فرماتا ہے:۔ وَبَرَکْنَا عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اِسْحٰقَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ۔(سورہ الصّافات۔۱۱۴) ترجمہ: اور ہم نے اُس (یعنی ابراہیم) پر اور اسحاق پر برکتیں نازل کیں اور اُن کی اولاد میں سے بھی کچھ لوگ پورے فرمانبردار تھے اور بعض اپنی جانوں پر کُھلا کُھلا ظلم کرنے والے تھے۔(یعنی بعض صراط مستقیم سے ہٹ گئے)

سوال ۹۴:۔پیشگوئی مصلح موعود کی وجہ نزول کیا تھی؟

الجواب:۔الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے نزول کی بڑی وجہ قادیان کے آریاؤں کا حضرت مرزا غلام احمدؑ سے نشان نمائی کا مطالبہ تھا۔حضورؑ نے براہین احمدیہ کی اشاعت کے بعد ایک اشتہاری خط میں اعلان شائع فرمایا تھا اور اِس میں آپؑ فرماتے ہیں:۔''اصل مدعا خط جس کے ابلاغ سے میں مامور ہوا ہوں۔یہ ہے دین حق جو خدا کی مرضی کے موافق ہے صرف اسلام ہے اور کتاب حقانی جو منجانب اللہ محفوظ اور واجب العمل ہے صرف قرآن ہے۔اس دین کی حقانیت اور قرآن کی سچائی پر عقلی دلائل کے سوا آسمانی نشانوں (خوارق و پیشین گوئیوں) کی شہادت بھی پائی جاتی ہے۔جس کو طالب حق اس خاکسار (مؤلف براہین احمدیہ) کی صحبت اور

صبر اختیار کرنے سے بمعاینہ چشم کرسکتا ہے۔آپکو اس دین کی حقانیت یا اُن آسمانی نشانوں کی صداقت میں شک ہوتو آپ طالب صادق بن کر قادیان میں تشریف لاویں اور ایک سال تک اس عاجز کی صحبت میں رہ کر اُن آسمانی نشانوں کا بچشم خود مشاہدہ کرلیں ولیکن اس شرط نیت سے (جو طلب صادق کی نشانی ہے) کہ بمجرد معائنہ آسمانی نشانوں کے اسی جگہ (قادیان میں) شرف اظہار اسلام یا تصدیق خوارق سے مشرف ہوجائیں گے۔اس شرط نیت سے آپ آویں گے تو ضرور انشاء اللہ تعالیٰ آسمانی نشان مشاہدہ کریں گے۔اس امر کا خدا کی طرف سے وعدہ ہو چکا ہے جس میں تخلف کا امکان نہیں۔(مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۲۱)

اس اعلان عام کے بعد قادیان کے ہندوؤں نے نشان نمائی کیلئے درخواست کرتے ہوئے حضرت مرزا صاحب کو ایک خط رقم فرمایا جس میں وہ لکھتے ہیں:۔''کہ جس حالت میں آپ نے لنڈن اور امریکہ تک اس مضمون کے رجسٹری شدہ خط بھیجے ہیں کہ جو طالب صادق ہو اور ایک سال تک ہمارے پاس اگر قادیان میں ٹھہرے تو خدا تعالیٰ اُسکو ایسے نشان دربارۂ اثبات حقیقت اسلام ضرور دکھائے گا کہ جو طاقت انسانی سے بالاتر ہوں۔سو ہم لوگ جو آپکے ہمسایہ اور ہم شہری ہیں۔لندن اور امریکہ والوں سے زیادہ ترحق دار ہیں۔اور ہم آپکی خدمت میں قسمیہ بیان کرتے ہیں جو ہم طالب صادق ہیں۔کسی قسم شر اور عناد جو بمقتضائے نفسانیت یا مغائرت مذہب نااہلوں کے دلوں میں ہوتا ہے وہ ہمارے دلوں میں ہرگز نہیں ہے۔۔۔۔۔ہم سراسر سچائی اور راستی سے اپنے پرمیشر کو حاضر ناظر جان کر یہ اقرار نامہ لکھتے ہیں اور اسی سے اپنی نیک نیتی کا قیام چاہتے ہیں۔اور سال جو نشانوں کے دکھانے کیلئے مقرر کیا گیا ہے وہ اِبتدائے ستمبر ۱۸۸۵ء سے شمار کیا جاوے گا۔جس کا اختتام ستمبر ۱۸۸۶ء کے اخیر تک ہوجائے گا۔'' (ایضاً۔صفحہ ۹۲ تا ۹۴)

قصبہ قادیان کے اہل ہنود کی اس درخواست کے جواب میں حضرت مرزا صاحبؑ لکھتے ہیں:۔۔۔۔

''آپ صاحبوں کا عنایت نامہ جس میں آپ نے آسمانی نشانوں کے دیکھنے کیلئے درخواست کی ہے، مجھ کو ملا۔چونکہ یہ خط سراسر انصاف وحق جوئی پر مبنی ہے اور ایک جماعت طالب حق نے جو عشرہ کاملہ ہے اس کو لکھا ہے اسلئے بہ تمام تر شکر گزاری اسکے مضمون کو قبول کرتا ہوں۔اور آپ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر آپ صاحبان ان عہود

کے پابند رہیں گے کہ جو اپنے خط میں آپ لوگ کر چکے ہیں تو ضرور خدائے قادر مطلق جلشانہ کی تائید ونصرت سے ایک سال تک کوئی ایسا نشان آپکو دکھلایا جائے گا جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہو۔۔۔'' (ایضاً۔صفحہ ۹۵)

نزول کی بڑی وجہ مجددیت کا انکار ہے جیسا کے پیشگوئی کے الفاظ سے ظاہر ہے (تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اُس کی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفی ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جاے (حضرت مسیح موعودؑ نے ایک دوسری تحریر میں فرمایا ہے کہ مجددیت کا انکار کرنے والا دراصل اللہ کی آیات کی تکذیب کرتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی تکذیب پر دلیری کرتا ہے (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۱ تا ۳)

سوال ۹۵:۔ ۲۰ر فروی ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت وشان کیا ہے؟

الجواب:۔حضرت امام مہدی ومسیح موعود علیہ السلام الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے فرماتے ہیں:۔۔

''اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہیئے کہ۔یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشّان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم محمد مصطفےٰ ﷺ کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کیلئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ واولیٰ واکمل و افضل واتم ہے کیوں کہ مُردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جنابِ الٰہی میں دعا کر کے ایک رُوح واپس منگوایا جاوے۔۔۔جس کے ثبوت میں مُعترضین کو بہت سی کلام ہے۔۔۔مگر اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ واحسانہٖ و بہ برکت حضرت خاتم الانبیاء ﷺ خداوند کریم نے اِس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت رُوح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری وباطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاء موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے۔مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔مردہ کی بھی رُوح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک رُوح ہی منگوائی گئی ہے مگر اُن رُوحوں اور اس رُوح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔جو لوگ مسلمانوں میں چھپے ہوئے مُرتد ہیں وہ آنحضرت ﷺ کے معجزات کا ظہور دیکھ کر خوش نہیں ہوتے بلکہ ان کو بڑا رنج پہنچتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا'' (اشتہار واجب الاظہار۔

مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۱۴۔۱۱۵)

سوال ۹۶:۔حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعد آنے والے زکی غلام (مصلح موعود) کی کیا علامات اور تعریف بیان فرمائی ہے؟

الجواب:۔حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام اپنے بعد آنے والے مصلح موعود کے متعلق اپنی شہرہ آفاق کتاب آئینہ کمالات اسلام میں اِرشاد فرماتے ہیں:۔''اور فضل اُسکے آنے کیساتھ آئے گا اور وہ نور ہے اور مبارک اور پاک اور پاکبازوں میں سے ہے برکتیں پھیلائے گا اور مخلوق کو پاکیزہ غذائیں دے گا اور دین کا مددگار ہوگا۔۔۔اور وہ میرے نشانوں میں سے ایک نشان اور میری تائیدوں کا علم ہوگا تا وہ لوگ جو جھٹلاتے ہیں جان لیں کہ مَیں کُھلے فضل سے تیرے ساتھ ہوں۔۔۔اور وہ فہیم اور ذہین اور حسین ہوگا۔اُسکا دل علم سے اور باطن حلم سے اور سینہ سلامتی سے بھرپُور ہوگا اور اُسے مسیحی نفس عطا کیا جائے گا اور رُوحِ اَمین سے برکت دیا گیا ہوگا۔دوشنبہ! اے مبارک دوشنبہ تجھ میں مبارک روحیں آئیں گی۔'' (آئینہ کمالاتِ اسلام۔روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۷ تا ۵۷۸۔تذکرہ صفحہ ۱۱۰ حاشیہ)

سوال ۹۷:۔کیا پیشگوئی مصلح موعود کسی مامور من اللہ کے مبعوث ہونے کی ہے؟

الجواب:۔واضح رہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود اللہ تعالیٰ نے میثاق النبیین کے ضمن (connection) میں حضرت امام مہدیؑ پر نازل فرمائی تھی۔یہ وہ میثاق النبیین ہے جس کا ذکر قرآن پاک کی سورۃ آلِ عمران آیات ۸۲ تا ۸۳ میں اور اسی طرح سورۃ احزاب کی آیات ۸ تا ۹ میں موجود ہے۔اِس میثاق النبیین کے مطابق اللہ تعالیٰ ہر مامور من اللہ نبی کو اُسکے بعد آنیوالے مصلح مامور من اللہ کی خبر دیتا ہے۔

سوال ۹۸:۔حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کو زکی غلام مسیح الزماں یعنی مثیل مبارک احمد (مصلح موعود) کے متعلق کب اور کیا الہام ہوا؟

الجواب:۔حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے چوتھے لڑکے مبارک احمد پر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء

کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کو اجتہادی رنگ میں چسپاں کیا تھا لیکن جب یہ لڑکا فوت ہو گیا تب خدا تعالیٰ نے ایک موعود حلیم غلام کی بشارت دے دی۔ جیسا کہ حضورؑ اپنے اشتہار ۵ رنومبر ۱۹۰۷ء میں فرماتے ہیں:۔

''لیکن خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا۔ ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا۔ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْم ۔یَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَکِ۔ ۔ترجمہ یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہ ہوگا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اس لیے اس نے بجز دو فات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دے دی تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے۔'' (تذکرہ صفحہ ۶۲۲ بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۸۷)

حضورؑ کے مذکورہ بالا اقتباس سے پتہ ملتا ہے کہ آپ کو علم تھا کہ میرا مثیل مبارک احمد ہی مصلح موعود ہے۔

سوال ۹۹:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو زکی غلام یعنی مصلح موعود کے بارے میں کل کتنے الہام ہوئے تھے؟

الجواب:۔ محمدی مریم حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کو ایک عظیم زکی غلام کی بشارات ۱۸۸۱ء سے لے کر ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء تک کل تیرہ (۱۳) مبشر الہامات ہوئے تھے۔

سوال ۱۰۰:۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کو غلام مسیح الزماں یعنی (مصلح موعود) کے متعلق آخری الہام کب ہوا اور وہ الہام کیا ہے؟

الجواب:۔ ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء:۔ ''سَاَھَبُ لَکَ غُلَامًا زَکِیًّا۔ رَبِّ ھَبْ لِیْ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً۔ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ اسْمُہٗ یَحْیٰی۔ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ۔۔۔ آمدن عید مبارک بادت۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔'' میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا۔۔۔ عید کا آنا تیرے لیے مبارک ہو۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔ (تذکرہ صفحہ ۶۲۶ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰، ۱۰ رنومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

صداقت موعود زکی غلامِ مسیح الزماں (مصلح موعود۔موعود مجدد صدی پانزدہم)

سوال ۱:۔حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی زکی غلام (مصلح موعود) کے مُطابق نشان رحمت کون ہیں اور وہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

الجواب:۔حضرت عبدالغفار جنبہ علیہ السلام۔آپ مارچ ۱۹۵۴ء بروز جمعۃ المبارک موضع ڈاور ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔

سوال ۲:۔قمرالانبیاء فخر الرسل حضرت عبدالغفار جنبہ علیہ السلام کے والد ماجد اور والدہ محترمہ کا کیا نام تھا؟

الجواب:۔والد محترم چوہدری شیر محمد جنبہ صاحب اور والدہ محترمہ حضرت غلام فاطمہ بی بی صاحبہ

(نوٹ) حضرت عبدالغفار قمرالانبیاءؑ کے والد محترم چوہدری شیر محمد جنبہ صاحب کی وفات جب ہوئی تھی تو اُس وقت حضرت عبدالغفار جنبہؑ صرف چھ ماہ کے شیر خوار بچہ تھے۔آپؑ کے محترم والد صاحب ۱۹ر ستمبر ۱۹۵۴ء کو دو (۲) ماہ علیل رہ کر فوت ہو گئے تھے اور وفات سے پہلے آپ جماعت احمدیہ ڈاور کے سیکرٹری مال تھے۔آپ اِنتہائی نیک، دُعا گو، پرہیزگار بزرگ اور متقی انسان تھے۔آپ موصی تھے اور ربوہ کے پرانے بہشتی مقبرہ میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔اے جانے والے تجھے فردوس مبارک ہو۔ ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دِل تو جاں فدا کر

سوال ۳:۔حضرت عبدالغفار جنبہؑ کی شادی مبارک کب ہوئی؟

الجواب:۔۲۸ر اکتوبر ۱۹۸۵ء کو ڈاکٹر شریف احمد صاحب کی صاحبزادی کیساتھ شادی ہوئی تھی۔

سوال ۴:۔حضرت قمرالانبیاء فخر الرسل زکی غلام مسیح الزماں علیہ السلام کا پہلا الہام بتائیں؟

الجواب:۔آپؑ کو پہلا الہام قریباً وسط دسمبر ۱۹۸۳ء لاہور میں احمدیہ ہوسٹل دارالحمد میں (Virtue is God) ہوا تھا بعد میں کثرتِ مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

(نوٹ) نیکی کے متعلق حضرت امام مہدیؑ فرماتے ہیں۔"کیونکہ درحقیقت نیک وہی ہے جس کی توفیق سے کوئی

انسان نیکی کرسکتا ہے اور وہ صرف خدا ہے۔(روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۳)

''حقیقی طور پر بجز خدائے تعالیٰ کے اور کوئی نیک نہیں تمام اخلاق فاضلہ اور تمام نیکیاں اُسی کیلئے مسلّم ہیں۔''

(روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۵۴۱ حاشیہ نمبر ۳)

''اور حضرت مسیح کا یہ کہنا سچ ہے میں نیک نہیں ہوں۔نیک ایک ہی ہے یعنی خُدا''۔(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰۸)

سوال ۵:۔اللہ تعالیٰ نے اپنے الہامی کلام میں حضرت امام مہدیؑ کے موعود زکی غلامِ مسیح الزماں (مصلح موعود) کو کن القاب سے نوازا تھا؟

الجواب:۔اللہ تعالیٰ نے اپنے الہامی کلام میں حضرت امام مہدیؑ کے موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کو مسیح عیسیٰ ابن مریم، قمر الانبیاء، فخر الرسل، یوسف، یحییٰ کے الہامی ٹائٹل دیئے ہیں۔قمر الانبیاء سے متعلقہ غالباً دس (۱۰) بشارات ہوئی ہیں پہلی بشارت ۱۲/اکتوبر ۱۸۹۲ء کو ہوئی اور آخری بشارت ۱۹۰۶ء کو ہوئی۔اس طرح زکی غلام کی آخری بشارت ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کو ہوئی اور موعود زکی غلام نے آخری بشارت ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا تھا اور وہ حضرت عبدالغفار علیہ السلام ہیں۔

سوال ۶:۔حضرت عبدالغفار جنبہ علیہ اسلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کس پیشگوئی کے مصداق ہیں؟

الجواب:۔آپؑ آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی اِس پیشگوئی کے مصداق ہیں جس کی روایت حضرت ابو ہریرہؓ نے اِس طرح کی ہے۔(۱)''عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَانَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔'' (متفق علیہ) ترجمہ:۔ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیسے ہوگے تم جب ابن مریم نازل ہوگا تم میں اور تمہارا اِمام تم میں سے ہوگا۔

سوال ۷:۔حضرت عبدالغفار جنبہ علیہ السلام اپنے بہن بھائیوں میں سے کتنے نمبر پر پیدا ہوئے؟

الجواب:۔حضرت عبدالغفار جنبہ علیہ السلام اپنے پیارے آقا حضرت امام مہدیؑ کی پیشگوئی مصلح موعود کے عین مطابق یعنی (وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا) اپنے تین بڑے بھائیوں سے چوتھے نمبر پر پیدا ہوئے اور اس

طرح ظاہری رنگ میں بھی آپ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق بنے الحمدللہ ربّ العالمین۔ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے ہیں۔

سوال ۸:۔ حضرت عائشہؓ نے خاتم النبیین کا کیا مفہوم بیان فرمایا ہے؟

الجواب:۔ قُوْلُوْا اِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ وَ لَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ۔ (درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان) ترجمہ: تم یہ تو کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں لیکن یہ نہ کہو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

سوال ۹:۔ کوئی ایسی حدیث بتائیں جو اِمکان نبوت پر دلیل ہو؟

الجواب:۔ لَوْ عَاشَ لَکَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا۔ (ابن ماجہ جلد نمبر ۱ کتاب الجنائز) ترجمہ اگر وہ (یعنی حضرت ابراہیمؓ فرزند رسولؐ) زندہ رہتے تو ضرور سچے نبی ہوتے۔

سوال ۱۰:۔ کامل علم کا ذریعہ کیا ہے؟

الجواب:۔ کامل علم کا ذریعہ خدا تعالیٰ کا الہام ہے جو خدا تعالیٰ کے پاک نبیوں کو ملا۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۴۴)

سوال ۱۱:۔ حدیث میں مسیح موسوی اور مسیح محمدی کے جو حلیے بیان ہوئے ہیں بتائیں؟

الجواب:۔ مسیح موسوی کا رنگ سرخ، بال گھنگریالے اور سینہ چوڑا جبکہ مسیح محمدی کا رنگ گندم گوں اور خوبصورت اور سر کے بال سیدھے اور لمبے بیان ہوئے ہیں۔ (صحیح بخاری جلد ۲ کتاب بدء الخلق صفحہ ۱۶۵ صری)

سوال ۱۲:۔ حدیث میں مسیح موعود کے کن کاموں کا ذکر کیا گیا ہے؟

الجواب:۔ کسرِ صلیب، قتلِ خنزیر، قتلِ دجّال، غلبۂ اسلام، احیائے دینِ اسلام، قیامِ شریعت، تمام اندرونی و بیرونی اختلافات کیلئے حکم وعدل ہونا، کھویا ہوا ایمان واپس دنیا میں لانا، کثرت سے (روحانی) مال تقسیم کرنا۔

سوال ۱۳:۔ محمدی مریم حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کو عبد الغفار جنبہؓ کے متعلق کیا الہام ہوا؟

الجواب:۔ ۱۶ رنومبر ۱۸۹۸ء کو الہام ہوا ''اِنِیْ مَعَ الْغَفَّارِ۔ اِتِیْکَ بَغْتَۃً۔'' ترجمہ۔ میں غفار کیساتھ ہوں۔

تیرے پاس اچانک آؤں گا۔(تذکرہ صفحہ ۲۶۹ بحوالہ تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ رجسٹر محاورات العرب) اِسی طرح دوسرا الہام ۲۰ ؍اپریل ۱۹۰۷ء کو ہوا:۔اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلٰی ۔ ترجمہ: یقیناً میں اُس رسول کیساتھ ہونگا وہ ایسا امر ہوگا جس سے حق کُھلے گا اور حق ظاہر ہوگا (تذکرہ صفحہ ۶۰۴) (نوٹ) اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے آنے والے موعود زکی غلام مسیح الزماںؑ (مصلح موعود) کا مقام و مرتبہ بتایا ہے کہ وہ رسول ہوگا جس سے حق کُھلے گا اور حق ظاہر ہوگا۔

سوال ۱۴:۔حضرت عبد الغفار جنبہ علیہ السلام ۲۰ ؍فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے مطابق تین کو چار کرنے والی علامت کے حقیقی مصداق کیسے بنے؟

الجواب:۔کائنات کا مشاہدہ کرنے کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ ہر قسم کا مظہر (phenomenon) کسی خاص مقصد کو پورا کرنے کیلئے تخلیق کیا گیا ہے اور بلا شبہ تمام اقسام کے مظاہر اپنے تخلیقی مقاصد کو پورے کر رہے ہیں ۔مظاہر (phenomena) کی دو بڑی اقسام ہیں۔(۱) مادّی مظاہر (۲) غیر مادّی یا مابعد الطبیعاتی مظاہر مادّی مظاہر کی چار ذیلی اقسام ہیں۔(۱) جمادات (۲) نباتات (۳) حیوان (۴) بنی نوع انسان۔علمی دنیا میں پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ نباتات (یعنی پودے) حیوانات اور بنی نوع انسان تینوں زندہ ہیں اور جمادات مثلاً پہاڑ وغیرہ زندہ نہیں ہیں بلکہ یہ مردہ ہیں ۔حضرت عبد الغفار جنبہؑ کو اللہ تعالیٰ نے غیب سے خبر دی کہ جمادات بھی زندہ ہیں کیونکہ وہ اپنے تخلیقی مقصد کے مطابق اپنا (roll) ادا کر رہے ہیں۔وَهُوَ ٱلَّذِی خَلَقَ ٱلَّيۡلَ وَٱلنَّهَارَ وَٱلشَّمۡسَ وَٱلۡقَمَرَ كُلّٞ فِی فَلَكٖ يَسۡبَحُونَ (سورۃ انبیاء آیت ۳۴) ترجمہ: اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو پیدا کیا۔سب (اپنے اپنے) مدار میں رواں دواں ہیں۔

اور ثانیاً دُنیا علم میں ایک نظریہ پر سب کا اتفاق تھا کہ مادّے کی تین حالتیں ہیں۔جب کہ یہ نظریہ ہی غلط تھا۔ حضرت قمر الانبیاء فخر رسل زکی غلام مسیح الزماںؑ پر اللہ تعالیٰ نے انکشاف فرمایا کہ مادّے کی حالتیں تین نہیں بلکہ یہ چار ہیں (۱) ٹھوس (solid)۔(۲) ٹھائع (soliq)۔(۳) مائع (liquid)۔(۴) گیس (gas)۔ اس طرح آپ ۲۰ ؍فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے حقیقی مصداق ہیں۔

سوال ۱۵:۔حضرت عبدالغفار جنبہ علیہ السلام کا نظریہ جہاد کیا ہے؟

الجواب:۔حضرت عبدالغفار جنبہ علیہ السلام نے جہاد بالسیف اور جہاد بالقلم کی جگہ جہاد بالعلم کا نظریہ دیا ہے۔

سوال ۱۶:۔حضرت قمر الانبیاء فخر الرسل زکی غلامِ مسیح الزماںؑ کو زکی غلام اور نشان رحمت ہونے کا الہام کب ہوا؟

الجواب:۔آپؑ فرماتے ہیں۔وسط دسمبر ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک ایک مبارک سجدہ سے اُٹھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بہت سارے انکشافات فرمائے اور اُن میں ایک یہ بھی تھا کہ اے عبدالغفار! تو ہی وہ ''نشانِ رحمت'' ہے۔وہ ''زکی غلام'' ہے جس کا میں نے اپنے برگزیدہ بندے مرزا غلام احمد کی دُعا کے نتیجہ میں اُسے دینے کا وعدہ کیا تھا'۔(بحوالہ کتاب آمدنِ عید مبارک بادت صفحہ ۲۳۶)

سوال ۱۷:۔حضرت عبدالغفار جنبہ علیہ السلام نے شرف انسانی کو قائم کرنے کیلئے کیا نظریہ پیش کیا ہے؟

الجواب:۔آزادی سب کیلئے غلامی کسی کیلئے نہیں۔(Freedom for all slavery for none)

سوال ۱۸:۔حضرت قمر الانبیاء عبدالغفار جنبہؑ نے ربوہ سے جرمنی کب ہجرت فرمائی تھی؟

الجواب:۔آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۸۶ء کو ربوہ سے جرمنی ہجرت فرمائی تھی۔

سوال ۱۹:۔حضرت عبدالغفار جنبہؑ نے دعویٰ غلامِ مسیح الزماں کب فرمایا تھا؟

الجواب:۔آپؑ نے اپنے دعویٰ کو تحریری رنگ میں جماعت احمدیہ محمود کے چوتھے سربراہ جناب مرزا طاہر احمد صاحب کے آگے مورخہ ۲/ اپریل ۱۹۹۳ء کو پیش فرمایا تھا۔

سوال ۲۰:۔حضرت عبدالغفار جنبہؑ نے اپنے دعویٰ کا اعلان عام کب فرمایا تھا؟

الجواب:۔اگرچہ آپؑ نے اپنا دعویٰ موعود غلام مسیح الزماں ۲/اپریل ۱۹۹۳ء کو جناب خلیفہ رابع صاحب کو پیش کر دیا تھا لیکن خلیفہ رابع صاحب آپکا دعویٰ چھپا کر بیٹھ گئے اور اُنہوں نے اپنی زندگی میں افراد جماعت کو آپکے دعوے سے لاعلم رکھا۔خلیفہ رابع صاحب کی وفات کے بعد حضرت عبدالغفار جنبہؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ہدایت موصول ہوگئی کہ آپ اپنے دعویٰ کا جماعت احمدیہ میں اعلان کر دیں۔لہٰذا بعد ازاں حضرت عبدالغفار جنبہؑ نے ۱۲/ دسمبر ۲۰۰۳ء کو انٹرنیٹ پر اپنے موعود زکی غلام مسیح الزماںؑ (مصلح موعود) ہونے کے

دعویٰ کا اعلان عام فرمایا تھا۔

سوال ۲۱:۔حضرت عبدالغفار جنبہ قمر الانبیاء فخر الرسل زکی غلام مسیح الزماںؑ کی صداقت کی کوئی قرآنی دلیل بتائیں؟

الجواب:۔آپؑ کی صداقت۔ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ O (سورۃ یونس:۱۷)

(ترجمہ)اس سے پہلے میں ایک عرصہ دراز تم میں گزار چکا ہوں۔کیا پھر (بھی) تم عقل سے کام نہیں لیتے ؟

سوال ۲۲:۔اللہ تعالیٰ نے حضرت عبدالغفار جنبہؑ کو اپنے عقیدت مندوں سے بیعت لینے کا کب حکم فرمایا؟

الجواب:۔۲۱/اکتوبر ۲۰۰۷ء کو اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو اپنے عقیدت مندوں سے بیعت لینے کا حکم فرمایا۔

سوال ۲۳:۔حضرت عبدالغفار جنبہؑ نے پہلی بیعت کب اور کہاں لی اور پہلی بیعت کرنے والے کون تھے؟

الجواب:۔مورخہ ۲۵/اکتوبر ۲۰۰۷ء کو پہلی بیعت فیملی میں محترمہ اہلیہ صاحبہ اور تینوں بیٹوں نے کی تھی۔اِس کے بعد عورتوں میں سے پہلی بیعت نادیہ شاہد ولد مبشر احمد شاہد صاحب نے کی اور مردوں میں سے پہلے دستی بیعت محترم شفقت الرحمن صاحب نے کی تھی۔اُسی دن دستی بیعت کرنیوالے مخلصین میں محترم مبشر احمد شاہد صاحب بمعہ اہل وعیال اور محترم محمد اشرف جنبہ صاحب بمعہ اہل وعیال بھی شامل ہیں۔یہ بیعت جرمنی کے مشہور شہر کیل (Kiel) میں لی گئی تھی۔

سوال ۲۴:۔حضرت قمر الانبیاء فخر الرسل زکی غلام مسیح الزماںؑ کی اِس وقت تک کل کتنی تصنیفات ہیں؟

الجواب:۔آپؑ کی کل پانچ تصنیفات ہیں۔پہلی اِلہامی کتاب (Virtue is God) نیکی خدا ہے۔

سوال ۲۵:۔حضرت قمر الانبیاء فخر الرسل زکی غلام مسیح الزماںؑ کی کتب کے علاوہ کوئی مضامین بھی ہیں؟

الجواب:۔آپؑ کے آرٹیکلز کی موجودہ تعداد ۱۰۸ ہے اور اسکے علاوہ آپکا تصنیف کردہ لٹریچر ہزاروں صفحات پر مشتمل ہے۔

سوال ۲۶:۔حضرت عبدالغفار جنبہ علیہ السلام کی سچائی کیلئے چاند اور سورج گرہن کا نشان کب ظاہر ہوا؟

الجواب:۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہندوستان و پاکستان یعنی مشرقی کرہ میں ۱۳/

رمضان ۱۴۲۴ھ بمطابق (۸؍نومبر ۲۰۰۳ء) بروز ہفتہ کو چاند گرہن اور اسی ماہ صیام کی ۲۸ تاریخ بمطابق ۲۳؍نومبر ۲۰۰۳ء بروز اتوار کو سورج گرہن ہوا۔ نبی پاک ﷺ کے فرمان کے مطابق رُونما ہونے والا یہ کسوف وخسوف کا خاص نشان حضرت عبدالغفار جنبہ قمرالانبیاء فخر الرسل زکی غلام مسیح الزماںؑ کی سچائی پر آسمانی نشان ہے الحمدللہ۔

سوال ۲۷:۔ حضرت قمرالانبیاء فخر الرسل زکی غلام مسیح الزماں نے انٹرنیٹ پر پہلا خطبہ جمعہ کب اور کہاں ارشاد فرمایا؟

الجواب:۔ آپؑ کا مورخہ ۱۳؍اپریل ۲۰۱۲ء کا خطبہ جمعہ جو جرمنی کے شہر کیل میں ارشاد فرمایا تھا۔

سوال ۲۸:۔ جماعت احمدیہ اصلاح پسند کا پہلا جلسہ سالانہ کب اور کہاں منعقد ہوا تھا؟

الجواب:۔ جماعت احمدیہ اصلاح پسند کا پہلا جلسہ سالانہ ۱۰، ۱۱ دسمبر ۲۰۱۲ء کو جرمنی کے مشہور شہر کیل (Kiel) میں منعقد ہوا تھا۔

سوال ۲۹:۔ حضرت عبدالغفار جنبہؑ کو اپنی وفات کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا بتایا ہوا ہے؟

الجواب:۔ آپؑ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۳۱؍مئی ۲۰۱۳ء میں فرماتے ہیں۔ مجھے ایک برگزیدہ فرشتہ نے خبر دی ہے کہ ''اے عبدالغفار! پیشگوئی مصلح موعود میں مذکورہ سارے کام سرانجام دینے یعنی (اَسیروں کو رُستگاری دینے، زمین کے کناروں تک شہرت پانے اور قوموں کو برکت دینے) کے بعد ۲۰۲۸ء میں اللہ تعالیٰ تجھے تیرے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھائے گا۔

سوال ۳۰:۔ حضرت قمرالانبیاء فخر الرسل زکی غلام مسیح الزماںؑ کا اُردو کا ایک الہامی شعر لکھیں۔

الجواب:۔ آپؑ کا اُردو الہامی شعر ؎ ہر آن رکھوں دیں کو، دُنیا پہ میں مقدم اِسلام کی فتح کا، ہو فکر مجھ کو ہر دم

سوال ۳۰:۔ حضرت قمرالانبیاء فخر الرسل زکی غلام مسیح الزماںؑ کے دو پنجابی الہام لکھیں۔

الجواب:۔ آپؑ کا پنجابی زبان میں پہلا الہام ''مولا واہ'' اور دوسرا الہام ''قوماں دا سردار''

سوال ۳۱:۔ حضرت قمرالانبیاء فخر الرسل زکی غلام مسیح الزماںؑ کا عربی کا ایک الہام لکھیں۔

الجواب:۔آپؑ کا عربی الہام۔لَا رَیْبَ فِیْہِ: ترجمہ:اس میں کوئی شک نہیں۔

سوال ۳۲:۔حضرت قمرالانبیاءفخر الرسل زکی غلام مسیح الزماںؑ کو اللہ تعالیٰ نے کتنے بیٹوں کی بشارت دی اور یہ پیشگوئی کیسے پوری ہوئی؟

الجواب:۔حضرت عبدالغفار جنبہؑ فرماتے ہیں۔شادی کے چند ماہ بعد میں نے ایک رؤیا دیکھی۔اس رؤیا میں مجھے تین لڑکوں کی بشارت دی گئی اور مزید یہ بھی بتایا گیا کہ درمیان والا یعنی منجھلا لڑکا ایک خاص لڑکا یعنی غیر معمولی ہوگا۔بعد میں اللہ تعالیٰ نے مجھے تین بیٹوں سے نوازا۔الحمدللہ۔میرے بچے ابھی چھوٹے ہیں اللہ تعالیٰ اِنکو صحت وتندرستی بخشے۔نیک بنائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے آمین۔بعض غیر لوگوں نے بھی مجھے بطور خاص کہا کہ تیرا درمیان والا لڑکا الگ نوعیت کا ہے حالانکہ میں نے اِن کو رؤیا بھی نہیں بتائی تھی۔اور اِس طرح اللہ تعالیٰ نے اولاد سے متعلق میری رؤیا کو حرف بحرف پورا فرمادیا الحمدللہ۔(کتاب غلام مسیح الزماں صفحہ ۶۹۔۷۰)

سوال ۳۳:۔عطیۃ المجیب بنت مرزا طاہر احمد خلیفہ رابع کے بارے میں حضرت عبدالغفار جنبہؑ پر کیا انکشاف ہوا تھا؟

الجواب:۔اللہ تعالیٰ نے عطیۃ المجیب بنت خلیفۃ المسیح الرابع کو بطور ایک آسمانی نعمت حضرت عبدالغفار جنبہ علیہ السلام کو عطا کیے جانے کا وعدہ فرمایا تھا۔حضرت عبدالغفار جنبہؑ نے اپنے مورخہ ۲۲ر فروری ۱۹۹۷ء کے مفصل خط کے ذریعہ جناب خلیفہ رابع صاحب کے حضور اپنا یہ پیغام پہنچادیا تھا۔حضرت عبدالغفار جنبہؑ کے خط کے بعد خلیفہ رابع صاحب نے طے شدہ پروگرام کے مطابق اپنی بیٹی عطیۃ المجیب کا بیاہ اپنے برادر نسبتی کیساتھ کردیا۔شادی کے چند ماہ بعد ہی عطیہ بی بی صاحبہ کی عدیم المثال (unique) شادی ٹوٹ گئی اور وہ اپنے باپ خلیفہ رابع کے گھر واپس آ گئی۔عطیہ بی بی کی طلاق نے حضرت عبدالغفار جنبہ علیہ السلام کی سچائی پر مہر تصدیق ثبت کردی تھی۔ایک دوسری تعبیر سے بھی یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوگئی کہ حضرت عبدالغفار جنبہ زکی غلام مسیح لزماں علیہ السلام کو ''زکی غلام مسیح الزماں'' قمرالانبیاء اور علم وحکمت کا منصبِ جلیل عطا ہوا۔نکاح کے تعبیری

معنے منصبِ جلیل کے ملنے کے ہیں۔ چنانچہ ''تعطیر الانام'' میں لکھا ہے ''النکاح فی المنام یدلّ علی المنصب الجلیل۔'' ۔ترجمہ:۔خواب میں نکاح کسی بڑے منصب کے ملنے پر دلالت کرتا ہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں اور رسولوں کو ان کی صداقت کے نشان کے طور پر فرماتا ہے۔عالم الغیب خدا انہیں نہ صرف قبل از وقت غیب کی خبریں دیتا بلکہ اُن کو غلبہ بخشتا ہے اور مستقبل میں ظاہر ہونے والی باتوں سے متعلق غیر معمولی علم عطا فرماتا ہے۔(الجن:۲۷) جس کا ذریعہ وحی والہام اور رؤیا وکشوف ہیں (الشوریٰ:۵۲)۔

(نوٹ) ماسوا اس کے طبرانی اور ابنِ عساکر نے ابو امامہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ:۔''ان رسول اللہ ﷺ قال لخدیجۃ اما شعرتِ انّ اللہ زوّجنی مریم ابنۃ عمران و کلثوم اخت موسیٰ و امرأۃ فرعون قالت ھنیئاً لک یا رسول اللہ۔'' (تفسیر فتح البیان۔جلد ۷ صفحہ ۱۰۰۔مطبوعہ دار الفکر العربی)

ترجمہ:۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ نے میرا نکاح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ) مریم بنت عمران، موسیٰ علیہ السلام کی بہن کلثوم اور فرعون کی بیوی کے ساتھ کر دیا ہے۔حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ! آپ کو مبارک ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ تینوں نکاح آسمانی تھے جن کی تعبیر اس رنگ میں پوری ہوئی کہ ان عورتوں کے خاندانوں کے بہت سے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے۔اسی طرح سرِ دست حضرت عبدالغفار جنبہ زکی غلام مسیح الزماں علیہ السلام کی اس پیشگوئی پر ایمان لا کر مرزا طاہر احمد صاحب کی جماعت کے بہت سارے افراد حضرت عبدالغفار جنبہ زکی غلام مسیح الزماں علیہ السلام کی اتباع میں آرہے ہیں۔

سوال ۳۴:۔حضرت عبدالغفار جنبہؑ کی جماعت کا نام کیا ہے اور یہ کب تجویز ہوا؟

الجواب:۔آپؑ کی جماعت کا نام جماعت احمدیہ اصلاح پسند ہے اور یہ نام ۲۰۰۸ء میں تجویز ہوا تھا۔

سوال ۳۵:۔جماعت احمدیہ اصلاح پسند کا مرکز کہاں ہے؟

الجواب:۔اس وقت جماعت احمدیہ اصلاح پسند کا مرکز جرمنی کے مشہور شہر کیل (Kiel) میں ہے۔

سوال ۳۶:۔جرمنی سے باہر دنیا کے کن اہم ممالک میں جماعت احمدیہ اصلاح پسند موجود ہے؟

الجواب:۔مندرجہ ذیل ممالک ہیں۔ برطانیہ،سویڈن،کینیڈا، بیلجیم ، پاکستان،دوبئی، اُسٹریا، امریکا، امان، شارجہ اور بھارت قادیان۔

سوال ۳۷:۔اَرہاص سے کیا مراد ہے؟

الجواب:۔ارہاص سے مراد وہ وجود ہے جو کسی اصل وجود سے پہلے اُسکی راہ ہموار کرنے کیلئے آتا ہے۔جیسا کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے پہلے حضرت یحییٰ علیہ السلام بطور ارہاص تشریف لائے تھے۔ اِسی طرح اَرہاص کیلئے یہ ضروری نہیں ہوتا کہ وہ لوگوں کو اپنا اصل کا ارہاص ہونا بھی بتائے بلکہ اُس کا شعوری یا لاشعوری مشن یہی ہوتا ہے کہ وہ اصل کیلئے راستہ ہموار کردے۔

سوال ۳۸:۔حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے ارہاص اور حضرت قمر الانبیاء فخر الرسل عبد الغفار جنبہ زکی غلام مسیح الزماںؑ کے ارہاص کون تھے؟

الجواب:۔حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے ارہاص تیرھویں صدی کے مجدد صدی سید احمد بریلوی شہید رحمۃ اللہ علیہ تھے اور قمر الانبیاء فخر الرسل حضرت عبد الغفار جنبہ زکی غلام مسیح الزماںؑ کے ارہاص جماعت احمدیہ محمود کے چوتھے سربراہ جناب مرزا طاہر احمد صاحب تھے۔

سوال ۴۰:۔جناب مرزا طاہر احمد کے منظوم کلام میں سے چند اشعار بتائیں جن میں اُنہوں نے بطور اَرہاص آنیوالے کی جماعت احمدیہ کو بشارت دی ہوئی ہے؟

الجواب:۔جناب خلیفہ رابع صاحب اپنے منظوم کلام میں آئندہ مبعوث ہونے والے غلام مسیح الزماں کے حوالہ سے فرماتے ہیں؟

یہ دعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا، ساحروں کے مقابل بنا اَژدھا
آج بھی دیکھنا مردِ حق کی دعا ،سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی

عصرِ بیمار کا ہے مرض لادوا، کوئی چارہ نہیں اب دعا کے سوا

اے غلام مسیح الزماں ہاتھ اٹھا، موت آ بھی گئی ہو تو ٹل جائے گی

بساطِ دنیا الٹ رہی ہے۔ حسین اور پائدار نقشے جہان نو کے اُبھر رہے ہیں بدل رہا ہے نظام کہنا
کلیدِ فتح وظفر تمھائی تمہیں خدا نے اب آسماں پر نشان فتح وظفر ہے لکھا گیا تمہارے ہی نام کہنا

دِیر کے بعد اے دُور کی راہ سے آنیوالو! تمہارے قدم کیوں نہ لیں
میری ترسی نگائیں کہ تھیں منتظر، اک زمانے سے اس کارواں کیلئے
اُن کی چاہت مرا مدعا بن گیا ، میرا پیار اُن کی خاطر دُعا بن گیا
بخدا اُن کا ساتھی خدا بن گیا، وہ بنائے گئے آسماں کے لیے

غزل آپ کیلئے

گلشن میں پھول باغوں میں پھل آپ کے لیے جھیلوں پہ کھل رہے ہیں، کنول آپ کیلئے
میری بھی آرزو ہے، اجازت ملے تو میں اَشکوں سے اِک پروؤں ، غزل آپ کیلئے
مژگاں بنیں حکایت دل کے لیے قلم ہو روشنائی ، آنکھوں کا جل آپ کیلئے
ان آنسوؤں کو، چرنوں پہ گرنے کا اِذن ہو آنکھوں میں جو رہے ہیں مچل آپ کیلئے
دل آپ کا ہے ، آپ کی جاں، آپ کا بدن غم بھی لگا ہے جاں گسل آپ کیلئے
میں آپ کا ہوں، پر یہ میری زندگی نہیں جس زندگی کے آج نہ کل آپ کیلئے
اب حسرتیں بسی ہیں وہاں آرزؤں نے خوابوں میں جو بنائے محل آپ کیلئے
گو آرہی ہے میرے ہی گیتوں کی بازگشت نغمہ سرا ہیں دشت و جبل آپ کیلئے
گرہیں تمام کھل گئیں جز آرزوئے وصل رکھ چھوڑا ہے اس عقدہ کا حل آپ کیلئے
کل آنے کا جو وعدہ تھا ، آ کر تو دیکھتے تڑپا تھا کوئی کس طرح کل آپ کیلئے

ہر لمحہ فراق ہے عمر دراز غم گزرا نہ چین سے کوئی پل آپ کیلئے
آجایئے کہ سکھیاں یہ مل مل کے گائیں گیت موسم گئے ہیں کتنے بدل آپ کیلئے
ہم جیسوں کے بھی دید کے سامان ہو گئے ظاہر ہوا تھا حسن ازل آپ کیلئے

جو صبح کا راستہ تکتے تکتے اندھیروں میں خواب ہوئے
اب اِنکے بعد آپ اُن کیلئے کیا خاک سویرے لائے ہیں
ہم سرافراز ہوئے رخصت ہے آپ سے بھی اُمید بہت
یہ یاد رہے کس باپ کے بیٹے اور کس ماں کے جائے ہیں

سوال ۳۹:۔ جناب خلیفہ رابع صاحب کو موعود غلام مسیح الزماں کا اَرہاص بنانے میں کیا حکمت تھی؟

الجواب:۔ چونکہ جناب خلیفہ رابع صاحب اپنے والد مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے نہ صرف زبردست مؤید اور محافظ تھے بلکہ خلافت کے نام پر اپنی بلائے دمشق کو جائز اور دائمی بنانے کیلئے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مجددین کو بھی جھٹلاتے پھر رہے تھے۔

سوال ۴۰:۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی ایسی حدیث بتائیں جس میں اُمتِ محمدیہ میں ہر صدی کے سر پر ایک مجدّد کے مبعوث ہونے کی پیشگوئی ہو؟

الجواب:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ''قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔ رواہ ابوداؤد۔ ترجمہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک صدی کے سر پر اِس اُمت کیلئے ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اُس کیلئے دین کو اَز سرِ نو زندہ کرے گا۔

سوال ۴۱:۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ حدیث مجدد کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

الجواب:۔ (الف) حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ ''قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔ رواہ ابوداؤد۔ یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر اِس

اُمت کیلئے ایک شخص مبعوث فرمائے گا جو اُس کیلئے دین کو تازہ کرے گا اور اب اِس صدی کا چوبیسواں سال جاتا ہے اور ممکن نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمودہ میں تخلف ہو۔'' (روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۰)

(ب) ''جاننا چاہیے کہ اگرچہ عام طور پر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ حدیث صحیح ثابت ہو چکی ہے کہ خدائے تعالیٰ اِس اُمت کی اِصلاح کیلئے ہر ایک صدی پر ایسا مجدد مبعوث کرتا رہے گا جو اُس کے دین کو نیا کرے گا۔'' (روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۷۸)

(ج) ''اوّل وہ پیشگوئی رسول اللہ ﷺ جو تواتر معنوی تک پہنچ گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر یک صدی کے سر پر وہ ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو دین کو پھر تازہ کرے گا اور اُس کی کمزوریوں کو دُور کر کے پھر اپنی اصلی طاقت اور قوت پر اُس کو لے آویگا'' (روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۴۰)

سوال ۴۲:۔ پندرھویں صدی کے موعود مجدد کا نام بتائیں؟

الجواب:۔ پندرھویں صدی ہجری کے موعود مجدد قمر الانبیاء فخر الرسل حضرت عبدالغفار جنبہؑ زکی غلام مسیح الزماں ہیں۔

سوال ۴۳:۔ وہ کیا عوامل تھے جو موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کی بعثت کا جواز بننے والے تھے؟

الجواب:۔ شومئ قسمت کہ خاندان حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ سے تعلق رکھنے والے افراد جماعت حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی زندگی میں آپؓ سے قدرتِ ثانیہ کے نزول کیلئے دعائیں کرواتے رہے لیکن آپکی رحلت کے بعد جب مرزا بشیر الدین محمود احمد نے حضورؑ کی مقرر کردہ صدر انجمن (مجلس معتمدین) کو ردّ کر کے اپنی بنائی ہوئی انجمن ارشاد اور مجلس انصار کے ممبران کی تائید کے ذریعہ خلیفہ بن کر جماعت احمدیہ کی قیادت پر قبضہ جما لیا تو پھر حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے انتخاب کی جگہ پر ''مقام ظہور قدرتِ ثانیہ'' کا بورڈ آویزاں کر کے خود ہی قدرتِ ثانیہ کا مظہر ثانی بن بیٹھے۔ اور پھر اِنکی قیادت کے نتیجہ میں آج جماعت احمدیہ محمود میں (۱) اِسلام بغیر رُوح کے ہے (۲) عدم اِنصاف ہے (۳) قول و فعل میں تضاد ہے (۴) اِظہار رائے اور آزادی ضمیر پر پابندی ہے (۵) گھٹن اور مافیا (mafia) طرز کی فضا ہے (۶) عہدوں کا گورکھ دھندا ہے (۷) جبر ہے (۸)

خفیہ نگرانی ہے (۹) خوف و ہراس ہے (۱۰) اور اَسیری ہی اَسیری ہے وغیرہ۔ گویا یہی وہ عوامل تھے جو موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کی بعثت کا جواز بننے والے تھے۔

سوال ۴۴:۔ جماعت احمدیہ میں موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کی بعثت کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

الجواب:۔ جماعت احمدیہ میں مبعوث ہونے والے موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کی بعثت کے اغراض ومقاصد میں چند بڑی بڑی قابل ذکر اصلاحات درج ذیل ہیں۔

(۱) حقیقی اسلام کے نام پر احمدیت کے حسین چہرے پر جو بدنما داغ لگا دیئے گئے ہیں احمدیت کو اِن داغوں سے پاک وصاف کرنا۔ (۲) جناب خلیفہ ثانی صاحب نے غلط دعویٰ کر کے پیشگوئی مصلح موعود کے ضمن میں جو مغالطہ پیدا کیا ہے پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت پر سے پردہ اُٹھا کر کے اس مغالطہ کو دور کرنا۔ (۳) مذاہب کی جنگ کو دائرہ علم میں لا کر علم کے ذریعے دین اسلام کی حقانیت اور غلبے کی راہ ہموار کرنا (۴) تنخواہ دار اور منظور نظر ملازموں کی نام نہاد مجلس انتخاب کی جگہ مجلس شوریٰ کے ذریعہ خلافت راشدہ کا دوبارہ اجراء کرنا (۵) قدرت ثانیہ کے نام پر فریب دہی کا خاتمہ کرنا (۶) دین میں داخل کیے گئے چند فتنے مثلاً ختم مجددیت وغیرہ کا دفعیہ کرنا (۷) جماعت احمدیہ میں نام نہاد اور دکھاوے کے انتخاب کی جگہ تقویٰ پر مبنی حقیقی جمہوری طریقہ انتخاب کا اجراء کرنا (۸) جماعت احمدیہ میں نام نہاد قضا کو ختم کر کے اِسکی جگہ ایک مقتدر عدالتی نظام جاری کرنا جس کے قاضی خلفائے راشدین کے دور کی طرح کسی احمدی کی شکایت پر خلیفہ وقت کو بھی عدالت میں طلب کر سکیں۔

(۹) جبری نظام کا خاتمہ کر کے اسکی جگہ اسلامی نظام جاری کرنا (۱۰) لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (بقرہ۔ ۲۵۷) کے حکم کے مطابق احمدیوں سے آزادی ضمیر اور اُسکے اظہار کا چھینا ہوا حق اُنہیں واپس دلانا (۱۱) قبروں میں دبے پڑے احمدیوں کو زندہ کر کے باہر نکالنا (۱۲) افراد جماعت کو اخراج اور مقاطعہ ایسی ظالمانہ اور غیر شرعی سزاؤں سے نجات دلانا (۱۳) اَسیران راہِ مولیٰ (احمدی جن کے گلے میں حقیقی اِسلام کے نام پر غلامی کا طوق ڈالا گیا ہے) کو رُستگاری دلانا (۱۴) چندوں کے نام پر افرادِ جماعت پر نصف صد کے قریب جو ٹیکس عائد کیے

گئے ہیں اِنہیں یکسر ختم کر کے از سرِ نو حضرت بانئے جماعتؑ کے شروع کردہ چندوں کا اِجراء کرنا اور پھر آپؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی طرح چندے کا حساب افراد جماعت کے آگے پیش کرنا (۱۵) زکوٰۃ کے نظام اور بیت المال کا قیام عمل میں لانا (۱۶) ایک اعلیٰ انتہائی ہمہ گیر اِلہامی نظریہ (virtue is God) کے ذریعہ دین اسلام کی فتح اور غلبے کی راہ ہموار کرنا (۱۷) عالم اسلام کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنا وغیرہ۔

سوال ۴۵:۔ افراد جماعت احمدیہ کو اخراج اور مقاطعہ ایسی ظالمانہ اور غیر شرعی سزا دینے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کیا ارشاد فرماتا ہے؟

الجواب:۔ جماعت احمدیہ میں کسی فروعی مسئلہ میں اختلاف کی بنیاد پر کسی احمدی کو حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت احمدیہ سے خارج کرنا اور اُسے مقاطعہ ایسی ظالمانہ سزاؤں کی بھینٹ چڑھا دینا نام نہاد نعرہ ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' کے ہی خلاف ہے۔ قرآن کریم اور اِرشاداتِ نبویؐ کی رُو سے کسی کو یہ حق نہیں دیا جاسکتا کہ احمدیوں کو فروعی اختلاف کی بنا پر اخراج اور مقاطعہ ایسی ظالمانہ سزائیں دی جائیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَآ إِكۡرَاهَ فِي ٱلدِّينِ ۔ (سورہ البقرہ آیت ۲۵۶) یعنی ''دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر (جائز) نہیں'' ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''مَا جَعَلَ عَلَيۡكُمۡ فِي ٱلدِّينِ مِنۡ حَرَجٖ'' (سورہ الحج آیت ۷۹) یعنی نہیں رکھی تم پر دین میں کوئی تنگی نہ کچھ مشکل۔ اگر کوئی جبراً اخراج اور مقاطعہ کی سزائیں دے تو ایسا طریق قرآنی تعلیم کے منافی ہے۔ جماعت سے اخراج اور مقاطعہ کو قتل سے بھی بڑا فتنہ اللہ تعالیٰ قرار دیتا ہے۔ ارشاد فرماتا ہے۔ وَإِخۡرَاجُ أَهۡلِهِۦ مِنۡهُ أَكۡبَرُ عِندَ ٱللَّهِۚ وَٱلۡفِتۡنَةُ أَكۡبَرُ مِنَ ٱلۡقَتۡلِ ۔ (سورہ البقرہ آیت ۲۱۸) ترجمہ: اور ان لوگوں کو وہاں سے نکال دینا جو اس کے (حقیقی) اہل ہیں خدا کے نزدیک اس سے بھی بڑا (گناہ) ہے۔ اور فتنہ قتل سے بھی بڑھ کر ہے

(نوٹ) اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی باشعور انسان کسی اور انسان کے نظریات کو اور اُسکے خیالات کو، اُس کی سوچوں کو تبدیل کرنے پر کسی قسم کی زبردستی یا اُس پر جبر نہیں کرے گا اور دوسرے انسانوں کو اپنی سوچوں کے اظہار کا پورا حق دے گا۔ قرآن کریم اس مضمون کو کثرت سے بیان کرتا ہے کہ صرف یہ نہیں کہ انسان کو خود اپنی

سوچوں میں آزادی نصیب ہے بلکہ اس کو یہ بھی حق حاصل ہے کہ جو وہ سوچتا ہے، جو وہ دیکھتا ہے، جو وہ سمجھتا ہے اُسے دوسروں سے بیان کرے۔ حضرت عمرؓ کا مشہور تاریخی قول و فعل ہے جب ایران کے گورنر حضرت سعدؓ نے اپنے مکان کے دروازے پر پہرے دار غلام کھڑے کیے اُس وقت حضرت عمرؓ نے ایک خط لکھا حضرت سعدؓ کو اور فرمایا انسانوں کو اِنکی ماؤں نے آزاد جنا تھا تم کون ہوتے ہو ان کو غلام بنانے والے۔ تم نے اُنہیں اپنا غلام بنالیا۔ یہ ہے حُریت اسلام کا تصور (concept) جس کی عظمت کو غیر مسلم بھی مانتے ہیں۔

سوال ۴۶:۔ کیا ہر صدی پر امام الزماں کی ضرورت ہوتی ہے؟

الجواب:۔ حضرت امام مہدیؑ فرماتے ہیں۔ ہمارے نبی ﷺ نے امام الزماں کی ضرورت ہر ایک صدی کے لیے قائم کی ہے (روحانی خزائن جلد ۱۳۔ ضرورۃ الامام صفحہ ۴۷۴)

سوال ۴۷:۔ امام الزماں کے لفظ میں کون کون داخل ہیں؟

الجواب:۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ یاد رہے کہ امام الزماں کے لفظ میں نبی، رسول، محدث، مجدد، سب داخل ہیں۔ (ضرورۃ الامام۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴۹۵)

سوال ۴۸:۔ نبی اور رسول میں کیا فرق ہوتا ہے؟

الجواب:۔ نبی اور رسول میں ہرگز کوئی فرق نہیں ہوتا مثلاً۔ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۔ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ۔ (سورہ الجن آیت ۲۷ تا ۲۸) ترجمہ: وہ غیب کا جاننے والا ہے پس وہ کسی کو اپنے غیب پر غلبہ عطا نہیں کرتا۔ بجز اپنے برگزیدہ رسول کے۔

قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ نے اس بات کا فیصلہ فرما دیا ہے کہ نبی اور رسول ایک ہی وجود ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے غیب پر رسول کے علاوہ کسی کو آگاہ نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۔ (سورہ مریم آیت ۵۵) ترجمہ۔ اور تو قرآن کے مطابق اسماعیل کا بھی ذکر کر، وہ بھی یقیناً سچے وعدوں والا تھا اور رسول اور نبی تھا۔

قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ نے اس بات کا فیصلہ کر دیا ہے کہ نبی اور رسول ایک ہی وجود ہوتا ہے۔ قرآن

مجید کی سورۃ البقرہ کی آیت ۸۸ پر بھی غور فرمائیں:۔ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوْسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِنْ ۔بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ یعنی ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور بہت سے رُسل اُسکے پیچھے آئے۔ جبکہ بہت نبی بھی آئے جن کو نبی اور رسول کہا ہے قرآن نے۔ اس آیت نے بھی تصدیق کردی کہ رسول اور نبی ایک ہی وجود ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک اور جگہ قرآن میں آیا ہے:۔ ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا (المومنون) یعنی پیچھے سے ہم نے اپنے رسول پے در پے بھیجے ۔ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ (ال عمران۔ ۱۴۵) اور محمدؐ صرف ایک رسول ہے اس سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں۔

ان سب آیات سے ثابت ہوگیا کہ رسول اور نبی ایک ہی وجود ہوتا ہے۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔ ''مُرسل ہونے میں نبی اور محدث ایک ہی منصب رکھتے ہیں اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے نبیوں کا نام مُرسل رکھا ایسا ہی محدثین کا نام بھی مُرسل رکھا۔ اِسی اشارہ کی غرض سے قرآن شریف میں وَقَفَّيْنَا مِنْ ۔بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ (البقرہ ۸۸) آیا ہے اور یہ نہیں آیا کہ قَفَّيْنَا مِنْ ۔بَعْدِهٖ بِالاَنبیاءِ۔ پس یہ اِسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ رُسل سے مراد مُرسل ہیں خواہ وہ رسول ہوں یا نبی ہوں یا محدث ہوں۔'' (شہادت القرآن روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۲۳)

سوال ۴۹:۔ سچے مدعی کی نشانی حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے کیا بیان فرمائی ہے؟

الجواب:۔ سچے مدعی کی نشانی کے سلسلہ میں حضرت امام مہدیؑ ارشاد فرماتے ہیں اور حضورؑ کے یہ الفاظ ۱۵/ اگست ۱۹۰۷ء کے ہیں۔۔۔ ''یاد رکھو کہ سچے کی نشانی یہ بھی ہے کہ وہ سب سے پہلے دعویٰ کرتا ہے وہ کسی کی رِیس نہیں کرتا۔ ابوسفیان وغیرہ جب کفر کے زمانے میں قیصر کے پاس گئے تو اُس نے اُن سے یہی پوچھا تھا کہ محمد (ﷺ) سے پہلے بھی کسی نے دعویٰ کیا ہوا ہے یا نہیں؟ اُنہوں نے کہا کہ نہیں۔ تب اُس نے کہا کہ اگر اس سے پہلے کوئی دعویٰ کرنے والا ہوتا تو میں سمجھتا کہ رِیس کرتا ہے۔ اِبتداً دعویٰ کرنا یہ سچے کی شناخت پر ایک بڑی بھاری دلیل ہے۔ دیکھو چھبیس ستائیس برس گزر چکے ہیں۔ اس عرصہ میں تو ایک بچہ بھی پیدا ہو کر باپ بن سکتا ہے۔'' (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۵۶)

(ب) ''پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی بہت سے جھوٹے نبی پیدا ہوئے تھے۔مگر جھوٹا بعد میں پیدا ہوتا ہے۔سچا پہلے ظاہر ہو جاتا ہے۔تو پھر اُس کی رِیس کر کے جھوٹے بھی نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ ہمارے دعویٰ سے پہلے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کسی نے اس طرح الہام پا کر مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔مگر ہمارے دعوے کے بعد چراغ دین اور عبدالحکیم اور کئی دوسرے ایسے پیدا ہو گئے ہیں۔'' (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۴۳)

حضرت امام مہدیؑ ایک اور جگہ سچے کی نشانی کے متعلق فرماتے ہیں۔''یہ امر بھی منہاجِ نبوت میں داخل ہے کہ صادق کا دعویٰ اوّل ہو اور کاذب پیچھے ہوں۔'' (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۵۱)

(ج) ''سچے نبی رسول مجدّد کی بڑی نشانی یہی ہے کہ وہ وقت پر آوے،ضرورت کے وقت آوے۔'' (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۴۸۸)

سوال ۵۰:۔کیا حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے بعد مجدد آئیں گے؟

الجواب:۔حضرت مسیح موعودؑ نے متعدد جگہ اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ ہر صدی کے سر پر قیامت تک مجدد آتے رہیں گے مثلاً:۔حضرت مسیح موعودؑ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

(الف) ''۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء۔قبل دوپہر۔ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا آپکے بعد بھی مجدد آئے گا؟اس پر فرمایا۔اس میں کیا حرج ہے کہ میرے بعد بھی کوئی مجدد آجاوے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت ختم ہو چکی تھی اسلئے مسیح علیہ السلام پر آپکے خلفاء کا سلسلہ ختم ہو گیا۔لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلسلہ قیامت تک ہے اسلئے اس میں قیامت تک ہی مجددین آتے رہیں گے۔'' (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۱۹)

(ب) ''نووارد۔کیا یہ ضروری ہے کہ ہر صدی پر مجدد ہونا چاہیے؟حضرت اقدس۔ہاں یہ تو ضروری ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئے۔'' (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۸۶)

سوال ۵۱:۔کیا مجدّد کا ذکر قرآن مجید میں ہے؟

الجواب:۔قرآن مجید میں مجدّد کا ذکر موجود ہے۔حضرت امام مہدیؑ فرماتے ہیں۔۔''میں جو کچھ اس وقت کہنا چاہتا ہوں وہ کوئی معمولی اور سرسری نگاہ سے دیکھنے کے قابل بات نہیں بلکہ بہت بڑی اور عظیم الشان بات ہے

۔میری اپنی بنائی ہوئی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی بات ہے۔اس لیے جو اس کی تکذیب کیلئے جرأت اور دلیری کرتا ہے وہ میری تکذیب نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی تکذیب کرتا ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تکذیب پر دلیر ہوتا ہے مجھے اس کی تکذیب سے کوئی رنج نہیں ہوسکتا البتہ اس پر رحم ضرور آتا ہے کہ نادان اپنی نادانی سے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتا ہے۔یہ بات مسلمانوں میں ہر شخص جانتا ہے اور غالباً کسی کو بھی اس سے بے خبری نہ ہوگی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدّد کو بھیجتا ہے جو دین کے اس حصہ کو تازہ کرتا ہے جس پر کوئی آفت آئی ہوئی ہوتی ہے یہ سلسلہ مجدّدوں کے بھیجنے کا اللہ تعالیٰ کے اُس وعدہ کے موافق ہے جو اس نے ۔اِنَّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّکرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُونَ۔(سورہ الحجر آیت ۱۰) میں فرمایا ہے پس اس وعدہ کے موافق جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے وحی پا کر فرمائی تھی یہ ضروری ہوا کہ اس صدی کے سر پر جس میں سے انیس برس گذر گئے کوئی مجدّد اصلاح دین اور تجدید ملت کیلئے مبعوث ہوتا اس سے پہلے کہ کوئی خدا تعالیٰ کا مامور اُسکے الہام اور وحی سے مطلع ہوکر اپنے آپ کو ظاہر کرتا۔مستعد اور سعید فطرتوں کے لیے ضروری تھا کہ وہ صدی کا سر آجانے پر نہایت اضطراب اور بے قراری کیساتھ اُس مرد آسمانی کی تلاش کرتے اور اُس آواز کو سننے کیلئے ہمہ تن گوش ہوجاتے جو انہیں یہ مژدہ سناتی کہ میں خدا کی طرف سے وعدہ کے موافق آیا ہوں۔(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۵۵ تا ۳۵۶)

ایک اور جگہ قرآن کریم میں مجدد کے متعلق فرمایا:۔''آلز۔کے لفظ۔ز۔سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لفظ مجدّدوں اور مُرسلوں کے سلسلہ جاریہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جو قیامت تک جاری ہے۔''(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۴۵)

سوال ۵۲:۔کیا مجددوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟

الجواب:۔جی ہاں۔حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔''یہ یاد رہے کہ مجدد لوگ دین میں کچھ کمی بیشی نہیں کرتے ہاں گمشدہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں اور یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ۔یعنی بعد اِسکے جو خلیفے بھیجے جائیں پھر جو شخص اِن کا منکر رہے وہ فاسقوں میں سے ہے۔''

(شہادت القرآن ۱۸۹۳ء۔روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۴۴)

سوال ۵۳:۔زمانہ کے امام کو شناخت نہ کرنیوالوں کے بارے میں نبی پاک ﷺ کیا فرماتے ہیں؟

الجواب:۔نبی پاک ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ ''وَمَنْ لَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ فَقَدْ مَاتَ مَیْتَۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ'' ترجمہ:اور جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو نہیں پہچانتا وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ایک اور حدیث میں ہے۔مَنْ عادی لی ولیا فقد اذنتہ للحرب۔جو شخص میرے ولی کے ساتھ دشمنی کرتا ہے میں اس کو اپنے ساتھ جنگ کا اعلان دیتا ہوں۔

سوال ۵۴:۔مالی معاملات میں حضرت عبدالغفار جنبہؓ نے کیا اصلاحات فرمائیں؟

الجواب:۔قائدین جماعت احمدیہ محمود نے افراد جماعت احمدیہ پر ۴۸ کے قریب چندوں کے نام پر جبری ٹیکس جاری کیے ہوئے تھے۔ان سب کو آپؓ نے ختم کر کے صرف اُن چندہ جات کو جاری رکھا ہے جو حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے جاری فرمائے تھے۔آپؓ نے زکوٰۃ کی ادائیگی پر خاص زور دیا ہے۔

سوال ۵۵:۔زکوٰۃ کے علاوہ کوئی چندہ جماعت احمدیہ اصلاح پسند میں ہے؟

الجواب:۔رُستگاری فنڈ۔یہ وہی چندہ ہے جس کا نام حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام نے چندہ عام رکھا تھا۔اِس کی کوئی شرح نہیں ہے اور حضورؑ کی پیروی میں یہ چندہ افراد جماعت احمدیہ کی رُستگاری کیلئے حسبِ توفیق ہے۔

سوال ۵۶:۔کیا جماعت احمدیہ اصلاح پسند میں الوصیت کا نظام موجود ہے؟

الجواب:۔جماعت احمدیہ اصلاح پسند میں حضرت امام مہدیؑ کی الوصیت کے مطابق وصیت کا نظام جاری ہے۔جماعت احمدیہ اصلاح پسند کے سب سے پہلے موصی کا نام مکرم ومحترم ظہور احمد صاحب آف لندن ہیں اور دوسرے موصی (بندہ ناچیز خاکسار محمد عامر) ہے۔

سوال ۵۷:۔تبلیغ دین کی اشاعت کیلئے جماعت احمدیہ اصلاح پسند میں کیا طریق کار ہے؟

الجواب:۔الحمدللہ جماعت احمد اصلاح پسند میں اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعت توحید کیلئے احسن رنگ میں

ایک نظام جاری ہے۔ہم اپنی کتابیں اور دیگر لٹریچر دُنیا کے مختلف ممالک میں رہنے والے شائقین کو بھیجتے ہیں۔ اِسکے علاوہ ہماری ویب سائیٹ الغلام ڈاٹ کام (www.alghulam.com) پر ہر قسم کے موضوعات پر شائقین کیلئے علمی مضامین موجود ہیں۔ اسکے علاوہ موعود زکی غلام (مصلح موعود) کے تازہ خطبہ جمعہ کی ویڈیو ریکاڈنگ بھی دیکھی اور سنی جاسکتی ہے۔ ۱۳/اپریل ۲۰۱۲ء سے آج تک تمام خطبات جمعہ اور جلسہ سالانہ پر موعود زکی غلام مسیح الزماںؑ کے علاوہ دیگر مقررین کی تقاریر بھی سُنی جاسکتی ہیں۔

سوال ۵۸:۔حضرت عبدالغفار جنبہ علیہ السلام نے شرف انسانی کو قائم کرنے کیلئے کیا ماٹو (نصب العین) تجویز فرمایا ہے؟

الجواب:۔آزادی سب کیلئے، غلامی کسی کیلئے نہیں۔(Freedom for all slavery for non)

سوال ۵۹:۔جماعت احمدیہ اصلاح پسند کی ویب سائیٹ کا نام کیا ہے؟

الجواب:۔(www.alghulam.com)

سوال ۶۰:۔حضرت امام مہدیؑ نے جلالی مسیح کے نزول کے متعلق کیا پیشگوئی فرمائی ہوئی ہے؟

الجواب:۔آپؑ فرماتے ہیں۔''یہ وہ دقیق معرفت ہے کہ جو کشف کے ذریعہ اِس عاجز پر کُھلی ہے۔اور یہ بھی کُھلا کہ یُوں مقدّر ہے کہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد کہ خیر اور اصلاح اور غلبۂ توحید کا زمانہ ہوگا پھر دُنیا میں فساد اور شرک اور ظلم عود کرے گا اور بعض بعض کو کیڑوں کی طرح کھائیں گے اور جاہلیت غلبہ کرے گی اور دوبارہ مسیح کی پرستش شروع ہوجائے گی اور مخلوق کو خدا بنانے کی جہالت بڑے زور سے پھیلے گی، اور یہ سب فساد عیسائی مذہب سے اِس آخری زمانہ کے آخری حصّہ میں دُنیا میں پھیلیں گے تب پھر مسیح کی روحانیّت سخت جوش میں آکر جلالی طور پر اپنا نزول چاہے گی تب ایک قہری شبیہ میں اُس کا نزول ہوکر اُس زمانہ کا خاتمہ ہوجائے گا تب آخر ہوگا اور دُنیا کی صَف لپیٹ دی جائے گی۔اِس سے معلوم ہوا کہ مسیح علیہ السلام کی اُمّت کی نالائق کرتُوتوں کی وجہ سے مسیح کی روحانیّت کیلئے یہی مقدّر تھا کہ تین مرتبہ دُنیا میں نازل ہو۔''(روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۴۱ تا ۳۴۲ وتذکرہ صفحہ ۱۷۱)

سوال ۶۱:۔ آئینہ کمالات اسلام میں بیان فرمودہ جلالی مسیح اور ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں بشارت دیا گیا زکی غلام کیا دونوں الگ الگ وجود ہیں یا کہ ایک ہی وجود ہے؟

الجواب:۔ (الف) یہ ایک ہی وجود ہے جس کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کے آگے نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نام سے پیشگوئی فرمائی ہوئی ہے۔

(ب) ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں موعود زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔۔۔ ''جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔''

(ج) اِسی موعود زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ ایک الہامی شعر میں (تذکرہ صفحہ۔ ۶۸۴) فرماتا ہے:۔

زِ درگاہِ خدا مردے بصد اعزاز می آید مبارک بادت اے مریم کہ عیسیٰ باز می آید

ترجمہ خدا کی درگاہ سے ایک مرد بڑے اعزاز کیساتھ آتا ہے۔ اے مریم تجھے مبارک ہو کہ عیسیٰ دوبارہ آتا ہے

سوال ۶۲:۔ حضرت امام مہدیؑ نے غلبہ اسلام کے متعلق کیا پیشگوئی فرمائی ہے؟

الجواب:۔ آپؑ فرماتے ہیں۔ ''یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مرینگے اور کوئی اُن میں سے عیسےٰؑ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اُنکی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسےٰؑ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسےٰؑ اب تک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسےٰؑ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔'' (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۷)

سوال ۶۳:۔کیا حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ اسلام کے بعد بھی کوئی مسیح آ سکتا ہے؟

الجواب:۔(الف) ہاں مسیح آ سکتا ہے۔ایک تو وہی ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں بشارت دیا گیا محمدی زکی غلام جو کہ موسوی زکی غلام (مریم۔۲۰) کا مثیل ہے۔اِس موعود محمدی زکی غلام نے محمدی مریم امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے بعد بطور مسیح عیسیٰ ابن مریم نزول فرمانا ہے۔

(ب) محمدی مریم حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔۔۔''اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہے جس کا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۸)

(ج) اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم امام مہدی و مسیح موعودؑ کو بشارت دیتے ہوئے (تذکرہ صفحہ۔۶۸۴) اِلہاماً فرمایا تھا۔ ؎ زِ درگاہِ خدا مردے بصد اعزاز می آید مبارک بادت اے مریم کہ عیسیٰ باز می آید

ترجمہ خدا کی درگاہ سے ایک مرد بڑے اعزاز کیساتھ آتا ہے۔اے مریم تجھے مبارک ہو کہ عیسیٰ دوبارہ آتا ہے

سوال ۶۴:۔نبی پاک ﷺ نے اپنے بعد اپنی اُمت کو کتنے روحانی وجودوں کی بشارت بخشی تھی؟

الجواب:۔حضرت نبی پاک ﷺ نے اپنی اُمت کو اپنے بعد دو روحانی وجودوں کی بشارت دی تھی جیسا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ مَرْفُوْعًا قَالَ لَنْ تَھْلِکَ اُمَّۃ اَنَا فِیْ اَوَّلِھَا وَ عِیْسیٰ بْنُ مَرْیَمَ فِیْ اٰخِرِھَا وَالْمَھْدِیُ وَسَطِھَا۔ (کنز العمال ۲ / ۱۸۷۔جامع الصغیر ۲ / ۱۰۴ بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۴۰۲)

ترجمہ۔حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ وہ اُمت ہرگز ہلاک نہیں ہوسکتی جس کے شروع میں، میں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم اور درمیان میں مہدی ہونگے۔

(۲) ''عَنْ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَبْشِرُوْا اَبْشِرُوْا۔۔۔ کَیْفَ تَھْلِکُ اُمَّۃٌ اَنَا اَوَّلُھَا وَ الْمَھْدِیُ وَسْطُھَا وَ الْمَسِیْحُ اٰخِرُھَا وَلٰکِنْ بَیْنَ ذَالِکَ فَیْجٌ اَعْوَجُ لَیْسُوْا مِنِّیْ وَ لَا اَنَا مِنْھُمْ۔رواہ رزین۔'' (مشکوۃ شریف جلد ۳ صفحہ ۲۹۳) ترجمہ۔جعفرؓ اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا

(حضرت امام حسینؓ ۔ ناقل) سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم خوش ہوؤ اور خوش ہوؤ۔ ۔۔۔۔وہ اُمت کیسے ہلاک ہوجس کے اوّل میں، میں ہوں، مہدی اُسکے وسط میں اور مسیح اُسکے آخر میں ہے۔ لیکن اِسکے درمیان ایک کجرو جماعت ہوگی اِنکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور میرا اِنکے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

سوال ۶۵:۔ نبی پاک ﷺ نے جس طرح دو مبشر وجودوں کے آنے کی بشارت بخشی تھی کیا ان کی علیحدہ دو جماعتوں کا بھی ذکر فرمایا ہے؟

الجواب:۔ حضرت محمد ﷺ نے اپنی اُمّت کو دو موعود وجودوں اور دو جماعتوں کی بشارت دی ہے حدیث:۔

عن ثوبان رضی اللہ مولٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و صلم عن النبی صلی اللہ علیہ و صلم عصابتان من امتی احرز ھما اللہ من النار عصابہ تغزو الھند و عصابہ تکون مع عیسی ابن مریم علیہ السلام

(مسند احمد بن حمبل جلد ۵ صفحہ ۲۷۸ اور نسائی کتاب الجہاد) کنز العمال صفحہ ۲۰۳ جلد ۷ اور حدیقۃ الصالحین صفحہ ۹۰۶)

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ جو آنحضرت ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری اُمت کی دو جماعتیں ہیں جن کو خدا تعالیٰ آگ سے محفوظ رکھے گا ایک جماعت جو ہندوستان میں جہاد کرے گی اور ایک جماعت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوگی۔

اس حدیث میں دراصل دو وجودوں کا ذکر ہے اور دو ہی جماعتوں کا ذکر ہے ایک جماعت ہندوستان میں امام مہدیؑ کی جماعت اور جہاد کا ذکر ہے یہ جہاد امام مہدیؑ اور اس کی جماعت نے ۱۹۱۴ تک کیا اور یہ قلمی جہاد تھا اور دوسری جماعت حضرت مسیح موعود عیسےٰؑ ابن مریم کی جماعت کا ذکر ہے۔ دو وجود ہیں اور دو ہی جماعتیں ہیں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وجود ایک ہو اور اُس کی جماعتیں دو ہوں؟ قادیانی مولوی ایک صدی سے جھوٹ بول رہے ہیں کہ ایک ہی وجود ہے اور انتخابی خلافت قیامت تک جائے گی انا للہ وانا علیہ راجعون۔ اور دوسری جماعت جو حضرت عیسےٰؑ ابن مریم کی جماعت کا ذکر ہے اس عیسےٰؑ کا ظہور نبی پاک ﷺ نے مغرب میں بتایا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے۔

سوال ۶۶:۔ نبی پاک ﷺ نے امام مہدیؑ کی جائے نزول ہندوستان بتایا اور زکی غلام مسیح الزمانؑ کے متعلق کیا ارشاد فرمایا کہ وہ کہاں نزول فرمائیں گے؟

الجواب:۔ نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں۔ حدیث: **ثم یجییء عیسیٰ ابن مریم من المغرب و لفظ الطبرانی من المشرق** (تفسیر درمنثور جلد ۲۱ صفحہ ۲۴۲) ترجمہ: پھر عیسیٰ ابن مریم مغرب سے ظہور فرمائیں گے اور طبرانی میں مشرق سے کے الفاظ ہیں۔

سوال ۶۷:۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے کہاں فرمایا ہے کہ سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہوگا؟

الجواب:۔ (۱) حضرت امام مہدیؑ فرماتے ہیں۔ ''اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۰۴ تا ۳۰۵)

(۲) حضرت امام مہدیؑ فرماتے ہیں۔ ''طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا ہم اُس پر بہرحال ایمان لاتے ہیں۔ لیکن اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمتِ کفر وضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کیے جائیں گے اور اُن کو اسلام سے حصہ ملے گا۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۷۶، ۷۷۔ تذکرہ صفحہ ۱۴۷)

سوال ۶۸:۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے اپنے فرقہ کے لوگوں کی کیا علامت (نشانی) بیان فرمائی ہے؟

الجواب:۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔۔ ''اور میرے فرقہ کے لوگ اِس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے'' (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹) اِن خصوصیات کی حامل دورِ حاضر میں واحد ایک جماعتِ احمدیہ اصلاح پسند ہے۔

سوال ۶۹:۔ جہاد کی اصل حقیقت کیا ہے؟

الجواب:۔ **جہاد کے لغوی معنی!** جہاد۔ جہد سے مشتق ہے اور جہد کے معانی ہیں مشقت برداشت کرنا اور جہاد

کے معنی ہیں کسی کام کے کرنے میں پوری طرح کوشش کرنا اور کسی قسم کی کمی نہ کرنا۔ (تاج العروس)

حضرت امام مہدیؑ فرماتے ہیں:۔ ’’جاننا چاہیے کہ جہاد کا لفظ جہد کے لفظ سے مشتق ہے جس کے معنے ہیں کوشش کرنا اور پھر مجاز کے طور پر دینی لڑائیوں کے لیے بولا گیا۔‘‘ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳)

جہاد کی اقسام:۔ قرآن اور حدیث سے جہاد کی چار بڑی اقسام ثابت ہوتی ہیں۔

(۱) شیطان یعنی نفس کے خلاف جہاد (۲) جہاد بالقرآن یعنی دعوت وتبلیغ (۳) جہاد بالمال (۴) جہاد بالسیف (دفاعی جنگ)

(۱) شیطان یعنی نفس کے خلاف جہاد۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت: ۷۰) ترجمہ:۔ اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ سے واپسی کے موقع پر فرمایا تھا۔ ’’تم جہاد اصغر یعنی چھوٹے جہاد سے لوٹ کر جہاد اکبر یعنی بڑے جہاد کی طرف آئے ہو (اور جہاد اکبر) بندہ کا اپنی خواہشات کے خلاف جہاد ہے‘‘۔ (کنز العمال۔ کتاب الجہاد فی الجہاد الاکبر من الاعمال جلد ۴ حدیث ۱۱۲۶۰۔ مطبوعہ مکتبہ التراث الاسلامی حلب)

(۲) جہاد بالقرآن۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا۔ (الفرقان: ۵۳) ترجمہ۔ پس تو کافروں کی بات نہ مان اور اس (یعنی قرآن کریم) کے ذریعہ سے ان سے جہاد کر۔

(۳) جہاد بالمال۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دین کی اشاعت کیلئے مال خرچ کرنے کو بھی جہاد سے تعبیر کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں اس جہاد کا حکم ان الفاظ میں آیا ہے۔ وَجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (التوبہ۔ ۴۱) ترجمہ:۔ اور اپنے اموال اور جانوں کے ذریعہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرو۔

(۴) جہاد بالسیف یا دفاعی جنگ۔ جہاد کی چوتھی قسم دفاعی جنگ یا جہاد بالسیف ہے یعنی جب دشمن دینی اقدار کو

ختم کرنے اور دین کو تباہ و برباد کرنے کیلئے دین پر حملہ آور ہو تو اس وقت دفاعی جنگ کرنے کو جہاد بالسیف کہتے ہیں۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جہاد اصغر قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: ۔ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ ۔ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ۔ (الحج: ۴۰، ۴۱) یعنی وہ لوگ جن سے (بلا وجہ) جنگ کی جارہی ہے ان کو بھی (جنگ کرنے کی) اجازت دی جاتی ہے۔ کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے (یہ وہ لوگ ہیں) جن کو اِنکے گھروں سے صرف ان کے اتنا کہنے پر کہ اللہ ہمارا رب ہے بغیر کسی جائز وجہ کے نکالا گیا۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے جہاد کے التوا کا اعلان اپنی طرف سے ہرگز نہیں فرمایا بلکہ آنحضرتؐ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ مسیح موعود اور امام مہدی کے زمانہ میں مذہبی جنگوں کا التوا ہو جائے گا۔ چنانچہ فرمایا: ۔

''یَضَعُ الْحَرْبَ'' (وہ جنگ کو موقوف کر دے گا) (بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم)

حضرت امام مہدیؑ فرماتے ہیں۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر — کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: ۔

''اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اس زمانہ میں اور اس ملک میں جہاد کی شرائط مفقود ہیں ۔۔۔ امن اور عافیت کے دور میں جہاد نہیں ہو سکتا'' (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷۔ صفحہ ۸۲)

قمر الانبیاء حضرت عبد الغفار جنبہؓ نے جہاد بالسیف اور جہاد بالقلم سے ایک قدم آگے بڑھ کر جہاد بالعلم کا نظریہ پیش کیا ہے۔ جیسا کہ آپؓ فرماتے ہیں۔ ''مذاہب کی جنگ کو دائرہ علم میں لا کر علم کے ذریعے دین اسلام کی حقانیت اور غلبے کی راہ ہموار کرنا'' (احمدیوں کے لیے لمحہ فکریہ صفحہ ۳۱)

(نوٹ) غلبہ دین کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ ''اس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اسلام کو براہین اور حجج ساطعہ کے ساتھ تمام ملتوں اور مذہبوں پر غالب کر کے دکھاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مبارک زمانہ میں چاہا

ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔اب کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔‘‘(ملفوظات جلد اوّل،صفحہ ۴۳۲)

سوال ۷۰:۔جماعت احمدیہ اصلاح پسند کے اعتقاد کے مطابق دین اسلام کا خلاصہ کیا ہے؟

الجواب:۔حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔’’ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اَوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔‘‘(ازالہ واوہام۔وحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۶۹ تا ۱۷۰)

اس اقتباس سے یہ بات واضح ہے کہ احمدیت کوئی نیا دین اور مذہب نہیں۔اسلام ہی کے غلبہ کی خاطر شروع کی جانے والی تحریک ہے جو پیشگوئیوں کے مطابق جاری کی گئی ہے۔

سوال ۷۱:۔زندہ مذہب کی کیا علامت (نشانی) ہے؟

الجواب:۔حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ خوشخبری دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔’’زندہ مذہب وہ ہے جس کے ذریعہ زندہ خدا ملے۔زندہ خدا وہ ہے جو ہمیں بلا واسطہ ملہم کر سکے اور کم سے کم یہ کہ ہم بلا واسطہ ملہم کو دیکھ سکیں۔سو میں تمام دنیا کو خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے‘‘۔(مجموعہ اشتہارات،جلد ۲ صفحہ ۳۱۱)

سوال ۷۲:۔میثاق النبیّین پر روشنی ڈالیں۔

الجواب:۔وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّ حِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَ لَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْہَدُوْا وَ اَنَا

مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ (آل عمران۔ ۸۲، ۸۳)

اور جب اللہ نے نبیوں سے پختہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دے دوں پھر اگر کوئی ایسا رسول تمہارے پاس آ جائے جو اُس کلام کی تصدیق کرنیوالا ہو جو تمہارے پاس ہو تو تم ضرور اُس پر ایمان لے آنا اور ضرور اُسکی مدد کرنا۔ فرمایا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو اور اِس پر مجھ سے عہد باندھتے ہو؟ اُنہوں نے کہا کہ ہاں ہم اقرار کرتے ہیں۔ فرمایا پس گواہ رہنا اور میں (بھی) تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔ پس جو کوئی اسکے بعد پھر جائے تو یہی لوگ ہیں جو فاسق ہیں۔

مذکورہ بالا آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے پختہ عہد کا ذکر فرمایا ہے جو انبیاء سے اور اُنکے ذریعے اُن کی قوموں سے لیا گیا تھا کہ جب بھی اُنکے پاس اُنکی تعلیم کا مصدق رسول آئے تو اس پر ایمان لانا اور اُسکی مدد کرنا اُن پر فرض عین ہوگا۔ تصدیق سے مراد یہاں صرف اس کتاب و حکمت کی سچائی کی تصدیق کرنا نہیں کیونکہ یہ تصدیق تو ہر مومن کرتا ہے بلکہ مصدق رسول سے مراد ایسا رسول ہے جو کتاب میں موجود پیشگوئیوں کو پورا کرنیوالا ہو۔ لیکن جو اِس پختہ عہد کے خلاف کریں گے وہی فاسق ہونگے۔

سوال ۳۷:۔ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ عہد لیا گیا تھا؟

الجواب:۔ جی ہاں۔ مندرجہ ذیل آیات واضح طور پر اس بات کا اعلان کر رہی ہیں کہ میثاق النبیین کا یہ عہد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی لیا گیا تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ احزاب میں فرماتا ہے:۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ○ لِّيَسْئَلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا (الاحزاب۔ ۸، ۹)

ترجمہ: اور جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے بھی اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے۔ اور ہم نے اُن سے بہت پختہ عہد لیا تھا۔ تاکہ وہ سچوں سے اُنکی سچائی کے متعلق سوال کرے اور کافروں کیلئے اُس نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ عہد نہ صرف انبیائے سابقین سے بلکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بھی لیا گیا جس کی رو سے اُمت محمدیہ پر بھی یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ جب بھی ان کے پاس کوئی ایسا رسول آئے جو دین اسلام اور قرآن کریم کی تصدیق کرنے کیساتھ ساتھ اِنکی حکمتوں کی وضاحت بھی کرے تو پھر مسلمان نہ صرف اُسکی دعوت الی اللہ کو قبول کریں بلکہ اُس کی مدد و نصرت بھی کریں۔

سوال ۴۷:۔ اللہ تعالیٰ نے میثاق کو توڑنے اور بدعہدی کرنے والوں کو کیا وعید سنائی ہے؟

الجواب:۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (الحدید۔۹) ترجمہ: اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے؟ اور رسول تمہیں بلا رہا ہے کہ تم اپنے ربّ پر ایمان لے آؤ جبکہ (اے بنی آدم!) وہ تم سے میثاق لے چکا ہے۔ (بہتر ہوتا) اگر تم ایمان لانے والے ہوتے۔

اس آیت میں ایک مرتبہ پھر یہ تاکید کی گئی ہے کہ اپنے میثاق یعنی اپنے پختہ عہد کو پورا کریں اور اس رسول کو مانیں جو کوئی نیا دین لے کر نہیں آیا بلکہ لوگوں کو اُسی خدا کی طرف بلا رہا ہے جس پر وہ پہلے سے ایمان رکھتے ہیں ۔مندرجہ ذیل آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس میثاق کو توڑنے کے نتائج اور سزا کا ذکر فرمایا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ (الرعد۔۲۶)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو پختگی سے باندھنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اُسے قطع کرتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد کرتے پھرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے لعنت ہے اور ان کیلئے بدتر گھر ہوگا۔

بانی جماعت احمدیہ اصلاح پسند قمر الانبیا حضرت عبدالغفار جنبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن کا دعویٰ وہی موعود زکی غلام مسیح الزماں ہونے کا ہے جس کی خبر قرآن وحدیث میں دی گئی ہے، اور ایک صدی قبل حضرت امام مہدیؑ نے بھی اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں اس موعود زکی غلام (مصلح موعود) کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ آج پندرھویں صدی ہجری کے سر پر اُس موعود زکی غلام نے نزول فرما کر نہ صرف دین

اسلام، آنحضرت ﷺ وامام مہدیؑ اور قرآنِ کریم کی سچائی کی مکمل تصدیق کی ہے بلکہ آپؑ کی ذات کیساتھ وابستہ قرآن وحدیث میں موجود پیشگوئیاں بھی پوری ہوئیں جن میں سورج اور چاند کا رمضان میں گرہن، دابۃ الارض، بڑے پیمانے پر جنگوں کا ہونا، جدید سواریوں کا ایجاد ہونا، سمندروں کا ملایا جانا، دجال اور اُسکے گدھے کا خروج وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔ قرآن کریم کی ان واضح ہدایات کی روشنی میں بحیثیت مسلمان ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کیساتھ کئے گئے میثاق کو پورا کرتے ہوئے حضرت عبدالغفار جنبہ زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) پر نہ صرف ایمان لائیں بلکہ تبلیغِ اسلام کے مشن میں اُن کی مدد بھی کریں۔

سوال ۷۵:۔ کیا حضرت عبدالغفار جنبہؑ کا نزول میثاق النبیّین کے مطابق ہوا ہے؟

الجواب:۔ یقیناً آپؑ کا نزول میثاق النبیّین کے عین مطابق ہوا ہے کیونکہ محمدی مریم حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کو میثاق النبیین کے مطابق ایک زکی غلام کی خوشخبری دی گئی تھی۔

سوال ۷۶:۔ جماعت احمدیہ اصلاح پسند کی مخالفت کیوں ہے؟

الجواب:۔ مامورین الٰہی کی سنت کے مطابق زکی غلام (مصلح موعود) کی مخالفت ہی آپکی صداقت کا کھلا ثبوت ہے۔ منہاج نبوت پر آنے والے ماموروں کو ہمیشہ ہی ابنائے عالم کی طرف سے مخالفتوں، اذیتوں اور دکھوں کا سامنا رہا ہے۔ اسی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بڑے افسوس کے سورۃ یٰسین میں فرمایا ہے:۔

یٰحَسۡرَۃً عَلَی الۡعِبَادِ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ (یٰسین۔۳۱)۔

وائے افسوس انکار کی طرف مائل بندوں پر کہ جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو وہ اُسے حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں اور تمسخر کرنے لگتے ہیں۔

امت محمدیہ کی تاریخ بھی اسی تسلسل کے ساتھ جاری ہے اور اُمت محمدیہ میں منہاج نبوت پر مبعوث ہونیوالے بزرگان اِسی قسم کی تکالیف جھیلتے چلے آرہے ہیں۔ اُن پر کفر کے فتوے لگائے گئے۔ زندیق قرار دیا گیا۔ اَخراج، مقاطعہ اور پھر واجب القتل قرار دے کر اُنہیں ظالم اور سفاک جلّادوں کے سپرد کر دیا گیا۔ آج کل

جماعت قادیان ثم محمود کے شیطانی نظام کے ہاتھوں بانئے جماعت احمدیہ اصلاح پسند اور آپکے اہل وعیال اور اصحاب ایسی ہی تکلیفوں سے دوچار ہیں۔

سوال ۷۷:۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت سے پہلے دَس (۱۰) نشانیوں کی خبر دی ہوئی ہے۔وہ نشانیاں کون کونسی ہیں؟

الجواب: ۔حُذَیفَۃَ بنِ اَسِیدٍ: قَالَ: کَانَ النَّبِی ﷺ فِی غُرفَۃٍ وَنَحنُ اَسفَلَ مِنہُ فَاطَّلَعَ إِلَینَا۔فَقَالَ ''، مَاتَذکُرُونَ؟''قُلنَا: السَّاعَۃَ۔قَالَ ''إِنَّ السَّاعَۃَ لَاتَکُونَ حَتّٰی تَکُونَ عَشرُ آیَاتٍ: خَسفٌ بِالمَشرِقِ ، وَخَسفٌ بِالمَغرِبِ، وَخَسفٌ'' فِی جَزِیرَۃِ العَرَبِ، وَ الدُّخَانُ، وَالدَّجَّالُ، وَ دَابَّۃُ الأَرضِ ، وَیَأجُوجُ وَمَأجُوجُ، وَطُلُوعُ الشَّمسِ مِن مَغرِبِھَا، ونزول عیسی ابن مریم ،وَ نَار'' تَخرُجُ مِن قَعرَۃِ عَدَنٍ،تَرحَلُ النَّاسَ۔''(مسلم کتاب الملاحم باب امارات الساعہ ومسلم کتاب الفتن واشراط الساعۃ،باب آیات قبل الساعۃ،جلد ۴،صفحہ ۲۲۲۶ جماعت احمدیہ جرمنی قندیل صداقت صفحہ ۱۵۸)

ترجمہ:حضرت حذیفہؓ بن اسید الغفاری بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم باہم گفتگو میں مصروف تھے۔آپؐ نے فرمایا کیا باتیں کررہے ہو ہم نے عرض کیا کہ قیامت کا ذکر کررہے تھے ۔آپؐ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی۔یہاں تک کہ اس سے پہلے تم دس (۱۰) نشان دیکھ لو آپؐ نے فرمایا تین (۳) خسوف مشرق ومغرب اور جزیرۃ العرب میں،دخان،دجال،دابۃ الارض، یاجوج ماجوج،مغرب سے سورج کے طلوع،نزول عیسیٰ بن مریم اور ایک آگ بیان فرمائی جو یمن سے ظاہر ہوگی اور لوگوں کو ان کے اَکھٹا ہونے کی جگہ کی طرف ہانکے گی۔

سوال ۷۸:۔حضرت امام مہدیؑ نے اپنے بعد موعود زکی غلام کے نزول کے متعلق کیا علامت (نشانی) بیان فرمائی ہے؟

الجواب:۔حضرت امام مہدیؑ فرماتے ہیں۔۔۔''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ ہمارے سلسلہ میں بھی سخت تفرقہ پڑے گا اور فتنہ انداز اور ہوا وہوس کے بندے جدا ہوجائیں گے۔پھر خدا تعالیٰ اِس تفرقہ کو مٹادے گا۔باقی جو

کٹنے کے لائق اور راستی سے تعلق نہیں رکھتے اور فتنہ پرداز ہیں، وہ کٹ جائیں گے۔اور دنیا میں ایک حشر برپا ہو گا۔وہ اوّل الحشر ہوگا اور تمام بادشاہ آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گے اور ایسا کشت وخون ہوگا کہ زمین خون سے بھر جائے گی۔اور ہر ایک بادشاہ کی رعایا بھی آپس میں خوفناک لڑائی کرے گی۔ایک عالمگیر تباہی آوے گی۔اور اس تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہوگا۔صاحبزادہ صاحب! اِس وقت میرا لڑکا موعود ہوگا۔خدا نے اُس کیساتھ ان حالات کو مقدر کر رکھا ہے۔ان واقعات کے بعد ہمارے سلسلہ کو ترقی ہوگی۔اور سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہونگے۔تم اِس موعود کو پہچان لینا۔'' (تذکرہ صفحہ ۶۷۹ بحوالہ تذکرۃ المہدی حصہ دوم جدید ایڈیشن صفحہ ۲۷۴)

سول ۷۹:۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام مہدیؑ کا زمانہ خلیفۃ اللہ ہونے کا کتنا بیان فرمایا؟

الجواب:۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال قال: رسول صلی اللہ علیہ وسلم المهدی منی اجلی اجبهة اقنی الانف یملا الارض قِسْطاً و عدلاً کما ملئت ظلماً و جوراً یملک سبع سنین۔ رواہ ابو داود۔ کذا فی المشکوٰۃ فی باب اشراط الساعۃ و رواہ الحاکم ایضاً۔

(بحوالہ از مولانا سید محمد احسن صاحب اَمروہی کتاب مسک المعارف صفحہ ۴) ترجمہ: حضرت ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہدی موعود مجھ سے ہی ہے روشن پیشانی والا اونچی ناک والا بھر دے گا زمین کو انصاف اور عدل سے جیسا کہ وُہ پُر ہو گئے تھے ظلم اور جور سے، غلبہ بطور ملکیت رہے گا اُس کو سات (۷) برس تک یعنی اُس کی حجت و برہان تمام دُنیا میں سات (۷) برس تک رہے گی۔ (نوٹ) یہ حدیث آخری درجہ میں سچی ثابت ہوئی حضرت امام مہدیؑ نے ۱۹۰۱ء میں اُمتی نبی یعنی خلیفۃ اللہ ہونے کا دعویٰ فرمایا تھا اور آپ ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہوئے۔یہ زمانہ ۱۹۰۱ء سے ۱۹۰۸ء تک سات (۷) برس بنتا ہے۔مولانا سید محمد اَحسن اَمروہی حضرت امام مہدیؑ کے بڑے جلیل القدر صحابی تھے آپ ہی کے بارہ میں حضرت امام مہدیؑ نے فرمایا تھا کہ مولانا محمد اَحسن اَمروہی وہ مخلص وجود ہیں جن کے بارہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے کہ مسیح دو فرشتوں کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے مینار پر سے نزول فرمائیں گے ان میں ایک

فرشتہ تو مولوی نورلدینؓ تھے اور دوسرا فرشتہ مولانا محمد اَحسن اَمروہی صاحب ہیں۔ انہوں نے براہ راست حضورؐ سے زیادہ سے زیادہ حدیث سنی اور سنائی ہیں کیونکہ مولانا محمد اَحسن اَمروہی ایک بہت بڑے شیخ الحدیث بھی تھے آپ حدیث کا بہت علم رکھتے تھے۔ اس حدیث نے عملاً اپنا سچا ہونا ثابت کر دیا۔

سوال ۸۰:۔ اُمّتِ محمدیہ میں نزول فرمانے والے عیسیٰ بن مریم کی بعثت کے بعد کتنا زمانہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا؟

الجواب:۔ نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بنِ عُمَرٍو رَضِی اللّٰہ عَنہُ قَالَ قَالَ: رَسُولُ اللّٰہ ﷺ یَنْزِلُ، عِیسَی بْنُ مَرِیَمَ اِلَی الاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُولَدُ لَہ' وَیَمْکُثُ خَمْسًا وَ اَرْبَعِینَ سَنَۃً ثُمَّ یَمُوتُ فَیُدْفَنُ مَعِیَ فِی قَبْرِیْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَ عِیسَی بْنُ مَرِیَمَ فِیْ قَبْرٍ وَاحِدٍبَیْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ۔ (مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ صفحہ ۴۸۰ بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۹۰۱ تا ۹۰۲ حدیث نمبر ۹۵۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مسیح جب نزول فرمائیں گے تو شادی کریں گے اُنکی اُولاد ہوگی دعویٰ ماموریت کے بعد ۴۵ سال کے قریب رہیں گے پھر فوت ہونگے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہونگے پس مَیں اور مسیح ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان ایک قبر سے اُٹھیں گے۔

(نوٹ) قمرالانبیاءؑ حضرت عبدالغفار جنبہ کو ماموریت کا پہلا الہام وسط دسمبر ۱۹۸۳ء کو ہوا تھا ۱۹۸۳ء سے ۲۰۲۸ء تک کا عرصہ ۴۵ سال بنتا ہے کیونکہ حضرت عبدلغفار جنبہؑ کو اپنی عمر کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ۲۰۲۸ء تک بتایا ہوا ہے۔ اس طرح یہ پیشگوئی حضرت عبدالغفار جنبہ کیلئے ہی نبی پاک ﷺ نے بیان فرمائی تھی۔ اس حدیث کا اطلاق حضرت امام مہدی پر نہیں ہوتا کیونکہ حضرت امام مہدیؑ کو ماموریت کا پہلا الہام مارچ ۱۸۸۲ء کو ہوا تھا ۱۸۸۲ء سے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء تک ۲۶ سال بنتے ہیں اس لیے اس کا اطلاق حقیقی طور پر محمدی مریم حضرت امام مہدی و مسیح موعود کے روحانی فرزند حضرت عبدالغفار جنبہؑ پر ہی ہوتا ہے۔ اِنشاءاللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ کی یہ پیشگوئی آپؑ کے ہی مبارک وجود میں پوری ہوگی۔

سوال ۸۱:۔ حدیث نبوی ﷺ میں اُمت محمدیہ میں نزول فرمانے والے مسیح عیسیٰ ابن مریم کی کون سی جسمانی

علامت بیان ہوئی ہے؟

الجواب:۔احادیث سے ثابت ہے کہ اُمت محمدیہ میں نزول فرمانے والے مسیح عیسیٰ ابن مریم زعفرانی رنگ کی دو چادروں میں نازل ہونگے۔تمام معبّرین کے اتفاق سے زرد رنگ کی تعبیر سے بیماری مراد ہوتی ہے۔اور حضرت عبدالغفار جنبہ گئی دفعہ اپنے خطبات میں بیان فرما چکے ہیں کہ میں ہی وہ موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا گیا ہوں۔احادیث میں بیان فرمودہ علامت کے مطابق مجھے ہی دو بیماریاں لاحق ہیں۔ایک بیماری بدن کے اُوپر کے حصہ میں ہے جو اوپر کی زرد چادر ہے اور دوسری زرد چادر جسم کے نچلے حصہّ پر ہے۔جسم کے اُوپر اور نیچے کی بیماریوں میں مثلاً بلند فشار خون اور مرض زیابیطس اور کثرت پیشاب وغیرہ شامل ہیں۔

سوال ۸۲:۔کیا مذہب اسلام اور سائنس میں تضاد ہے؟

الجواب:۔ہرگز نہیں۔کوئی سچا مذہب کسی صورت میں سائنس سے متضاد اور متصادم نہیں ہوسکتا۔مذہب خدا کا قول ہے اور سائنس خدا کا فعل۔خدا کا قول اس کے فعل کے خلاف کیسے ہوسکتا ہے؟

سوال ۸۳:۔رُوح کیا ہے؟

الجواب:۔جہاں تک رُوح کی ماہیت کا تعلق ہے تو یہ ایک مابعدالطبیعاتی خلق ہے اور یہ الٰہی رضا کیساتھ وجود میں آئی ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔"وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّيْ وَمَا أُوتِيْتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلاَّ قَلِيْلاً" (بنی اسرائیل۔۸۶) اور وہ تجھ سے رُوح کے متعلق سوال کرتے ہیں تو کہہ رُوح میرے ربّ کے حکم سے (پیدا ہوئی) ہے اور تمہیں (اِسکے متعلق) علم سے کم ہی (حصہ) دیا گیا ہے۔

حضرت امام مہدیؑ فرماتے ہیں:۔"پھر میں پہلی بات کی طرف رجوع کر کے بیان کرتا ہوں کہ یہ بات نہایت درست اور صحیح ہے کہ رُوح ایک لطیف نور ہے جو اس جسم کے اندر سے ہی پیدا ہوجاتا ہے جو رحم میں پرورش پاتا ہے۔پیدا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اوّل مخفی اور غیر محسوس ہوتا ہے پھر نمایاں ہوجاتا ہے اور اِبتداء اِس کا خمیر نطفہ میں موجود ہوتا ہے۔بے شک وہ آسمانی خدا کے اِرادہ اور اُس کے اِذن اور اُسکی مشیت سے ایک مجہول

الکنہ علاقہ کیساتھ نطفہ سے تعلق رکھتا ہے اور نطفہ کا وہ ایک روشن اور نورانی جوہر ہے۔نہیں کہہ سکتے کہ وہ نطفہ کی ایسی جز ہے جیسا کہ جسم جسم کی جز ہوتا ہے۔مگر یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ باہر سے آتا ہے یا زمین پر گر کر نطفہ کے مادّہ سے آمیزش پاتا ہے بلکہ وہ ایسا نطفہ میں مخفی ہوتا ہے جیسا کہ آگ پتھر کے اندر ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔سو صحیح بات یہ ہے کہ روح جسم میں سے ہی نکلتی ہے اور اس دلیل سے اِس کا مخلوق ہونا بھی ثابت ہوتا ہے۔‘‘(روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۲ تا ۳۲۳)

سوال ۸۴:۔روح الامین یا روح القدس کون ہیں؟

الجواب:۔روح الامین یا رُوح القدس سے مراد فرشتہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔جیسا حضرت امام مہدیؑ فرماتے ہیں:’’جبرائیل جس کا دوسرا نام روح القدس بھی ہے۔‘‘(روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۹۰)

اِسی کتاب میں حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔’’جب ہم ان میں سے کسی کا نام داعی الیٰ الخیر رکھیں گے تو اِسی کو ہم رُوح القدس یا جبرائیل کہیں گے اور جب ہم ان میں سے کسی کا نام داعی الیٰ الشر رکھیں گے تو اِسی کو ہم شیطان اور ابلیس کے نام سے بھی موسوم کریں گے یہ تو ضرور نہیں کہ ہم رُوح القدس یا شیطان ہر یک تاریک دل کو دکھلاویں اگرچہ عارف ان کو دیکھ بھی لیتے ہیں اور کشفی مشاہدات سے وہ دونوں نظر بھی آجاتی ہیں۔‘‘(آئینہ کمالات اسلام۔روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۸۷ تا ۸۸)

سوال ۸۵:۔کیا رُوح القدس فرشتہ کی تائید حضرت امام مہدیؑ کو حاصل تھی؟

الجواب:۔جی ہاں۔حضرت امام مہدیؑ ارشاد فرماتے ہیں:۔’’خُدا نے مجھے روح القدس سے تائید بخشی ہے اور اپنا فرشتہ میرے ساتھ کیا ہے‘‘۔(روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۵۰ تحفہ گولڑویہ)۔

(نوٹ) حضرت امام مہدیؑ کو روح القدس یعنی فرشتہ حضرت جبرئیل کی تائید حاصل تھی۔

۲۲ رجنوری ۱۹۰۳ء کو حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام اپنا ایک کشف بیان فرماتے ہیں:۔۔۔۔کَاَنَّ جِبْرَئِیلَ قَاعِد‘‘۔حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔(تذکرہ صفحہ ۳۷۴)

ایک اور الہام ہے ۲ رجنوری ۱۹۰۳ء کا۔’’جَآءَنِیْ اٰئِلٌ وَّاختَارَ۔وَاَدَارَ اِصْبَعَہٗ وَاَشَارَ۔یَعْصِمُکَ اللّٰہُ

مِنَ الْعِدَا وَيَسْطُوْ بِكُلِّ مَنْ سَطَا۔ آئل جبرائیل ہے فرشتہ بشارت دینے والا۔ ترجمہ:۔ آیا میرے پاس آئل ،اور اُس نے اختیار کیا (یعنی چُن لیا تجھ کو) اور گھمایا اُس نے اپنی اُنگلی کو، اور اشارہ کیا کہ خدا تجھے دشمنوں سے بچاوے گا اور ٹوٹ کر پڑے گا اُس شخص پر جو تجھ پر اُچھلا۔'' (تذکرہ صفحہ ۳۶۹)

(۲) حضرت امام مہدیؑ فرماتے ہیں:۔ ''سچا فلسفہ رُوح القدس سے حاصل ہوتا ہے۔ جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ تم رُوح کے وسیلہ سے اُن پاک علوم تک پہنچائے جاؤ گے جن تک غیروں کی رسائی نہیں۔ اگر صدق سے مانگو گے تو آخر تم پاؤ گے۔ تب سمجھو گے کہ یہی علم ہے جو دل کو تازگی اور زندگی بخشتا ہے اور یقین کے مینار تک پہنچا دیتا ہے۔ وہ جو خود مردار خوار ہے وہ کہاں سے تمہارے لیے پاک غذا لائے گا؟ وہ جو خود اندھا ہے وہ کیونکر تمہیں دکھاوے گا؟ ہر ایک پاک حکمت آسمان سے آتی ہے۔ پس تم زمینی لوگوں سے کیا ڈھونڈتے ہو۔ جن کی روحیں آسمان کی طرف جاتی ہیں وہی حکمت کے وارث ہیں۔ جن کو خود تسلی نہیں وہ کیونکر تمہیں تسلی دے سکتے ہیں۔ مگر پہلے دلی پاکیزگی ضروری ہے۔ پہلے صدق وصفا ضروی ہے۔ پھر بعد اِسکے یہ سب کچھ تمہیں ملے گا۔ یہ خیال مت کرو کہ خدا کی وحی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے۔ اور رُوح القدس اب اُتر نہیں سکتا بلکہ پہلے زمانوں میں ہی اُتر چکا۔ اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر یک دروازہ بند ہو جاتا ہے مگر رُوح القدس کے اُترنے کا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا تم اپنے دلوں کے دروازے کھول دو تا وہ ان میں داخل ہو۔ تم اُس آفتاب سے خود اپنے تئیں دور ڈالتے ہو جب کہ اِس شعاع کے داخل ہونے کی کھڑکی کو بند کرتے ہو۔ اے نادان اُٹھ اور اِس کھڑکی کو کھول دے۔ تب آفتاب خود بخود تیرے اندر داخل ہو جائے گا۔ جب کہ خدا نے دنیا کے فیضوں کی راہیں اس زمانہ میں تم پر بند نہیں کیں بلکہ زیادہ کیں۔ تو کیا تمہارا ظن ہے کہ آسمان کے فیوض کی راہیں جن کی اس وقت تمہیں بہت ضرورت تھی وہ تم پر اُس نے بند کر دیں ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ بہت صفائی سے وہ دروازہ کھولا گیا ہے'' (روحانی خزائن جلد جلد ۱۹ صفحہ ۲۴ تا ۲۵)

سوال ۸۶:۔ کیا قمر الانبیاء موعود زکی غلام مسیح الزماں حضرت عبد الغفار جنبہ کو روح القدس کی تائید حاصل ہے؟

الجواب:۔ جی ہاں ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں اللہ تعالیٰ زکی غلام کے متعلق فرماتا

ہے کہ (الف) ''وہ دُنیا میں آئے گا اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔۔۔ہم اِس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا۔اور اَسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔''

(ب) حضورؑ فرماتے ہیں:۔۔۔''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اُسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اِسکے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے۔سو ان دنوں کے منتظر رہو۔اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اسکے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھیرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔'' (الوصیت۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحات ۳۰۶ حاشیہ)

سوال ۸۷:۔کیا حضرت عبدالغفار جنبہؑ نے اپنے دعویٰ زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کو محمدی مریم حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی طرح خدا کی قسم کے ساتھ پیش فرمایا ہے؟

الجواب:۔قارئین کرام:۔اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں ارشاد فرماتا ہے۔ قُل يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ هَادُوٓاْ إِن زَعَمتُم أَنَّكُم أَولِيَآءُ لِلَّهِ مِن دُونِ ٱلنَّاسِ فَتَمَنَّوُاْ ٱلمَوتَ إِن كُنتُم صَـٰدِقِينَ۔(الجمعہ۔۷) تو کہہ دے، اے یہودیو! اگر تمہارا یہ دعویٰ سچا ہے کہ تم باقی دُنیا کو چھوڑ کر اللہ کے دوست ہو اور اِسکی پناہ میں ہو تو اگر تم (اس دعوے میں) سچے ہو، تو موت کی تمنا کرو (یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مباہلہ کرو)

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جھوٹا آدمی اپنے لیے کبھی بددعا نہیں کرسکتا۔امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ نے اپنے دعاوی کے بارہ میں اپنی مختلف کتب و تحریرات میں خدا تعالیٰ کی قسمیں کھائی ہیں۔

حضورؑ ملفوظات جلد ا صفحہ ۳۲۷ پر فرماتے ہیں:۔۔۔

''میں نے پہلے بھی اس اقرار مفصل ذیل کو اپنی کتابوں میں قسم کیساتھ لوگوں پر ظاہر کیا ہے اور اب بھی اس پرچہ

میں اُس خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے اُن احادیث صحیحہ میں دی ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں وَ کفٰی بِاللّٰہِ شھیدًا۔ الراقم۔۔مرزا غلام احمدؑ عفا اللہ عنہ وایّدہٗ ۱۷/اگست ۱۸۹۹ء۔''

موعود زکی غلام (مصلح موعود) حضرت عبدالغفار جنبہؑ اپنے مضمون ۷۳ (موعود زکی غلام مسیح الزماں کی صداقت) کے صفحہ ۳۱ پر فرماتے ہیں:۔۔۔''اپنے آقا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی پیروی کرتے ہوئے یہ عاجز بھی کہتا ہے کہ اے میرے خدا! تو نے مجھے آگاہ فرمایا ہے کہ یہ عاجز وہی موعود زکی غلام ہے جس کی تو نے اپنے برگزیدہ بندے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو ہوشیار پور میں چلہ کشی کے دوران اُسے بشارت ہوئی تھی اور پھر آپؑ نے اس بشارت کو ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ کے اشتہار میں شائع کیا تھا۔ بعد ازاں آپؑ نے اشتہار تکمیل تبلیغ میں اسی موعود زکی غلام کو مصلح موعود قرار دیا تھا۔ اے میرے خدا! تو نے مجھے آگاہ فرمایا ہے کہ یہ عاجز وہی موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے جس کی تیرے پیارے نبی ﷺ نے اپنی اُمت کو بشارت دی تھی۔

اے میرے خدا! اگر تو نے اس عاجز کو موعود زکی غلام نہیں بنایا ہے اور یہ جو میں اپنے موعود زکی غلام اور مسیح عیسیٰ ابن مریم بنائے جانے کا تیری طرف منسوب کرتا ہوں۔ یہ سب کچھ میں جھوٹے طور پر شہرت اور عزت پانے کیلئے لوگوں کو دھوکہ دیتا پھر رہا ہوں۔ اے میرے خدا! اگر یہ سب اس عاجز کا بنایا ہوا جھوٹ ہے تو پھر مجھ جھوٹے انسان کو موت دیدے تا کہ دنیا میرے نفس کے شر سے محفوظ ہو جائے۔ اور اے میرے خدا! اگر میں تیری نظر میں صادق ہوں۔ میں جو لوگوں سے کہتا ہوں کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق میں وہی موعود زکی غلام اور مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ یہ سب تیری طرف سے سچ ہے تو پھر اپنے مہدی و مسیح موعود اور اپنے برگزیدہ نبی ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اس عاجز کو کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازتا کہ تیرے برگزیدہ مہدی و مسیح موعود کی جماعت نہ صرف گمراہی کی دلدل سے باہر نکل آئے بلکہ تیرے پیارے دین اسلام کو غلبہ بھی نصیب ہو۔ آمین ثم آمین''

آگے اِسی صفحہ پر آپؑ لکھتے ہیں:۔۔۔''خاکسار اُس خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہے کہ جس کے قبضہ میں میری

جان ہے کہ میں وہی موعود زکی غلام ہوں جس کی اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ مہدی و مسیح موعودؑ کو ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دی تھی اور میں وہی مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوں جس کی آنحضرت ﷺ نے اُن احادیث صحیحہ میں خبر دی ہوئی ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں درج ہیں۔ وَ کفٰی بِا اللہِ شھیداً۔ الراقم۔۔عبدالغفار جنبہ عفا اللہ عنہ وایّدہٗ مورخہ ۳۰ رستمبر ۲۰۱۲ء۔'' (آرٹیکل نمبر ۳۷ بنام ظفر محمود صفحہ ۳۱)

سوال ۸۸:۔تیسری عالمی جنگ اور (امام مہدیؑ) کے روحانی فرزند کے متعلق حضرت نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قصیدہ میں کیا پیشگوئی فرمائی تھی؟

الجواب:۔حضرت نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ نواحِ دہلی میں قریباً سوا آٹھ سو سال قبل ایک نہایت با کمال اور صاحبِ کشف وکرامات بزرگ گزرے ہیں۔آپکے بلند پایہ روحانی کمالات کی لافانی یادگار ظہور امام مہدی و مسیح کے متعلق ایک مشہور قصیدہ ہے۔یہ قصیدہ حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب۔ اَلْاَرْبَعِیْن فِیْ اَحْوَالِ الْمَھْدِیِیْن۔ میں شائع ہوا اس الہامی قصیدہ کے (۵۵) اشعار ہیں جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ تیسری عالمی جنگ اور حضرت امام مہدیؑ کے ایک موعود روحانی فرزند کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:۔

(۱) قدرت کردگار مے بینم حالت روزگار مے بینم

خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھ رہا ہوں اور زمانے کے بدلتے ہوئے حالات دیکھ رہا ہوں

(۲) از نجوم ایں سخن نمے گویم بلکہ از کردگار مے بینم

میں یہ باتیں علم نجوم کی بناء پر نہیں کہہ رہا بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کہہ رہا ہوں

(۳) در خراسان و مصر و شام و عراق فتنہ و کارزار مے بینم

خراسان، مصر، شام اور عراق کے ممالک میں اُٹھتے ہوئے فتنے اور چھڑتی ہوئی جنگیں دیکھ رہا ہوں

(۳۴) دور اُو چوں شود تمام بکام پسرش یادگار مے بینم

اُس یعنی مجدد صدی چہاردہم کا زمانہ جب مقصد کے مطابق ختم ہو جائیگا تو اُس کا بیٹا اُسکی یادگار کے طور پر دیکھ رہا ہوں

(۳۵)بندگان جناب حضرت اُو سربسر تاجدار مے بینم

آنجناب یعنی پسر موعود کی خدمت میں رہنے والے خادموں کو سر پر سرداری کا تاج رکھے دیکھ رہا ہوں

(۳۶) بادشاہ تمام ہفت اقلیم شاہ عالی تبار مے بینم

بلند مقام بادشاہ یعنی پسر موعود کو دنیا کی سات ولایتوں پر بادشاہی کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں

(۳۷)صورت و سیرتش چو پیغمبر علم و حلمش شعار مے بینم

اِس شاہ عالی مقام کی صورت وسیرت پیغمبر جیسے ہوگی۔اور اُس کا شعار (طریقہ) علم وحلم ہوگا (یا علم وحلم کو اُس کا شعار دیکھ رہا ہوں)

(نوٹ) یہ جو حضرت امام مہدیؑ کے روحانی فرزند کا ذکر ہے وہ موعود زکی غلام (مصلح موعود) حضرت عبدالغفار جنبہ زکی غلام مسیح الزماںؑ ہی ہیں۔اور آج آپؑ ہی کے دور سعادت میں یہ سب پیشگوئیاں پوری ہورہی ہیں۔ خراسان، مصر، شام اور عراق خصوصاً اور عموماً ساری دنیا ہی فتنہ اور بدامنی کا شکار ہے۔

سوال ۸۹:۔حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے عالمی جنگ اور اپنے روحانی موعود زکی غلام کی آمد کے متعلق کیا پیشگوئی فرمائی تھی؟

الجواب:۔حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ ہمارے سلسلہ میں بھی سخت تفرقہ پڑے گا اور فتنہ انداز اور ہوا و ہوس کے بندے جدا ہو جائیں گے۔پھر خدا تعالیٰ اِس تفرقہ کو مٹا دے گا۔ باقی جو کٹنے کے لائق اور راستی سے تعلق نہیں رکھتے اور فتنہ پرداز ہیں، وہ کٹ جائیں گے۔اور دنیا میں ایک حشر برپا ہوگا۔وہ اوّل الحشر ہوگا اور تمام بادشاہ آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گے اور ایسا کشت وخون ہوگا کہ زمین خون سے بھر جائے گی۔اور ہر ایک بادشاہ کی رعایا بھی آپس میں خوفناک لڑائی کرے گی۔ایک عالمگیر تباہی آوے گی۔اور اس تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہوگا۔صاحبزادہ صاحب! اِس وقت میرا لڑکا موعود ہوگا۔خدا نے اُس کیساتھ ان حالات کو مقدر کر رکھا ہے۔ان واقعات کے بعد ہمارے سلسلہ کو ترقی ہوگی۔اور سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہونگے۔تم اِس موعود کو پہچان لینا۔''(تذکرہ صفحہ ۶۷۹ بحوالہ تذکرۃ

المہدی حصہ دوم جدید ایڈیشن صفحہ ۲۷۴)

سوال ۹۰:۔قمر الانبیاء حضرت عبدالغفار جنبہؑ نے اپنے دعاوی کو پرکھنے کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

الجواب:۔آپؑ نے اپنے دعاوی کو منہاجِ نبوّت کے معیار پر پیش فرمایا ہے اس لیے آپؑ کے دعاوی کی سچائی کو منہاجِ نبوّت پر آزمائیں۔

سوال ۹۱:۔۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں ''اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا ۔اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی'' کے حقیقی مصداق کون ہیں؟

الجواب:۔محمدی مریم حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی اس مبارک الہامی پیشگوئی کے حقیقی مصداق قمر الانبیاء ،فخر الرسل حضرت عبدالغفار جنبہ علیہ السلام ہیں۔جو اس پندھویں صدی ہجری میں نبی پاک ﷺ کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچانے اور باطل مذاہب پر اسلام کی سچائی تمام عالم پر ثابت کرنے اور خدائے واحدو یگانہ کی توحید کا پرچار کرنے کیلئے اسلام کا یہ بطل جلیل جہاد بالسیف کا کام جہاد بالعلم سے لیتے ہوئے ایک اعلیٰ انتہائی ہمہ گیر علمی نظریہ کیساتھ دنیائے علم وحکمت میں جلوہ افروز ہیں۔آپؑ نے الٰہی نظریہ(Virtue is God) کے ساتھ دین اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا ایسا کرشمہ دکھایا کہ ہر مخالف کے پرخچے اڑا دیے اور نبی پاک ﷺ کے سچے دین اسلام کو تمام ادیان باطل پر غالب کر دکھایا ہے۔

آخری گزارش

ایک حدیث ہے **و عن ابی هریره قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم باد روا بالا عمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مومنا و یمسی کافرا و یمسی مومنا و یصبح کافرا یبیع دینه بعرض من الدنیا۔ رواه مسلم** (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۶۲)۔ترجمہ:حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایسے فتنوں کے آنے سے پہلے اعمال میں سبقت کرو جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے،آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر،اور شام کو مومن ہوگا،اور صبح کو کافر،دنیا کے چند

ٹکوں کے بدلے اپنا ایمان بیچ ڈالے گا۔

اے تمام دنیا کے مسلمانو! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسیح علیہ السلام کو سلام پہنچانے کا حکم دیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ اُس وقت مسلمان آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائیں گے جیسے گویا مردے ہوں اللہ تعالیٰ نے زکی غلام مسیح الزماں کو غفلت سے بیدار کرنے کیلئے اور ایسے مردوں کو زندہ کرنے کیلئے اس پندرھویں صدی میں محمدی مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو نازل فرمایا ہے تا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اُسکے امام مہدیؑ کی ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں دیا گیا وعدہ پورا ہو جیسا کہ محمدی مریم حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جل شانہٗ وعزّ اسمہٗ) نے اپنے اِلہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ!''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور اِحسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا اُنہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو اِنکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اِس کو مقدّس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو

آسمان سے آتا ہے۔اُس کیساتھ فضل ہے۔جواُسکے آنے کیساتھ آئیگا۔وہ صاحب شکوہ اورعظمت اور دولت ہوگا۔وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اورعلوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔(اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے)دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال اِلٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسُوح کیا۔ہم اِس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا۔اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔‘‘(تذکرہ صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۱ بحوالہ مجموعہ اِشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲)

اور یہ بات آج بھی ہمارے لئے اَزدیاد ایمان ویقین کا موجب ہے کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے وہ وعدے بھی اِنشاء اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور پورے ہونگے جو ہمارے آقا ومولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم سے کئے گئے ہیں۔سچ ہے ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت　　اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور　　ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اِنشاء اللہ دُنیا سچے خدا کی طرف رجوع کرے گی جس کا حقیقی چہرہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے ذریعہ سے دیکھایا تھا اور انشاء اللہ عالمِ اسلام اس وعدہ کو پورا ہوتا دیکھے گا جو قرآن میں ان الفاظ میں مذکور ہے۔هُوَ ٱلَّذِىٓ أَرسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلهُدَىٰ وَدِينِ ٱلحَقِّ لِيُظهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ وَلَو كَرِهَ ٱلمُشرِكُونَ ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اُسے تمام دینوں پر غالب کردے خواہ مشرک برا ہی منائیں۔

دین اسلام کی فتح اور غلبہ اسلام جس مسیح عیسیٰ ابن مریم کے ذریعہ مقدر تھا وہ موعود زکی غلامِ مسیح الزماں فخر الرسل قمر الانبیاء حضرت عبد الغفار جنبہ ؑ ہیں جن کی سکونت اس وقت جرمنی کے مشہور شہر کیل میں ہے اور وہاں سے غلبہ اسلام کی اشاعت کی تمام کاروائیوں کی نگرانی فرما رہے ہیں۔ آپ کا خطبہ جمعہ اور دیگر اہم خطابات انٹرنیٹ کے ذریعہ تمام دنیا میں دیکھے اور سنے جاتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ اصلاح پسند کے ذریعہ تمام قوموں اور علاقوں اور زمانوں کے افراد ملت واحدہ بن رہے ہیں۔ آپؑ غلبہ اسلام کے کام میں دن رات مصروفِ عمل ہیں اور اِنشا اللہ تعالیٰ دنیا جلد اَسیروں کو رُستگاری اور قوموں کو برکت پاتے دیکھے گی۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ ''عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اَدْرَکَ مِنْکُمْ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ فَلْیُقْرِئْہُ مِنِّیِ السَّلَامُ۔ تم میں سے جو کوئی عیسیٰ بن مریم کو پائے اُسے میری طرف سے سلام پہنچائے۔'' (دُرمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۵)

حضرت بانئے جماعت احمدیہ اصلاح پسند کا دعویٰ سچا ہے ہر ایک مسلمان پر واجب ہے کہ وہ خدا کے مامور کی آواز پر لبیک کہے اور آنحضرت ﷺ کی وصیت کے مطابق اور فرمان امام مہدیؑ کی وصیت کے مطابق موعود زکی غلامِ مسیح الزماں (مصلح موعود) کی بیعت کرے۔ موعود زکی غلام مسیح الزماں کا یہ دعویٰ قرآن کریم کی روشنی میں پرکھنے کی ہم آپ سب کو خلوص دل کے ساتھ دعوت دیتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا سے دعا کریں کہ وہ آپ کی رہنمائی فرماتے ہوئے آپ کو حق کی راہ دکھائے آمین۔ میں حضرت امام مہدیؑ کی ایک الہامی دعا پر اپنے اس کتابچہ کو ختم کرتا ہوں:۔ رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ۔ ترجمہ۔ اے میرے ربّ امت محمدیہ کی اصلاح فرما۔ (تذکرہ صفحہ نمبر ۷۳ طبع چہارم) آمین ثم آمین

برتر گمان و وہم سے احمدؑ کی شان ہے جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

خدا کرے کہ یہ کتابچہ نہ صرف تمام احباب کیلئے ازدیادِ علم و معرفت اور روحانیت کا موجب بنے بلکہ اس عاجز کیلئے بھی دعاوں، رحمتوں اور برکتوں کا ذریعہ بن جائے آمین۔

یا رَبِّ صَلِّ علٰی نَبِیِّکَ دائمًا ۔۔۔ فی ھٰذِہِ الدُّنیا و بَعْثٍ ثانٍ

اے میرے ربّ! اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہمیشہ درود بھیجتا رہ۔ اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی۔

والسلام

خاکسار

احقر الغلمان

ہومیو پیتھک ڈاکٹر محمد عامر

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ اصلاح پسند جرمنی)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆

☆